KITAB-UI-IJMA

امّتِ مسلمہ کے

765 اجماعی مسائل

کتاب الاجماع

امام ابوبکر ابن المنذر نیشاپوری

ولادت: 242ھ وفات: 318ھ

ترجمہ و توضیح

ابوالقاسم عبدالعظیم

نظرِ ثانی

محمد افضل خلیل احمد الاثری

مکتبۃ الامام البخاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلہ مسائل فقہیہ

امت مسلمہ کے 765 اجماعی مسائل

کتاب الإجماع

تالیف:

امام ابو بکر ابن المنذر نیشاپوری

ترجمہ و توضیح

ابوالقاسم عبدالعظیم

مراجعہ

محمد افضل خلیل احمد الاثری

ناشر:

مکتبۃ الامام البخاری

منظور کالونی، گجر چوک (چوہدری رحمت علی روڈ) کراچی

فون: 0300-2160113/021-8246734

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب	:	....	اُمت مسلمہ کے 765 اجماعی مسائل
تالیف	:	....	امام ابوبکر ابن المنذر نیشاپوری متوفی 318ھ
ترجمہ وتوضیح	:	....	ابوالقاسم عبدالعظیم
کتابت	:	....	ابوالہاشم فتح اللہ دریابادی
ناشر	:	....	مکتبۃ الامام البخاری
سن اشاعت	:	....	محرم الحرام 1426ھ ـ فروری 2005ء
قیمت	:	....	150 روپے

ناشر:

مکتبۃ الامام البخاری

منظور کالونی، گجر چوک (چوہدری رحمت علی روڈ) کراچی

فون: 021-8246734 / 0300-2160113

بسم اللہ الرحمن الرحیم

1۔﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا﴾۔(سورة النساء:115)

جو شخص باوجود راہِ ہدایت کے واضح ہو جانے کے بھی رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت کرے اور تمام مومنوں کی راہ چھوڑ کر چلے، ہم اسے ادھر ہی متوجہ کر دیں گے جدھر وہ خود متوجہ ہو اور جہنم میں ڈال دیں گے، وہ لوٹنے کی بہت ہی بری جگہ ہے۔

☆امامِ شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس آیت میں ﴿سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ سے اجماعِ امت مراد ہے''۔(أحكام القرآن للشافعي جمع البيهقي: 39/1)۔

☆امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:" هو من أحسن الاستنباطات وأقواها "۔(تفسير ابن كثير:555/1)۔یعنی امام شافعی کا یہ استدلال بہترین اور قوی ترین ہے۔

2۔ ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:" إِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِيْ ۔ أَوْ قَالَ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ ۔ عَلٰى ضَلَالَةٍ"۔

ترجمہ: ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا''۔

جامع الترمذي كتاب الفتن باب ماجاء في لزوم الجماعة : 466/4، مستدرك الحاكم: 115-116/1، السنة لابن ابي عاصم: 39/1، طبراني كبير:447/12، حلية الاولياء لأبي نعيم:27/3۔

☆امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:"ومن العلماء من ادعى تواتر معناها"۔(تفسير ابن كثير:555/1)

بعض علماء نے اس مذکورہ حدیث کے معنوی تواتر کا دعویٰ کیا ہے۔

☆ علامہ البانی رحمہ اللہ اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں: "صحیحٌ "۔

صحیح الترمذی للألبانی: ح:1759' سلسلة الأحادیث الصحیحة: 1331' صحیح الجامع الصغیر: 1786' مشکاة بتحقیق الالبانی: ح:173' ظلال السنة' تخریج کتاب السنة 'ح:80۔

☆ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ومعنی الاجماع ان یجتمع علماء المسلمین علی حکم من الاحکام واذا ثبت اجماع الامة علی حکم من الاحکام لم یکن لاحد ان یخرج عن اجماعهم فان الامة لایجتمع علی ضلالة"۔(فتاوی:1/406)

اجماع کا معنیٰ یہ ہے کہ مسلمان علماء شریعت کے کسی حکم پر متفق ہو جائیں اور جب امت کا اجماع کسی شرعی حکم پر ثابت ہو جائے تو کسی کیلئے جائز نہیں کہ ان کے اجماع سے خروج کرے۔ امتِ مسلمہ کسی ضلالت کے اوپر جمع نہیں ہو سکتی۔

☆ نیز فرماتے ہیں:" هو متفق علیه بین عامة المسلمین من الفقهاء والصوفیة واهل الحدیث والکلام وغیرهم وانکره بعض اهل البدع من المعتزلة والشیعة۔(مجموعه الرسائل والمسائل لابن تیمیه:5/71)

یعنی اجماع کی حجیت پر عام مسلمانوں کا اتفاق ہے چاہے وہ فقہاء ہوں یا صوفیاء یا اہلحدیث یا اہل کلام جبکہ بعض اہل بدعت معتزلہ اور شیعہ نے اس کا انکار کیا ہے۔

جمعہ: محمد افضل خلیل احمد الاثری

14 محرم الحرام 1426ھ/ 24-02-2005

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ واصحابہ ومن تمسک بسنتہ

واهتدی بهدیہ ودعا بدعوتہ إلی یوم الدین۔

فقہ اسلامی کی نادر ونایاب کتابیں جو عصر حاضر کی تحقیقی کاوشوں کے نتیجہ میں سامنے آئیں انھیں میں امام ابن المنذر نیشاپوری کی کتاب "الاجماع" بھی ہے۔ فقہ اسلامی کی لامتناہی بساط سے صرف اجماعی مسائل کا انتخاب بڑی دیدہ ریزی اور ہمت کا کام ہے، امام ابن المنذر نے امت کے اس تقاضہ کو پورا کیا، اور اس موضوع پر سب سے پہلی کتاب قلم بند کی۔ علماء ومجتہدین کی ایک جماعت نے اس سے استفادہ کیا اور اپنی تالیفات میں اس کے اقتباسات ومسائل پیش کئے۔

فواد عبد المنعم احمد کی تحقیقی کاوشوں سے یہ کتاب پہلی بار رجب ۱۴۰۱ھ میں دوحہ۔ قطر سے شائع ہوئی۔ مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ صرف چند ماہ بعد محرم ۱۴۰۲ھ میں اس کا دوسرا ایڈیشن بھی دوحہ سے چھپا، اور وقت زیادہ نہیں گذرا کہ اسی سال ماہ شوال میں اسکندریہ۔ مصر سے

تیسری بار یہ کتاب طبع ہوئی، اور نہ جانے حقوق کے ضبط کرنے والوں نے بھی بذریعہ فوٹو کتنی بار شائع کیا ہوگا۔ دارالدعوۃ کا ایڈیشن میرے پاس موجود ہے جسے میں نے ۱۴۰۲ھ کے آخری دنوں میں مکہ سے حاصل کیا تھا۔ دریں اثنا ہمارے عزیز مولانا صغیر احمد صاحب سلفی نے جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ میں اسی کتاب کی تحقیق دراسات (ایم، اے) کے مقررہ رسالہ کے طور پر پیش کیا، اس تحقیق کے بھی کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

زیر نظر کتاب "امت مسلمہ کے اجماعی مسائل" ابن المنذر کی اسی کتاب کا اردو ترجمہ ہے جسے ہم اردو قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ ترجمہ میں یکسانیت اور مسائل کے مفہوم کا خاص لحاظ رکھا گیا۔ تحقیقی حوالہ جات سے گریز، صرف مفید حواشی کا انتخاب کیا گیا۔ متن میں مندرج اختلافات حواشی میں اتار دیے گئے۔ ضروری ملاحظات اور وضاحتیں متن میں بین القوسین، اور جابجا حاشیہ میں ذکر کی گئیں۔ "الاجماع" مطبوعہ دارالدعوۃ کی تقریظ یا تقدیم، اور مقدمۃ التحقیق کا خلاصہ پیش کیا گیا تاکہ اردو ترجمہ کا حسن باقی رہے اور کتاب زیادہ کار آمد اور مفید ہو۔

مترجم مضامین کے سلسلہ میں میری یہ پہلی کوشش ہے، حتی الوسع بہتری منظور نظر تھی لیکن اگر کچھ خامیاں رہ بھی گئیں تو ناظرین سے التماس ہے کہ دامن عفو میں جگہ دیں، اور ممکن ہو تو مجھے مطلع کریں تاکہ آئندہ اشاعت میں انھیں دور

کیا جا سکے۔ وصدق من قال: «رحم اللہ امرأ أهدى إلیّ عیوبی»

عیب کس میں نہیں ہے اے یارو پرتو مؤمن ہے آئینہ مؤمن

ابوالقاسم عبدالعظیم
۵ر ذی الحجہ سنہ ۱۴۰۶ھ
۱۲ر اگست سنہ ۱۹۸۶ء
شنبہ

تقدیم و تقریظ فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن زید آل محمود

صدر برائے امور دینیہ و چیف جسٹس آف حکومت قطر

دورِ حاضر میں امتِ مسلمہ کے لئے اسلامی فقہ و مسائل پر لکھی گئی تراثی کتابوں کی واقفیت ضروری ہے۔ امت اسی کے ذریعہ۔ الٰہی مدد سے۔ روشن مستقبل کا راستہ متعین کر سکتی ہے۔

جو امت اپنے ماضی سے سبکدوش ہوا سے اپنی قوت کا احساس نہیں ہو سکتا۔ اسے اپنے پروگرام و پالیسی، لائحۂ عمل اور طریقۂ کار میں پیچیدگی نظر آئیگی۔ امت مسلمہ کی اصالت و بقا کے اسباب ہر زمانہ میں کتاب و سنت، خردمند علماء مسلمین کے اجماع، حالات حاضرہ کا فقہی درک، اور عوامی بہبود و مصلحت کا احساس ہیں۔

فقہ اسلامی کی حیثیت ان مصادر اور بنیادوں سے استفادہ کے بعد ظاہر ہوتی ہے جو حالات سے نپٹنے کے لئے اجتہادی حلوں کی شکل میں عوامی مصلحت و بہبودی اور عدل و انصاف کے قیام کی دلیل ہیں۔

ازیں اعتبار مجتہد مطلق، فقیہ امت امام ابن المنذر کی پہلی کتاب زیورِ طبع سے آراستہ ہو رہی ہے جنھوں نے احکام شرعیہ کے استنباط میں کتاب و سنت پر

بھروسہ کیا۔ علماء مسلمین کے اجتہاد و اختلاف، اور اجماعی مسائل و ادلہ کی واقفیت حاصل کی، اسلامی کتب خانوں کو اپنی گراں قدر، روشن خیال، سادہ و سلیس کتابوں سے آراستہ کیا جو ہر دور ہر زمانہ، اور ہر جگہ کے لئے یکساں مناسب ہیں۔ موافق و مخالف نے ان پر اعتماد کیا، امام نووی کے بقول علماء امت کو ان کی امامت و جلالتِ شان، کثرتِ علم، اور جامعیتِ فقہ وحدیث کا اعتراف ہے۔

ابن المنذر کی کتاب "الاجماع"، اپنے فن کی پہلی اور سب سے موثوق کتاب ہے، جس پر علماء نے اعتماد کیا، اور عملی فقہ کے بیان میں اس سے استفادہ کیا۔

عبداللہ بن زید آل محمود
رئیس المحاکم الشرعیۃ والشئون الدینیہ
دولۃ قطر

مقدمۃ التحقیق

امام ابن المنذر: حیات اور علمی کارنامے

ابوبکر محمد بن ابراہیم نیشاپوری، ۲۴۲ھ کے حدود میں پیدا ہوئے۔ خاندانی علمی اشتغال معروف نہیں۔ البتہ آپ نے فقہ وحدیث کی طلب میں مصر کا قصد کیا اور امام شافعی (م۔ ۲۰۴ھ) کے شاگرد ربیع بن سلیمان (م۔ ۲۷۰ھ) کے شاگرد ہوئے اور امام شافعی کی مصری تالیفات کا درک حاصل کیا۔ صحابہ وتابعین کے اقوال کے مشہور زمانہ عالم محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم مصری (م۔ ۲۶۸ھ) کی شاگردی بھی نصیب ہوئی جو اس زمانہ کے مفتی مصر تھے۔ قاضی ومحدث مصر بکار بن قتیبہ (م۔ ۲۷۰ھ)۔ امام ومفتی نیشاپور حافظ محمد بن یحیٰی الذہلی (ش۔ ۲۶۷ھ)، محدث مکہ محمد بن اسمٰعیل الصائغ (م۔ ۲۷۶ھ) سے حدیثیں سنیں۔

مکہ مکرمہ میں سکونت اختیار کی اور وہیں درس وتدریس، تصنیف وتالیف اور فتاوے کا سلسلہ جاری کیا۔ اپنی خداداد صلاحیت سے شیخ الحرم کے منصب پر فائز ہوئے۔ تفسیر میں دقت ومہارت، حدیث میں پختگی وثقاہت بدرجۂ اتم موجود تھی۔ فقہ میں صحابہ وتابعین اور ائمہ مجتہدین کے آراء واقوال مع دلیل

وموازنہ پیش کرتے اور تحقیقی رائے کو راجح قرار دیتے تھے، تقلیدی فقہاء کے برخلاف تعصب سے الگ، مذاہب فقہیہ میں غیر مقلد تھے، صحیح حدیثوں سے استدلال کرتے، اور صریح دلیلوں کا ساتھ دیتے تھے۔

آپ نے مکہ ہی میں راجح قول کے مطابق ۳۱۸ھ میں وفات پائی۔

امام ابن المنذر نے درج ذیل کتابیں تالیف کیں:

① تفسیر القرآن الکریم:

داودی کے بیان کے مطابق تفسیر میں اس جیسی کتاب تالیف نہیں ہوئی، صحیح حدیثوں سے تفسیر کرتے تھے اور اقوال صحابہ وتابعین کے نقل کے بعد اپنی رائے کا اظہار بھی ان آیات میں کرتے تھے جو اجتہاد کی محتمل ہیں، اور غالباً اس وجہ سے کہ آپ بھی مجتہد ہیں مقلد نہیں۔

علامہ سیوطی (م ۔۔ ۹۱۱ھ) نے اپنی تفسیر "ترجمان القرآن" اور "الدر المنثور" میں ابن المنذر کی تصنیف سے استفادہ کیا:

گوتھے۔ جرمنی اور ایا صوفیا۔ ترکی کے کتب خانہ میں اس کے ناقص اجزاء موجود ہیں۔

② السنن المبسوط یا المبسوط فی الفقہ:

فقہ کی اہم ترین کتاب جس کے بارے میں ذہبی نے کہا ہے کہ اس جیسی کتاب تالیف نہیں ہوئی۔ غالباً یہ کتاب مفقود ہے۔

(۳) السنن والاجماع والاختلاف:

سبکی نے اس کتاب سے استفادہ کرتے ہوئے کہا یہ اہم ترین، عزیز الاداہ کتاب ہے۔

دراصل کتاب "الاوسط" اسی کا اختصار ہے۔

(۴) الاوسط من السنن والاجماع والاختلاف:

حاجی خلیفہ کے بیان کے مطابق پندرہ جلدوں پر مشتمل نادر الوجود کتاب ہے۔ جملہ فقہی مذاہب مع دلیل ذکر کئے ہیں، اور دلائل کی روشنی میں ترجیح کا اہتمام کیا ہے۔

ترکی، جرمنی، اور مدینہ منورہ کے کتب خانوں میں اس کے ناقص اجزار موجود ہیں۔

(۵) الاشراف علی مذاہب اہل العلم فی الاجماع والاختلاف:

فقہی اختلافات کا دائرۃ المعارف جس میں ائمہ فقہا اور علماء سابقین کے مذاہب وآراء سے بحث کی گئی ہے، موافق ومخالف نے اس پر اعتماد کیا ہے۔

ترکی، جرمنی اور مراکش میں اس کے نسخے موجود ہیں۔

(۶) الاقناع:

بظاہر یہ کتاب "الاشراف" کا اختصار ہے، کتاب وسنت اور اجماع سے ہر مسئلہ کی تائید کی گئی ہے۔

مکتبۃ القرویین۔ فاس میں اس کا قلمی نسخہ موجود ہے۔

⑦ اثبات القیاس:

صرف ابن الندیم نے الفہرست میں اس کتاب کا ذکر کیا ہے، غالبا یہ کتاب اجتہاد، شرائط اجتہاد، ارکان اجتہاد، انواع اجتہاد کے بیان میں ہوگی، اور امام ابن المنذر نے حسب عادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور صحابہ کے قیاسات کا خصوصیت سے ذکر کیا ہوگا۔

⑧ تشریف الغنی علی الفقیر:

حافظ ابن حجر عسقلانی ؒ نے اسی کتاب کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ابو سعید ابن الاعرابی نے اسی کے جواب میں "تشریف الفقیر علی الغنی" تالیف کیا۔

⑨ جامع الأذکار:

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم۔ سے مروی دعا ماثورہ کو بحذف اسناد مرتب کیا۔

جرمنی میں اس کا قلمی نسخہ موجود تھا۔

امام ابن المنذر کی طرف کچھ دیگر کتابیں بھی منسوب ہیں مگران کے صحت انتساب کی تحقیق نہ ہوسکی۔ عزیز موصوف ڈاکٹر صغیر احمد صاحب کی تحقیقی دلچسپیوں کے باعث امام ابن المنذر کی بعض دیگر کتابیں بھی منظر عام پر آچکی ہیں فی الحال ان کے نام کی تعیین نہیں کرسکتا۔

آپ کی منقبت میں بہت سے لوگوں نے تعریفی کلمات کہے خصوصاً مورخ اسلام حافظ ذہبی، امام سبکی، حافظ ابن حجر عسقلانی، قاضی ابن شہبہ، اور علامہ سیوطی کے اقوال زریں آپ کی مدح وثنا کے لئے کافی ہیں تفصیل وار نقل کی حاجت نہیں، امام نووی کا قول نمونۃً تقریظ وتقدیم میں گذر چکا ہے۔

کتابُ الاجماع

مؤلفہ: امام ابن المنذر اور دیگر کتابیں

کتاب الاجماع بلاشبہہ امام ابن المنذر کی تالیف ہے۔ کسی کو اس کے صحت انتساب میں شک نہیں، خود مؤلف نے اپنی دیگر کتابوں میں جابجا اس کے حوالے دئے ہیں۔ فقہ اسلامی کی بہت سی کتابوں میں اس کے اقتباسات بھی موجود ہیں۔ الجامع لاحکام القرآن یعنی تفسیر قرطبی، المجموع شرح المہذب مولفہ امام نووی، المغنی فی الفقہ مولفہ ابن قدامہ المقدسی، فتح الباری مولفہ حافظ ابن حجر، نیل الاوطار مؤلفہ امام شوکانی، سبل السلام مولفہ امام صنعانی وغیرہ میں خصوصًا اس کا ذکر ملتا ہے۔

کتاب الاجماع ان فقہی مسائل کا مجموعہ ہے جن پر اکثر علماء امت نے اتفاق کیا ہے۔ مؤلف نے اس کتاب میں اگرچہ "اجماع" کی تعریف نہیں کی، لیکن مسائل سے واضح ہوتا ہے کہ کسی مسئلہ متفقہ میں دو ایک کی انفرادیت اجماع کے لئے نقصان دہ نہیں ہے۔ ان کے معاصر اور مشہور مفسر محمد بن جریر طبری (م ۔ ۳۱۰ھ) نے ان کی تائید کی ہے، اور بعد میں ابو بکر الجصاص رازی (م ۔ ۳۷۰ھ) نے بھی یہی مذہب اختیار کیا ہے۔

امام احمد۔ رحمۃ اللہ علیہ نے غالبًا اسی طرف اشارہ کیا ہے جس کی توجیہہ

یہ ہے کہ ایک کی مخالفت وانفرادیت شذوذ ہے، اور شذوذ سے منع کیا گیا ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سواد اعظم کی اتباع کا حکم فرمایا ہے۔

کتاب الاجماع کے مسائل کی تعداد ۷۶۵ ہے۔ اکثر مسائل کتاب وسنت سے ماخوذ ہیں۔ ہر اجماع جس کی دلیل کتاب وسنت میں موجود ہو معتبر ہے، ایسا اجماع استقلالی حیثیت سے اگرچہ نہیں لیکن تبعی حیثیت سے مقبول بھی ہوگا، اور نظیر وتقویت کے طور پر نصوص شرعیہ کے ضمن میں پیش بھی کیا جائے گا۔

اجماعی مسائل جنھیں ابن المنذر نے پیش کئے ہیں اور جن کی تقویت کتاب وسنت کی صریح دلیلوں سے ہوتی ہے حجت قطعیہ ہیں۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ جسطرح نصوص شرعیہ کے مخالف پر نصوص شرعیہ کے چھوڑنے کے سبب کفر کا حکم صادر ہوتا ہے اسی طرح جن اجماع کی تائید نصوص شرعیہ صریحہ سے ہو ان اجماع معلوم کے مخالف کا حکم بھی کفر ہے۔

تحقیق وتلاش بسیار کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ مسائل فرعیہ میں اجماعی مسائل پر صرف تین کتابیں تالیف ہوئیں:

۱۔ کتاب الاجماع مؤلفہ امام ابن المنذر (جس کا ترجمہ ہدیۂ ناظرین ہے)

۲۔ مراتب الاجماع (فی العبادات والمعاملات والاعتقادات)

مؤلفہ امام ابن حزم اندلسی (م - ۴۵۶ھ)

حسام الدین المقدسی نے علامہ ابن تیمیہؒ کی "نقد مراتب الاجماع" کے ساتھ ۱۳۵۷ھ میں اس کتاب کو طبع کیا۔ عصر حاضر میں یہ کتاب بیروت سے شائع ہو رہی ہے لیکن افسوس کہ حقوق کے ضبط کرنے والوں نے محقق کا نام بھی باقی رکھنا پسند نہ کیا۔

۳۔ تشنیف الأسماع بمسائل الاجماع (فی الفروع) مؤلفہ امام سیوطی۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں اس کا ذکر کیا ہے، لیکن یہ کتاب غالباً مفقود ہے۔

موجودہ دونوں کتابوں کے موازنہ سے معلوم ہوتا ہے کہ:

۱۔ ابن المنذر کے پیش کردہ مسائل دو ایک کی انفرادیت و مخالفت سے اجماع سے خارج نہیں ہوتے، لہذا اجماع کی تعریف ابن المنذر کے نزدیک یہ ہوئی کہ اکثر علماء موثوقین کا اتفاق اجماع ہے۔

جبکہ ابن حزم مراتب الاجماع میں ان مسائل کا ذکر کرتے ہیں جن کے بارے میں ان کا خیال ہے کہ علماء اسلام میں سے کسی نے بھی اس سے اختلاف نہیں کیا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے ان کے اسی دعوی پر نقد کیا اور دلیلیں قائم کیں۔

۲۔ ابن المنذر نے عبادات و معاملات پر مشتمل ۷۶۵ مسائل بیان کئے، اور

اعتقادات کا ذکر نہیں کیا۔ جبکہ ابن حزم نے اس قسم کے ۱۰۶۷ مسئلے بیان کئے،
اعتقادی مسائل اس تعداد سے خارج ہیں۔

۳۔۔۔ ابن المنذر کی کتاب الاجماع اپنے فن کی سب سے موثوق کتاب ہے اکثر علماء نے اس کی تعریف کی ہے جبکہ ابن حزم کی "مراتب الاجماع" تنقیدی نظر سے دیکھی گئی اور شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ وغیرہ نے اس پر تنقیدی رسالے بھی تحریر فرمائے۔

مقدمہ تحقیق میں کتاب الاجماع کے قلمی نسخوں اور طریقۂ تحقیق وغیرہ سے بھی بحث کی گئی ہے لیکن ترجمہ میں ان مباحث کی ضرورت نہیں لہٰذا اب اجماعی مسائل کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔

کتاب الوضوء

وضو کے اجماعی مسائل

۱۔ اجماع ہے کہ نماز بغیر طہارت درست نہیں، اگر آدمی اس پر قدرت رکھے۔

۲۔ اجماع ہے کہ پیشاب، پاخانہ، منی اور ہوا کے خارج ہونے نیز کسی بھی طرح عقل کے زائل ہونے سے (۱) طہارت زائل ہوجاتی ہے اور وضو واجب ہوتا ہے۔

۳۔ اجماع ہے کہ استحاضہ (متعین ماہواری کے علاوہ) کے خون سے طہارت زائل ہوجاتی ہے (۲)۔

۴۔ اجماع ہے کہ (بیوی سے) ملاست بھی ناقض طہارت ہے (۳)۔

۵۔ اجماع ہے کہ خارج نماز ہنسی سے طہارت زائل نہیں ہوتی، نہ وضو واجب ہوتا ہے۔

۶۔ اجماع ہے کہ اندرون نماز، ہنسی ناقض نماز ہے۔

---

(۱) جیسے بیہوشی، جنون، نیند، وغیرہ (التحقیق)

(۲) ربیعۃ الرای کے نزدیک استحاضہ کا خون ناقض طہارت نہیں (ابن المنذر)

(۳) امام شافعی کے نزدیک ناقض، جمہور کے نزدیک ناقض نہیں۔ (الاشراف)

پانی کے اجماعی مسائل

۷ ۔ اجماع ہے کہ گلاب، درختوں کے عرق، اور عُصفر (ایک قسم کا پودا) کے پانی سے وضوء جائز نہیں، بلکہ طہارت سادہ پانی سے جس پر حقیقۃً پانی کا اطلاق ہو واجب ہے۔

۸ ۔ اجماع ہے کہ وضوء پانی سے جائز ہے ۔

۹ اجماع ہے کہ وضوء یا غسل نبیذ کے علاوہ دیگر مشروبات سے جائز نہیں (۱)

۱۰ ۔ اجماع ہے کہ گدلا پانی سے جس میں نجاست نہ پڑی ہو وضو جائز ہے(۲)۔

---

(۱) ابن هُبیرہ نے الافصاح (۵۹/۱) میں لکھا ہے کہ: اجماع ہے کہ نبیذ سے وضوء جائز نہیں، صرف امام ابوحنیفہؒ سے اس مسئلہ میں مختلف رائیں نقل کی گئی ہیں ۔
پہلا قول یہ ہے کہ نبیذ سے بھی وضوء جائز نہیں ۔
دوسرا قول یہ ہے کہ کھجور کی پکی ہوئی نبیذ سے سفر میں پانی نہ ہونے کی صورت میں وضوء جائز ہے۔
تیسرا قول یہ ہے کہ نبیذ سے وضوء جائز ہے لیکن ساتھ ہی تیمم بھی کرے (التحقیق)
امام صاحبؒ کا دوسرا اور تیسرا قول تکلف سے خالی نہیں، لہٰذا میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ ان کا پہلا قول لیا جائے تاکہ شذوذ پیدا نہ ہو (مترجم)

(۲) ابن سیرین کے نزدیک ایسے پانی سے وضوء جائز نہیں (ابن المنذر)

۱۱۔ اجماع ہے کہ پانی کم ہو یا زیادہ اگر نجاست پڑ جائے اور رنگ، بو، مزہ بدل جائے تو نجس ہے، جب تک پانی کی کیفیت ایسی ہی رہے۔

۱۲۔ اجماع ہے کہ زیادہ پانی جیسے دریائے نیل اور سمندر وغیرہ میں نجاست پڑ جائے اور رنگ، بو، مزہ تبدیل نہ ہو تو پاک ہے اور طہارت جائز ہے۔

۱۳۔ اجماع ہے کہ گوشت خوردہ جانوروں کا جھوٹا (پانی) پاک ہے اسے پینا یا اس سے وضوء دونوں جائز ہیں۔

وضوء میں تقدیم و تاخیر اور مسح و غسل کے اجماعی مسائل

۱۴۔ اجماع ہے کہ اگر کسی نے بائیں سے وضوء شروع کیا تو وضوء دہرانے کی ضرورت نہیں۔ [اگر سنیہ فرض ہے، وضوء دہرانا ہوگا]

۱۵۔ اجماع ہے کہ جس نے طہارت کامل کے بعد موزے پہنے پھر وضوء ٹوٹ گیا تو دوسرے وضوء کے وقت اسے موزوں پر مسح کرنا جائز ہے۔

۱۶۔ اجماع ہے کہ اگر کسی نے وضوء میں ایک ہی پیر دھل کر موزہ پہن لیا

پھر دوسرا پیر دھلا اور موزہ پہنا تو اس کا وضو جائز ہے۔[1]

۱۷۔ اجماع ہے کہ مسافر کے پاس پانی موجود ہو لیکن سفر میں پیاس کا خوف ہو تو تیمم کرے اور پانی محفوظ رکھے۔

۱۸۔ اجماع ہے کہ مٹی جو غبار کی شکل میں ہے اس سے تیمم جائز ہے۔

۱۹۔ اجماع ہے کہ نماز کے وقت سے پہلے بھی اگر کسی نے پانی سے وضوء کرلیا تو اس کی طہارت کامل ہوگی (یعنی وضو ٹوٹنے تک اسی وضوء سے ایک یا چند نمازیں پڑھ سکتا ہے)

۲۰۔ اجماع ہے کہ اگر کسی نے تیمم کے ذریعہ نماز پڑھا، اور وقت گذر جانیکے بعد اسے پانی میسر ہوا تو وہ شخص نماز نہیں دہرائے گا۔

۲۱۔ اجماع ہے کہ تیمم کرنے والا اگر نماز سے پہلے پانی پالے تو تیمم جاتا رہا، لہذا وضوء کر کے نماز پڑھے۔

۲۲۔ اجماع ہے کہ پانی سے وضوء کرنے والا تیمم کرنیوالوں کی امامت کرے۔

۲۳۔ اجماع ہے کہ اگر کسی نے اول وقت میں فرض نماز کے لئے تیمم کیا اور نماز نہ پڑھا، پھر اس کا گذر ایسی جگہ سے ہوا جہاں پانی میسر ہے (لیکن وضوء نہیں کیا بلکہ آگے بڑھ گیا) تو پھر سے تیمم کرے کیونکہ پانی کے پاس سے گذرنے کی

(۱) دراصل مسئلہ اختلافی ہے امام احمد اس کے قائل نہیں (التحقیق)

اس کا تیمم جاتا رہا۔

۲۴۔ اجماع ہے کہ اگر کسی نے خواب میں جماع کیا، یا احتلام کا احساس کیا، لیکن احتلام کے آثار بیداری میں نہیں ملے تو غسل واجب نہیں۔

۲۵۔ اجماع ہے کہ پیشاب نجس ہے۔

۲۶۔ اجماع ہے کہ حائضہ اور جنبی کا پسینہ پاک ہے۔

کن مقامات پر نماز اجماعاً جائز ہے

۲۷۔ اجماع ہے کہ بکریوں کے باڑہ میں نماز جائز ہے (۱)۔

۲۸۔ اجماع ہے کہ حائضہ عورت سے (ایام ماہواری میں) نماز معاف ہے۔

۲۹۔ اجماع ہے کہ ایام ماہواری کی نمازوں کی قضا واجب نہیں۔

۳۰۔ اجماع ہے کہ حائضہ پر ایام حیض کے روزوں کی قضا واجب ہے۔

۳۱۔ اجماع ہے کہ زچہ عورت پر غسل طہارت واجب ہے۔

۳۲۔ اجماع ہے کہ بحالت حیات بکری، اونٹ اور گائے کا جو عضو کاٹ کر الگ کر لیا جائے وہ نجس ہے۔

۳۳۔ اجماع ہے کہ مذکورہ جانوروں کے جیتے جی ان کے بال، اون اور گوبر سے استفادہ جائز ہے۔

---

(۱) امام شافعی کے نزدیک شرط یہ کہ بکریوں کے پیشاب کی جگہ پاک ہو تو نماز جائز ہے ورنہ نہیں (ابن المنذر)

کتابُ الصّلاۃ

نماز کے اجماعی مسائل

۳۴ - اجماع ہے کہ نماز ظہر کا وقت زوال آفتاب ہے۔

۳۵ - اجماع ہے کہ مغرب کی نماز غروب آفتاب کے بعد واجب ہوتی ہے۔

۳۶ - اجماع ہے کہ نماز فجر کا وقت، طلوع فجر (صبح صادق) ہے۔

۳۷ - اجماع ہے کہ جس نے طلوع فجر (صبح صادق) کے بعد اور طلوع آفتاب سے پہلے نماز فجر ادا کی، اس نے اندرون وقت نماز ادا کی۔

۳۸ - اجماع ہے کہ میدان عرفات میں ظہر اور عصر کی نماز، اور شب قربانی (لیلۃ النحر) میں (یعنی مزدلفہ پہنچ کر) مغرب اور عشاء کی نماز بایک دیگر وبیک وقت پڑھی جائیں گی۔

۳۹ - اجماع ہے کہ اذان میں استقبال قبلہ سنت ہے۔

۴۰ - اجماع ہے کہ کھڑے ہو کر اذان دینا سنت ہے (۱)۔

---

(۱) ابو ثور بغدادی کے نزدیک بلا عذر بیٹھ کر اذان دینا درست ہے (ابن المنذر)
ابن قدامہ نے المغنی (۱/۴۲۶) میں لکھا ہے کہ بلا عذر بیٹھ کر اذان دینا علماء کے نزدیک=

۴۱۔ اجماع ہے کہ بجز فجر ہر نماز کا وقت شروع ہو جانے پر اذان دینا سنت ہے۔

۴۲۔ اجماع ہے کہ نماز بلا نیت درست نہیں۔

۴۳۔ اجماع ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

۴۴۔ اجماع ہے کہ جس نے نماز کے لئے تکبیر تحریمہ کہہ دی اس نے نماز شروع کر دی، اور نماز میں داخل ہو گیا۔

۴۵۔ اجماع ہے کہ جس نے ایک ہی طرف سلام پھیرا اس کی نماز جائز ہے۔

۴۶۔ اجماع ہے کہ جس نے نماز میں عمداً کوئی بات کہی جو نماز کے ضمن کی نہیں تو اس کی نماز فاسد ہے۔

۴۷۔ اجماع ہے کہ نماز میں کھانا پینا منع ہے۔

۴۸۔ اجماع ہے کہ فرض نماز میں قصداً کھا پی لینے والے پر نماز دھرانا واجب ہے۔

۴۹۔ اجماع ہے کہ ہنسی مفسد نماز ہے[1]

== مکروہ ہے اگرچہ اذان درست ہے، کیونکہ اذان خطبہ سے زیادہ اہم نہیں جبکہ بیٹھے ہوئے خطیب کا خطبہ درست وجائز ہے"[1] (التحقیق)

(۱) ابن سیرین کے علاوہ دیگر علماء کا اجماع ہے کہ اندرون نماز مسکراہٹ مفسد نماز نہیں ہے (التحقیق از ابن المنذر) (۱) بغیر عذر شرعی کے غلط اور ناجائز ہے (او ثری)

۵۰ - اجماع ہے کہ نماز میں مقتدی کو سہو واقع ہو جائے تو سجدہ واجب نہیں [1]۔

۵۱ - اجماع ہے کہ اگر نماز میں امام کو سہو واقع ہو جائے تو مقتدی بھی اسی کے ساتھ سجدہ کریں گے ۔

۵۲ - اجماع ہے کہ بچوں پر جمعہ واجب نہیں ۔

۵۳ - اجماع ہے کہ عورتوں پر جمعہ واجب نہیں ۔

۵۴ - اجماع ہے کہ عورتیں اگر جمعہ میں آئیں اور امام کے ساتھ نماز جمعہ ادا کرلیں تو درست ہے (۲)۔

۵۵ - اجماع ہے کہ غیر معذور آزاد بالغ مقیم شخص پر جمعہ واجب ہے ۔

۵۶ - اجماع ہے کہ جمعہ کی نماز دو رکعت ہے ۔

۵۷ - اجماع ہے کہ مقیم شخص کا جمعہ چھوٹ جائے تو چار رکعت (یعنی ظہر کی نماز) ادا کرے گا ۔

۵۸ - اجماع ہے کہ نابینا کی امامت بینا شخص کی امامت جیسی ہے (۳)۔

---

(۱) مکحول کے نزدیک مقتدی پر سجدۂ سہو واجب ہے (ابن المنذر)

(۲) عورتوں کو مردوں کی مجلسوں میں آنا درست نہیں ، لیکن عورت کا جمعہ درست ہے ،
• کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عورتیں باجماعت نماز ادا کرتی تھیں (التحقیق)
• کوئی بھی نیک پروگرام جس میں مستورات کیلئے الگ معقول انتظام ہو تو ایسی مجلسیں دو ہوئیں :
• زنانہ اور مردانہ ، لہٰذا مرد و زن دونوں کی شرکت ایسی مجلس میں جائز ہے جیسے نماز پنجگانہ
• عید ، مجالس تعلیم ، عام دینی جلسے وغیرہ (مترجم) (۳) انس اور ابن عباس نے اس سے منع کیا ہے (ابن المنذر) لیکن خود ابن عباس نابینا ہونے کے بعد بھی امامت کرتے تھے (التحقیق)

۵۹ - اجماع ہے کہ مسافر کے لئے نماز میں قصر جائز ہے، سفر حج ہو یا عمرہ یا جہاد بشرطیکہ اس جیسے سفر میں قصر کرنا درست ہو، لہٰذا ظہر، عصر اور عشاء میں دو دو رکعتیں ادا کرے گا۔

۶۰ - اجماع ہے کہ مغرب اور فجر کی نماز میں قصر نہیں۔

۶۱ - اجماع ہے کہ اگر مدینہ سے مکہ (جیسی مسافت) کا سفر کرے تو وصف ما تقدم کے مطابق قصر کرے گا۔

۶۲ - اجماع ہے کہ مسافر ابتدائے سفر میں اپنے گاؤں کی آبادی سے باہر آجائے تو نماز قصر کر سکتا ہے۔

۶۳ - اجماع ہے کہ زوال کے بعد سفر پر جانے والے کیلئے قصر جائز ہے۔

۶۴ - اجماع ہے کہ مقیم اگر مسافر کی اقتدار کرے اور مسافر امام قصر کرتے ہوئے دو ہی رکعت پر سلام پھیر دے تو مقیم اپنی نماز پوری کرے گا۔

۶۵ - اجماع ہے کہ جو قیام پر قدرت نہیں رکھتا لازم ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھے۔[1]

۶۶ - اجماع ہے کہ جو رکوع اور سجود پر قدرت رکھتا ہے بلا ان دونوں کے

---

(۱) اختلاف العلماء (۱/۲۲۷) میں ابن المنذر نے لکھا ہے کہ ایسا شخص حسب طاقت قیام کرے۔ اور الاقناع (ق ۱۵) میں لکھتے ہیں کہ اگر بیٹھ کر بھی نہیں پڑھ سکتا تو پہلو پر پڑھے (التحقیق)

اس کی نماز درست نہیں۔

۶۷ ۔ اجماع ہے کہ عورت پر ایام حیض میں نماز واجب نہیں، لہٰذا اسکی قضا بھی واجب نہیں۔[۱]

۶۸ ۔ اجماع ہے کہ بہ سبب حیض رمضان کے متروک روزوں کی قضا عورت پر واجب ہے۔[۲]

۶۹ ۔ اجماع ہے کہ عورت کو جب ماہواری آنے لگے (یعنی صغیرہ جب بالغہ ہوجائے) تو اس پر فرائض (جیسے روزہ، نماز وغیرہ) واجب ہوگئے۔

۷۰ ۔ اجماع ہے کہ مقیم اگر کوئی نماز بھول گیا اور سفر میں یاد آئی تو بلاقصر اس کی قضا کرے گا۔

۷۱ ۔ اجماع ہے کہ مدہوش اپنی نماز کی قضا کرے گا۔

۷۲ ۔ اجماع ہے کہ لمبے سفر کا مسافر، یا ایسا شخص کہ دشمنوں نے اس کا تعاقب کیا ہے سواری پر نماز پڑھے گا۔[۳]

---

(۱) ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر ۲۸ و ۲۹ (مترجم) (۲) دیکھو مسئلہ نمبر ۳۰ (مترجم)

(۳) موجودہ سواریاں مثلاً ریل اور ہوائی جہاز وغیرہ کا حکم بھی یہی ہے۔ (مترجم)

کتاب اللباس
لباس کے اجماعی مسائل

۷۳۔ اجماع ہے کہ آدمی پر نماز میں قُبُل (آگے کی شرمگاہ) اور دُبُر (پیچھے کی شرمگاہ یعنی کمل کمر) کی پردہ پوشی واجب ہے۔(۱)

۷۴۔ اجماع ہے کہ بالغہ آزاد عورت سر ڈھانک کر نماز پڑھے گی نیز یہ بھی اجماع ہے کہ اگر اس نے کھلے سر نماز پڑھ لی تو نماز دہرانا واجب ہے۔

۷۵۔ اجماع ہے کہ لونڈی کو سر ڈھانکنا واجب نہیں۔(۲)

---

(۱) کتاب الاقناع میں ابن المنذر لکھتے ہیں کہ اکثر اہل علم کے نزدیک جس شرمگاہ کی ستر پوشی واجب ہے وہ ناف اور گھٹنے کے درمیان کا حصہ ہے (التحقیق)

(۲) حسن بصری کے نزدیک لونڈی کے لئے بھی واجب ہے اگر کوئی اس سے شادی کرلے، یا اسے اپنے لئے مخصوص کرلے (ابن المنذر والتحقیق)

باب الوتر*
وتر کے اجماعی مسائل

۷۶ - اجماع ہے کہ عشاء اور طلوع فجر کے درمیان کا سارا وقت، وتر کا وقت ہے۔

۷۷ - اجماع ہے کہ سورۂ حج کا پہلا سجدہ ثابت ہے (۱)

---

* وتر یعنی: آخر شب

عام علماء کے نزدیک نماز وتر فرض نہیں، صرف امام ابوحنیفہ کا قول ہے کہ وتر فرض ہے۔ امام صاحب کا یہ قول نہ صرف علماء اسلام اور جہلاء عوام کے مذہب کے خلاف ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کی صحیح حدیثوں کے خلاف بھی ہے، اسی لئے امام صاحب کے شاگردوں نے جب ان کی مخالفت کی تو جمہور کے قول کے مطابق انھوں نے بھی اپنی رائے کا اظہار کیا (التحقیق من ابن المنذر فی الاوسط ۱/۲۶۱)

(۱) ابن المنذر الاقناع میں لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سے سورہ ص، نجم، اذا السماء انشقت اور اقرأ باسم ربک الذی خلق کے سجدے ثابت ہیں، اور روایت ہے کہ آپ نے سورہ حج میں دو سجدے کئے ہے۔ ابن عباس اور ابن عمر نے سجود قرآنی کی تعداد گیارہ بتائی ہے جو یہ ہیں: سجدۂ سورۂ اعراف، و رعد، و نحل، و بنی اسرائیل، و مریم، اور حج کا پہلا سجدہ۔ نیز سورہ فرقان، طس، الم تنزیل، ص اور حم سجدہ (یعنی سورہ فصلت) کے سجدے۔

امام ابن المنذر کہتے ہیں اگر ان دونوں صحابہ سے مروی سجدوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی سجدے ملا دئے جائیں تو کل پندرہ سجدے ہوئے، اور ہم اسی کے قائل ہیں (ابن المنذر۔ التحقیق)

بقیہ چار سجدے جیساکہ ابھی مذکور ہوا سورہ نجم، انشقاق، علق اور حج کا دوسرا سجدہ ہیں (مترجم)

کتاب الجنائز
جنازہ کے اجماعی مسائل

۷۸۔ اجماع ہے کہ بیوی شوہر کو موت کے بعد غسل دے سکتی ہے۔

۷۹۔ اجماع ہے کہ عورت چھوٹے بچوں کو موت کے بعد غسل دے سکتی ہے۔

۸۰۔ اجماع ہے کہ میت کا غسل غسل جنابت جیسا ہوگا۔

۸۱۔ اجماع ہے کہ ریشم کا کفن ناجائز ہے (۱)۔

۸۲۔ اجماع ہے کہ بچہ زندہ پیدا ہو اور زندہ چیخ مارے تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔

۸۳۔ اجماع ہے کہ آزاد اور غلام کا جنازہ اکٹھا ہو جائے تو امام کے سامنے آزاد کا جنازہ رکھا جائے گا۔

۸۴۔ اجماع ہے کہ نماز جنازہ پڑھنے والا تکبیر تحریمہ (پہلی تکبیر) کے ساتھ رفع الیدین کرے گا۔

---

(۱) ابن ھبیرہ کی کتاب الافصاح (۱/۱۸۵) میں ہے کہ دراصل یہ مسئلہ اختلافی ہے کہ عورت کو ریشم کا کفن دینا جائز ہے یا نہیں ؟ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک مکروہ ہے، اور امام ابوحنیفہؒ و مالکؒ کے نزدیک غیر مکروہ (التحقیق)

۸۵۔ اجماع ہے کہ میت کو دفن کرنا لازم اور عوام پر واجب ہے،
حتی الامکان میت کو دفن کیا جائے گا۔ اگر ایک
فرد نے بھی یہ ذمہ داری نبھادی تو جملہ مسلمانوں
سے یہ فریضہ ساقط ہوگیا۔

کتاب الزکاۃ

زکاۃ کے اجماعی مسائل

۸۶۔ اجماع ہے کہ اونٹ، گائے، اور بکریوں میں زکاۃ فرض ہے۔

۸۷۔ اجماع ہے کہ پانچ سے کم اونٹوں میں زکاۃ فرض نہیں۔

۸۸۔ اجماع ہے کہ پانچ اونٹوں کی زکاۃ ایک بکری ہے۔

۸۹۔ اجماع ہے کہ چالیس بکریوں سے کم پر زکاۃ فرض نہیں۔

۹۰۔ اجماع ہے کہ چالیس سے ایک سو بیس بکریوں تک کی زکاۃ ایک بکری ہے۔ اور دو سو بکریوں تک کی زکاۃ دو بکریاں۔

۹۱۔ اجماع ہے کہ (زکاۃ میں) بھینس کا حکم گائے کا حکم ہے۔

۹۲۔ اجماع ہے کہ بھیڑ اور دنبے زکاۃ میں شریک ہوں گے۔(۱)

۹۳۔ اجماع ہے کہ گیہوں، جو، کھجور، اور منقیٰ کی زکاۃ فرض ہے۔

۹۴۔ اجماع ہے کہ (زکاۃ میں) اونٹ کا شمار بکری یا گائے کے ساتھ نہیں ہوگا۔ نہ گائے کا شمار اونٹ اور بکری کے ساتھ

---

(۱) یعنی دونوں کی مشترک تعداد فرض زکاۃ کی معینہ تعداد کو پہونچ جائے تو زکاۃ واجب ہوگئی، یاد رہے کہ بھیڑ اور دنبے کا حکم بکریوں کا حکم ہے (مترجم)

ہوگا، لہذا جب تک تینوں قسمیں الگ الگ اپنی معینہ مقدار
وتعداد کو نہ پہنچ جائیں زکاۃ فرض نہ ہوگی۔

۹۵۔ اجماع ہے کہ کھجور اور منقا زکاۃ میں مشترک نہ ہوں گے۔[۱]

۹۶۔ اجماع ہے کہ محصل زکاۃ نے کھجوریں توڑنے سے پہلے مقدار کا اندازہ کرلیا، اور درخت ہی پر کسی آفت (مثلاً آندھی، طوفان) کی وجہ سے برباد ہوگئیں تو زکاۃ واجب نہیں۔

۹۷۔ اجماع ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پر کہ پانچ اوقیہ سے کم پر زکاۃ فرض نہیں۔[۲]

۹۸۔ اجماع ہے کہ دوسو درہم پر پانچ درہم زکاۃ ہے۔[۳]

۹۹۔ اجماع ہے کہ بیس مثقال سونا پر جس کی قیمت دوسو درہم ہے زکاۃ فرض ہے۔[۴]

۱۰۰۔ اجماع ہے کہ بیس مثقال سے کم سونا پر جس کی قیمت دوسو درہم سے کم ہے زکاۃ فرض نہیں۔

---

(۱) بلکہ دونوں پر الگ الگ معین مقدار کے ساتھ زکاۃ فرض ہوگی (مترجم)

(۲) اوقیہ: چالیس درہم کو کہتے ہیں (التحقیق)۔ گویا دوسو درہم پر زکاۃ فرض ہے (مترجم)

(۳) یعنی ڈھائی فی صد جب مال نصاب سے آگے نکل جائے (مترجم)

(۴) حسن بصری کے نزدیک چالیس دینار سے کم پر زکاۃ فرض نہیں (ابن المنذر) اور یہ حدیث رسول کے صریح خلاف ہے (مترجم)

۱۰۱۔ اجماع ہے کہ سونا، چاندی کے نامعلوم خزانے دستیاب ہونے پر پانچواں حصہ زکاۃ ہے، مسئلہ سابق کا لحاظ کرتے ہوئے۔

۱۰۲۔ اجماع ہے کہ گمنام خزانہ دستیاب کرنے والے پر مال کا پانچواں حصہ زکوٰۃ فرض ہے۔(۱)

۱۰۳۔ اجماع ہے کہ جس مال پر ایک سال گذر جائے اس پر زکاۃ واجب ہوگئی (بشرطیکہ مقدار زکاۃ کو پہنچ چکا ہو)

۱۰۴۔ اجماع ہے کہ اس مال پر سالِ نو کے وارد ہوتے ہی زکاۃ فرض ہوگئی، لہذا جس نے فرضیت کے بعد زکاۃ ادا کردی اس کی زکاۃ درست ہے۔

۱۰۵۔ اجماع ہے کہ مکاتب غلام کے مال پر آزادی تک کوئی زکاۃ نہیں(۲)

۱۰۶۔ اجماع ہے کہ صدقۂ فطر فرض ہے۔

۱۰۷۔ اجماع ہے کہ صدقۂ فطر آدمی پر واجب ہے اگر اسے اپنی طرف سے

---

(۱) گمنام اور نامعلوم خزانہ اصطلاح میں "رکاز" اور "دفینہ" کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔
رکاز: جاہلیت (قبل اسلام) کے دفینہ کو کہتے ہیں، سونا ہو یا چاندی، پیتل ہو یا لوہا، جواہرات ہوں یا اور کوئی جنس۔
پانیوالا آزاد ہو یا غلام یا مکاتب، عورت ہو یا بچہ، یا ذمی کافر، خواہ دارالاسلام کی بنجر زمین میں حاصل ہو یا دارالحرب کی (التحقیق)
اگرچہ ابتدائے اسلام میں جاہلیت کے نامعلوم دفینہ کو "رکاز" سے تعبیر کیا جاتا تھا لیکن عصر حاضر میں کسی بھی نامعلوم ملکیت دفینہ پر رکاز کا اطلاق جائز ہے (مترجم) (۲) مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جس نے=

اور اپنی مفلوک الحال ولادکی طرف سے اداکرنے کی قدرت ہو۔

۱۰۸ - اجماع ہے کہ آدمی پر اپنے مملوکہ موجود غلام کی طرف سے بھی صدقۂ فطر اداکرنا واجب ہے۔

۱۰۹ - اجماع ہے کہ ذمّی پر اپنے مسلمان غلام کا صدقۂ فطر واجب نہیں (۱)۔

۱۱۰ - اجماع ہے کہ عورت نکاح سے قبل اپنا صدقۂ فطر خود اداکریگی (۲)۔

۱۱۱ - اجماع ہے کہ جنین (بطن مادر میں موجود بچہ) پر صدقۂ فطر نہیں (۳)۔

۱۱۲ - اجماع ہے کہ (صدقۂ فطر میں) جو اور کھجور ایک صاع سے کم جائز نہیں۔

۱۱۳ - اجماع ہے کہ (صدقۂ فطر میں) آدھا صاع گیہوں اداکرنا درست ہے۔

۱۱۴ - اجماع ہے کہ مال کی (فرض) زکاۃ کسی ذمی کافر کو اداکرنا درست نہیں(۴)۔

۱۱۵ - اجماع ہے کہ مال تجارت پر سال گذر جانے سے زکاۃ فرض ہے۔

۱۱۶ - اجماع ہے کہ سورہ توبہ آیت نمبر ۶۰ میں مذکور مصارف زکاۃ پر مال زکاۃ خرچ کرنے والے نے گویا حقہ فرض اداکیا۔

= اپنی آزادی کیلئے مالک سے عہد وپیمان کرلیا ہو (مترجم) امام ابوثور کے نزدیک مکاتب کے مال میں آزادی سے پہلے بھی زکاۃ واجب ہے (ابن المنذر)

(۱) ذمی اس کافر یا غیر مسلم کو کہتے ہیں جو دارالاسلام میں سکونت اختیار کرے، اور جزیہ یا غیر مسلمین پر عائد شدہ اسلامی ٹیکس اداکرے، اور اسلام کے سیاسی قانون کا پابند ہو (مترجم)

(۲) یعنی کوئی مرد، یا منگیتر شوہر اس کے صدقۂ فطر کا ذمہ دار نہیں (مترجم)

(۳) امام احمد کے نزدیک جنین کا صدقۂ فطر مستحب ہے اگرچہ واجب نہیں (ابن المنذر)

(۴) دیکھو مسئلہ نمبر ۱۱۸ (مترجم) — یہ حدیث کے خلاف ہے، لہذا کالعدم (ادارہ)۔

۱۱۷ ۔ اجماع ہے کہ زکاۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم، اور آپ کے قاصدین ومحصلین کو ادا کی جاتی تھی، نیز ان لوگوں کو بھی دی جاتی تھی جنھیں دینے کا آپ حکم فرماتے تھے۔

۱۱۸ ۔ اجماع ہے کہ مال کی زکاۃ میں سے ذمی کو کچھ بھی نہیں دیا جائے گا(۱)۔

۱۱۹ ۔ اجماع ہے کہ زکاۃ والدین کو نہیں دی جائے گی، نیز اولاد میں سے جن کے اخراجات کا ذمہ دار باپ ہے انھیں بھی ادا نہیں کرے گا۔

۱۲۰ ۔ اجماع ہے کہ شوہر بیوی کو مال زکاۃ نہیں دے سکتا، کیونکہ اس کے اخراجات شوہر کے ذمہ ہیں، شوہر کی توانگری وبے نیازی بیوی کی توانگری وبے نیازی ہے۔

۱۲۱ ۔ اجماع ہے کہ مسلمانوں کے کسی بھی مال میں عُشر (دسواں حصہ) نہیں صرف زمین کی بعض پیداوار میں (مسلمانوں سے عُشر لیا جائے گا)

۱۲۲ ۔ اجماع ہے کہ ذمیوں کے کسی بھی مال میں زکاۃ نہیں جب تک وہ (دار الاسلام میں) مقیم رہیں۔

---

(۱) ملاحظہ مسئلہ نمبر ۱۱۴ (مترجم)

کتاب الصیام والاعتکاف

روزہ اور اعتکاف کے اجماعی مسائل

۱۲۳ - اجماع ہے کہ جس نے رمضان کی ہر رات روزہ کی نیت کی اور روزہ رکھا اس کا روزہ مکمل ہے ۔

۱۲۴ - اجماع ہے کہ سحری کھانا مستحب ہے۔

۱۲۵ - اجماع ہے کہ روزہ دار کو بے اختیار قے آجائے تو کوئی مضائقہ نہیں[1]۔

۱۲۶ - اجماع ہے کہ جو روزہ دار قصداً قے کرے اس کا روزہ باطل ہے ۔

۱۲۷ - اجماع ہے کہ روزہ دار رال اور تھوک گھونٹ جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ۔

۱۲۸ - اجماع ہے کہ عورت کو مسلسل دو ماہ کے روزے رکھنے ہوں اور درمیان میں ایام شروع ہوجائیں تو پاکی کے بعد پچھلے روزوں پر بنا کرے گی ۔

۱۲۹ - اجماع ہے کہ ادھیڑ یا بڈھے جو روزہ کی استطاعت نہیں رکھتے ،

---

(۱) حسن بصری سے اس مسئلہ میں دو قول مروی ہے ، اول مخالف ، دوسرا موافق (ابن المنذر) میرے نزدیک دوسرا قول معتمد ہے تاکہ شذوذ کا نور ہو جائے (مترجم)

روزہ نہیں رکھیں گے (بلکہ فدیہ ادا کریں گے) (۱)

۱۳۰۔ اجماع ہے کہ اعتکاف لوگوں پر فرض نہیں، ہاں اگر کوئی اپنے اوپر لازم کرلے تو اس پہ واجب ہے۔

۱۳۱۔ اجماع ہے کہ اعتکاف مسجد حرام، مسجد رسولؐ، اور بیت المقدس میں جائز ہے (۲)۔

۱۳۲۔ اجماع ہے کہ معتکف اعتکاف گاہ سے پیشاب، پاخانہ کیلئے باہر جاسکتا ہے۔

۱۳۳۔ اجماع ہے کہ معتکف کے لئے مباشرت (بیوی سے بوس وکنار) ممنوع ہے۔

۱۳۴۔ اجماع ہے کہ معتکف نے اپنی بیوی سے عمداً حقیقی مجامعت کرلیا تو اس نے اعتکاف فاسد کردیا۔

---

(۱) لیکن ابن ھبیرہ نے الافصاح میں لکھا ہے کہ ایسے لوگ اجماعاً فدیہ بھی نہیں ادا کریں گے (التحقیق)

(۲) بلکہ تمام مساجد میں جائز ہے (التحقیق عن ابن المنذر فی الاقناع)

كتابُ الحج

حج وعُمرہ کے اجماعی مسائل

۱۳۵ - اجماع ہے کہ شوہر بیوی کو نفلی حج پر جانے سے روک سکتا ہے۔

۱۳۶ - اجماع ہے کہ اسلامی فریضہ کے طور پر حج عمر میں ایک ہی بار ہے۔ ہاں اگر کوئی حج کی نذر مان لے تو ادا واجب ہے۔

۱۳۷ - اجماع ہے کہ مواقیت (احرام کی منزلیں) وہی ہیں جو حدیث میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں[1]۔

۱۳۸ - اجماع ہے کہ اگر کسی نے میقات سے پہلے احرام باندھ لیا تو وہ

---

(۱) مواقیت (میقات) کی جمع ہے یعنی وہ مقامات جہاں سے احرام باندھکر حاجی بیت اللہ کی طرف آگے بڑھتا ہے (مترجم)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بخاری ومسلم وغیرہ میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کیلئے ذوالحلیفہ (آبارعلی)، اہل شام کیلئے جحفہ (رابغ سے قریب)، اہل نجد کیلئے قرن المنازل، اور اہل یمن کیلئے یلملم میقاتیں مقرر کیں لہذا یہ میقات ان لوگوں کی میقاتیں ہیں، نیز ان لوگوں کی بھی میقاتیں یہی ہیں جن کا گذران میقات سے ہو۔ البتہ اندرون میقات کے باشندوں کی میقات ان کے اپنے گھر ہیں، بلکہ اہل مکہ کی میقات مکہ ہی ہے۔ (التحقیق)

احرام میں داخل ہوگیا (۱)۔

۱۳۹- اجماع ہے کہ احرام بغیر غسل کے جائز ہے (۲)۔

۱۴۰- اجماع ہے کہ احرام کے لئے غسل واجب نہیں (۳)۔

۱۴۱- اجماع ہے کہ حج وعمرہ کا دارومدار دل کے ارادہ پر ہے نہ کہ زبان سے تلبیہ (لبیك اللّٰھم لبیك) کی ادائے گی پر، لہذا اگر کسی نے حج کا دلی ارادہ کیا، اور زبان سے عمرہ کا تلبیہ ادا ہوگیا، یا عمرہ کا ارادہ کیا اور زبان سے حج کا تلبیہ نکل گیا، تو دل کی نیت کا اعتبار کرتے ہوئے حج یا عمرہ ادا کرے گا۔

۱۴۲- اجماع ہے کہ جس نے حج کے مہینوں میں فریضہ حج کی نیت کرتے ہوئے لبیک پکارا (اور حج ادا کرلیا) تو اس نے اپنے فریضہ کو ادا کرلیا (۴)۔

۱۴۳- اجماع ہے کہ محرم کے لئے ممنوعہ اشیاء یہ ہیں: جماع، نکاح، خوشبو، بعض قسم کے کپڑے، بال کاٹنا، اور ناخن تراشنا۔

---

(۱) لیکن میقات سے احرام باندھنا افضل ہے اور اس سے پہلے مکروہ (التحقیق)

(۲) لیکن غسل مستحب ہے (التحقیق عن ابن المنذر فی الاقناع)

(۳) صرف کہ امام عطاء بن ابی رباحؒ اور امام حسن بصریؒ کے نزدیک غسل احرام واجب ہے (ابن المنذر)

(۴) حج کے مہینے یہ ہیں: شوال، ذی قعدہ، ذی الحجہ کے دس دن (التحقیق)

۱۴۴- اجماع ہے کہ مذکورہ اشیاء محرم کے لئے حالت احرام میں منع ہیں، البتہ پچھنا لگوانا جائز ہے۔

۱۴۵- اجماع ہے کہ حج میں وقوف عرفہ سے پہلے جس نے اپنی بیوی سے قصداً اجماع کیا، اس پر حج کی قضا آئندہ واجب ہوگی اور قربانی کا جانور بھی (۱)۔

۱۴۶- اجماع ہے کہ محرم کے لئے مندرجہ ذیل اشیاء بھی ممنوع ہیں: سر منڈانا، بال اکھاڑنا، یا کیمیاوی طریقہ سے بالوں کو صاف کرنا۔

۱۴۷- اجماع ہے کہ بسبب علت حالتِ احرام میں سر منڈانا جائز ہے۔

۱۴۸- اجماع ہے کہ حالت احرام میں سر منڈانے والے پر فدیہ واجب ہے۔

۱۴۹- اجماع ہے کہ حالت احرام میں ناخن تراشنا منع ہے۔

۱۵۰- اجماع ہے کہ ٹوٹا ہوا ناخن وغیرہ حالت احرام میں الگ کر دینا جائز ہے۔

۱۵۱- اجماع ہے کہ مرد کو حالت احرام میں قمیص، پاجامہ، پگڑی، ٹوپی اور موزہ پہننا منع ہے۔

۱۵۲- اجماع ہے کہ عورت کو حالت احرام میں قمیص، جمپر، شلوار، اوڑھنی اور موزہ پہننا جائز ہے۔

---

(۱) عطاء بن ابی رباح مفتی مکہ، اور قتادہ بن دعامہ سدوسی نے اس مسئلہ سے اظہار اختلاف کیا ہے (ابن المنذر)

۱۵۳- اجماع ہے کہ مرد کو حالت احرام میں سر ڈھانکنا منع ہے۔
۱۵۴- اجماع ہے کہ مرد کو حالت احرام میں زعفران اور ورس میں رنگا کپڑا پہننا بھی منع ہے۔
۱۵۵- اجماع ہے کہ عورتوں کو بھی حالت احرام میں وہی چیزیں منع ہیں جو مردوں کو صرف بعض پوشاک میں عورتیں الگ ہیں (۱)۔
۱۵۶- اجماع ہے کہ محرم نے حالت احرام کو یاد رکھتے ہوئے قصداً شکار کر لیا تو اسے بطور کفارہ فدیہ دینا واجب ہے (۲)۔
۱۵۷- اجماع ہے کہ حالت احرام میں شکار کے بدلے ایک بکری ادا کی جائیگی۔
۱۵۸- اجماع ہے کہ حرم کے کبوتر کا شکار کرنے پر ایک بکری (بطور فدیہ) واجب ہوگی (۳)۔
۱۵۹- اجماع ہے کہ حالت احرام میں دریائی شکار، اور اس کی خرید و فروخت اور کھانا سب جائز ہے۔

---

(۱) بلکہ عورتوں کو حالت احرام میں زیور پہننا، خضاب لگانا جائز ہے (التحقیق من ابن المنذر فی الاقناع)
(۲) مجاہد کے قول کے مطابق اگر حالت احرام میں قصداً شکار کر لے اور احرام کی حالت یاد نہ ہو تو اس غلطی کا کفارہ ادا کرے گا۔
لیکن حالت احرام کو یاد رکھتے ہوئے قصداً شکار کر لے تو اس پر کوئی حکم نہیں لگایا جائے گا۔
مجاہد کا یہ قول سورہ مائدہ کی آیت نمبر ۹۵ کے خلاف ہے (ابن المنذر)
(۳) امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اس کبوتر کی قیمت ادا کرے گا (ابن المنذر)

۱۶۰ ـ اجماع ہے کہ حالت احرام میں ان جانوروں کا قتل کرنا جائز ہے جن کے بارے میں حدیث میں صراحت آئی ہے (۱)۔

۱۶۱ ـ اجماع ہے کہ اگر درندہ نے کسی محرم کو تکلیف دی اور اس نے اسے حالتِ احرام میں قتل کر دیا تو کوئی فدیہ وغیرہ واجب نہیں۔

۱۶۲ ـ اجماع ہے کہ حالت احرام میں بھیڑیئے کا قتل جائز ہے (۲)۔

۱۶۳ ـ اجماع ہے کہ حالت احرام میں غسل جنابت جائز ہے (۳)۔

۱۶۴ ـ اجماع ہے کہ حالت احرام میں مسواک جائز ہے۔

۱۶۵ ـ اجماع ہے کہ حالت احرام میں تیل، گھی اور چربی کھانا جائز ہے۔

۱۶۶ ـ اجماع ہے کہ حالت احرام میں سر کے علاوہ پورے بدن پر تیل مالش جائز ہے۔

۱۶۷ ـ اجماع ہے کہ حالت احرام میں حمام (غسل خانہ) میں جانا (یعنی گرم پانی سے غسل کرنا) جائز ہے (۴)۔

---

(۱) بخاری و مسلم میں عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ پانچ جانور فاسق ہیں جو حرم میں بھی قتل کئے جائیں گے، کوا، چیل، بچھو، چوہیا، اور پاگل کتا (التحقیق)
لیکن ابراہیم نخعی نے چوہیا کے قتل سے منع کیا ہے (ابن المنذر) اور یہ صحیح حدیث کے خلاف ہے (مترجم)

(۲) سبل السلام (۲/۱۹۴) میں ہے کہ بھیڑیئے کے قتل کا ذکر مرسل حدیث میں آیا ہے اور اس مرسل حدیث کے راوی ثقہ ہیں

(۳) امام مالک کے نزدیک حالت احرام میں پانی میں سر ڈبونا مکروہ ہے (ابن المنذر)

(۴) امام مالک کے نزدیک محرم کی میل کچیل فدیہ ہے (ابن المنذر)

۱۶۸ - اجماع ہے کہ حجر اسود پر سجدہ کرنا (یعنی بوسہ کے بعد اس پر پیشانی رکھنا) جائز ہے (۱)۔

۱۶۹ - اجماع ہے کہ عورتوں پر طواف اور صفا و مروہ کی سعی میں رمل و لعب نہیں (۲)۔

۱۷۰ - اجماع ہے کہ اثنا ر طواف پانی پینا جائز ہے ۔

۱۷۱ - اجماع ہے کہ اگر کسی کو طواف (کی تعداد) میں شک ہو جائے تو یقینی تعداد پر بنا کرتے ہوئے طواف پورا کرے گا ۔

۱۷۲ - اجماع ہے کہ اگر کسی نے طواف کے سات پھیروں میں سے کچھ کیا اور فرض نماز باجماعت قائم ہو گئی، تو نماز کے بعد وہ وہیں سے اپنا باقی طواف شروع کرے گا (۳)۔

۱۷۳ - اجماع ہے کہ جس نے طواف کے سات پھیرے کئے اور (مقام ابراہیم پر) دو رکعت نماز پڑھی، اس نے صحیح عمل کیا (۴)۔

۱۷۴ - اجماع ہے کہ مریض کو طواف کرایا جائے گا، اور یہ اسکے لئے کافی ہوگا (۵)۔

۱۷۵ - اجماع ہے کہ بچہ کو بھی طواف کرایا جائے گا ۔

---

(۱) امام مالک کے نزدیک یہ عمل بدعت ہے (ابن المنذر)
امام شوکانی نے نیل الاوطار (۵/۱۱۳-۱۱۴) میں اس عمل کے جواز پر کئی دلیلیں پیش کی ہیں (مترجم)

(۲) رَمَل یعنی تیز چلنا قوت کا اظہار کرتے ہوئے (مترجم)

(۳) صرف حسن بصری کا قول ہے کہ از سر نو طواف کرے گا (ابن المنذر)

(۴) اور دیکھو مسئلہ نمبر ۱۶۴ (مترجم)

(۵) عطاء بن ابی رباح کے نزدیک مریض کیطرف سے اجرت پر کوئی طواف کرے گا (ابن المنذر)

۱۷۶۔ اجماع ہے کہ مسجد کے باہر سے طواف درست نہیں ۔

۱۷۷۔ اجماع ہے کہ زمزم کے پیچھے سے بھی طواف درست ہے ۔

۱۷۸۔ اجماع ہے کہ طواف کرنے والا (طواف کی) دو رکعت (مسجد حرام میں) جہاں چاہے ادا کرے (۱)۔

۱۷۹۔ اجماع ہے کہ طواف اور مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز کے بعد حجر اسود کا بوسہ جائز ہے، جیسا کہ حدیث میں اس کی صراحت مذکور ہے۔

۱۸۰۔ اجماع ہے کہ جس نے صفا سے سعی شروع کی اور مروہ پر ختم کی اس نے سنت کے مطابق سعی کی ۔

۱۸۱۔ اجماع ہے کہ اگر کسی نے بغیر وضو صفا مروہ کی سعی کی تو یہ بھی جائز ہے (۲)

۱۸۲۔ اجماع ہے کہ آفاقی اگر عمرہ کی غرض سے حج کے مہینوں میں مکہ گیا اور مکہ ہی میں رہتے ہوئے اسی سال حج بھی کرلیا، تو اس کا حج، حجِ تمتع ہے؛ لہذا اگر قربانی کا جانور میسر ہو تو قربانی کرے، ورنہ روزہ رکھے ۔

(۱) امام مالک کے نزدیک اگر حجر اسماعیل میں اس نے طواف کی دو رکعت ادا کی تو درست نہیں (ابن المنذر)

(۲) حسن بصری کے نزدیک ایسے شخص کو اگر حلال ہونے سے پہلے باوضو نہ ہونا یاد آگیا تو طواف دہرائیگا (ابن المنذر)

میرے خیال میں طواف اور سعی دونوں بغیر وضو کرلیا ہے تو طواف دہرائے گا

(مترجم)

۱۸۳- اجماع ہے کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کی غرض سے اگر کوئی مکہ میں داخل ہوا، تو بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے حج بھی اس پر داخل ہوگیا (۱)۔

۱۸۴- اجماع ہے کہ اگر کسی نے عرفہ کی رات منیٰ میں گذار دی، اور صحیح وقت سے عرفہ پہنچ گیا تو کوئی حرج نہیں۔

۱۸۵- اجماع ہے کہ منیٰ میں جہاں چاہیں حاجی پڑاؤ ڈالیں۔

۱۸۶- اجماع ہے کہ میدان عرفات میں امام ظہر اور عصر کی نماز یک دیگر پڑھائے گا۔ الگ پڑھنے والے (جو امام کے ساتھ جماعت نہ پا سکیں) بھی دونوں نماز اکٹھا پڑھیں گے۔

۱۸۷- اجماع ہے کہ وقوف عرفہ فرض ہے، جسے وقوف عرفہ چھوٹ گیا اس کا حج نہیں ہوا۔

۱۸۸- اجماع ہے کہ عرفہ کے روز زوال آفتاب کے بعد رات و دن میں جب بھی کسی نے میدان عرفات میں وقوف کرلیا، اس نے حج پالیا (۲)۔

---

(۱) گویا اس پر حج قران کا حکم لگایا جائے گا اور اس پر حج قران کی شرطیں واجب ہوں گی (التحقیق از تفسیر قرطبی ۲/۳۹۸)

(۲) امام مالک کے نزدیک ایسے شخص پر آئندہ حج واجب ہوگا (ابن المنذر)

۱۸۹ - اجماع ہے کہ میدان عرفات میں بلا وضو بھی کسی نے وقوف کر لیا، تو اس نے حج پالیا، اور اس پر کوئی کفارہ واجب نہیں -

۱۹۰ - اجماع ہے کہ (میدان مزدلفہ میں) مغرب اور عشاء کی نماز کا جمع کرنا سنت ہے -

۱۹۱ - اجماع ہے کہ دونوں نمازوں کو جمع کرنے والا درمیان میں سنت ونفل نہیں ادا کرے گا -

۱۹۲ - اجماع ہے کہ مزدلفہ سے منیٰ پہونچکر کنکری مارنے میں جس قدر دیر ہو جائے جائز ہے -

۱۹۳ - اجماع ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دس ذی الحجہ) قربانی کے روز طلوع آفتاب کے بعد جمرۂ عقبہ کو کنکری مارا -

۱۹۴ - اجماع ہے کہ قربانی کے روز صرف جمرۂ عقبہ کو کنکریاں ماری جائیں گی -

۱۹۵ - اجماع ہے کہ قربانی کے روز طلوع فجر کے بعد اور طلوع آفتاب سے پہلے اگر کسی نے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں ماریں تو درست ہے -

۱۹۶ - اجماع ہے کہ کسی بھی طرح کنکریاں چلائی جائیں، اگر صحیح جگہ پہنچ گئیں تو درست ہے -

۱۹۷ - اجماع ہے کہ جس نے ایام تشریق میں زوال آفتاب کے بعد کنکریاں

ماریں تو اس کا یہ عمل درست ہے (۱)

۱۹۸ - اجماع ہے کہ گنجا، بال مونڈتے وقت اپنے سر پر استرا پھیرے گا۔

۱۹۹ - اجماع ہے کہ عورتوں کو بال مونڈنا نہیں ہے(۲)۔

۲۰۰ - اجماع ہے کہ واجبی طواف طوافِ افاضہ ہے(۳)۔

۲۰۱ - اجماع ہے کہ اگر کسی نے طواف افاضہ ایام تشریق میں ادا کیا اور قربانی کے روز نہ کر سکا، اس نے اس فرض کو ادا کر دیا جو اللہ تعالیٰ نے اس پر واجب کیا تھا، اور تاخیر کا کوئی کفارہ اس پر نہیں۔

۲۰۲ - اجماع ہے کہ جو بچہ کنکری مارنے کی طاقت نہیں رکھتا، اسکی کنکریاں ماری جائیں گی۔

۲۰۳ - اجماع ہے کہ بال مونڈنے کے بجائے چھوٹا کرانا درست ہے(۴)۔

۲۰۴ - اجماع ہے کہ غیر ایام حج میں اگر کوئی (مکہ سے) منی جائے تو نماز

---

(۱) یعنی زوال آفتاب سے پہلے بھی کنکریاں مارنا جائز ہے (مترجم)
شیخ عبداللہ بن زید المحمود نے "یسر الاسلام فی احکام بیت اللہ الحرام" میں زوال سے پہلے جمرات کو کنکری مارنے کے جواز کی تحقیق پیش کی ہے، اور عطا بن ابی رباح مفتی مکہ، اور طاوس بن کیسان یمانی ایام تشریق میں زوال سے پہلے جمرات کو کنکریاں مارنے کے علی الاطلاق قائل ہیں (التحقیق)

(۲) بلکہ عورتوں کیلئے بالوں کا قصر ہے (التحقیق)

(۳) طواف افاضہ، قربانی کے دن کے طواف کو کہتے ہیں (مترجم)

(۴) حسن بصری کے نزدیک حج بطور فریضہ ادا کر نولے پر سر مونڈنا واجب ہے (ابن المنذر)

قصر نہیں کرے گا۔

۲۰۵۔ اجماع ہے کہ کوئی آفاقی حج سے نکل کر منی ہی سے پہلے ہی کوچ میں اپنے وطن واپس جانا چاہتا ہے، تو دوسرے روز جانے سے پہلے زوال کے بعد کنکری مارلے (۱)۔

۲۰۶۔ اجماع ہے کہ طواف اور سعی (صفا، مروہ کی دوڑ) سے پہلے جماع کرنیوالے نے حج خراب کردیا۔

۲۰۷۔ اجماع ہے کہ خارج حرم اگر کسی نے عمرہ کے احرام کی نیت کی تو احرام لازم ہوگا۔

۲۰۸۔ اجماع ہے کہ جو بیت اللہ تک پہنچنے سے مایوس ہوجائے اور احرام کھول دینا اس کے لئے جائز ہوچکا ہو لیکن اس نے احرام تبدیل نہیں کیا یہاں تک کہ اس کی رکاوٹ جاتی رہے، ایسے شخص پر واجب ہے کہ بیت اللہ جائے اور اپنا حج پورا کرے۔

۲۰۹۔ اجماع ہے کہ جو فریضہ حج کے ادا کرنے پر قادر ہے، ضروری ہے کہ بذات خود اس فریضہ کو ادا کرے، دوسرا اس کیطرف سے ادا کرے تو مقبول نہیں۔

---

(۱) لیکن حسن بصری اور ابراہیم نخعی اس کے مخالف ہیں (ابن المنذر)

۲۱۰ - اجماع ہے کہ مرد کو عورت کا حج بدل، اور عورت کو مرد کا حج بدل کرنا جائز ہے (۱)۔

۲۱۱ - اجماع ہے کہ فریضۂ حج بچہ سے معاف ہے۔

۲۱۲ - اجماع ہے کہ مجنون یا بچہ کو ساتھ لے کر انھیں حج کرایا گیا، پھر مجنون شفایاب ہوگیا، یا بچہ بالغ ہوگیا تو ان کا یہ حج فریضۂ حج کی ادائگی کے لئے کافی نہ ہوگا (بلکہ انہیں ازسرِنو حج ادا کرنا چاہئے اگر استطاعت ہو)

۲۱۳ - اجماع ہے کہ (حج کے سلسلہ میں) بچوں کے جرم (کا فدیہ) انھیں کے مال میں ان پر واجب ہے۔

۲۱۴ - اجماع ہے کہ حرم کے شکار حرام ہیں شکاری حالت احرام میں ہو یا غیر۔

۲۱۵ - اجماع ہے کہ حرم کے پودے کاٹنا حرام ہے۔

۲۱۶ - اجماع ہے کہ حرم کی جملہ پیداوار جس کی کاشت لوگوں نے کی ہے (ان کا کاٹنا) جائز ہے؛ جیسے سبزیاں، غلّے اور خوشبودار پودے وغیرہ۔

---

(۱) حسن بن صالح ہمدانی کا خیال ہے کہ ایسا حج بدل مکروہ ہے (ابن المنذر)
ابن قدامہ نے المغنی (۳/۱۸۴) میں لکھا ہے کہ حسن بن صالح کا خیال حدیث کے ظاہری مفہوم سے غفلت کی بنیاد پر ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو اپنے باپ کا حج بدل کرنے کا حکم دیا تھا (التحقیق)

بَابُ الضَّحَایَا وَالذَّبَائِحْ

ذبیحہ اور قربانی کے جانوروں کے بارے میں اجماعی مسائل

۲۱۷ - اجماع ہے کہ قربانی کے دن طلوع فجر (صبح صادق) سے پہلے قربانی جائز نہیں -

۲۱۸ - اجماع ہے کہ قربانی کا گوشت مسلمان فقیروں کو کھلانا مباح ہے -

۲۱۹ - اجماع ہے کہ اگر جائز آلہ سے قربانی کرے، بسم اللہ پڑھے حلق اور دونوں رگیں کاٹ دے اور خون بہادے، تو ایسے قربان شدہ جانور کا کھانا مباح ہے -

۲۲۰ - اجماع ہے کہ گونگے کا ذبیحہ جائز ہے -

۲۲۱ - اجماع ہے کہ ذبیحہ کے پیٹ سے بچہ مردہ برآمد ہو تو اسکی ماں کی قربانی اس کے لئے کافی ہوگی -

۲۲۲ - اجماع ہے کہ عورتوں اور بچوں کا ذبیحہ مباح ہے اگر صحیح طریقہ سے ذبح کرسکیں -

۲۲۳- اجماع ہے کہ اہل کتاب کا ذبیحہ ہمارے لئے حلال ہے اگر بسم اللہ پڑھکر ذبح کریں(۱)۔

۲۲۴- اجماع ہے کہ دارالحرب میں مقیم (اہل کتاب) کا ذبیحہ حلال ہے(۲)۔

۲۲۵- اجماع ہے کہ مجوس کا ذبیحہ حرام ہے، کھایا نہیں جائے گا (۳)۔

۲۲۶- اجماع ہے کہ اہل کتاب کی عورتوں اور بچوں کا ذبیحہ حلال ہے (بسم اللہ کی شرط کے ساتھ) (۴)۔

۲۲۷- اجماع ہے کہ کتے شکاری جانور ہیں، اگر کسی مسلمان نے انھیں شکار کرنا سکھایا، اور بسم اللہ کے بعد شکار پر چھوڑا، اور اس نے اس شخص کے لیے شکار پکڑ لیا تو ایسا شکار کھانا جائز ہے، بشرطیکہ کالا کتا نہ ہو۔

۲۲۸- اجماع ہے کہ دریائی شکار، یا اس کی خرید و فروخت یا خورد و نوش حالتِ احرام وغیرہ میں بھی جائز ہے۔

---

(۱) ابن المنذر نے کتاب الاقناع (ق ۵۶ ب) میں مزید لکھا ہے کہ اگر اہل کتاب کے ذبیحہ کا حال نامعلوم ہو تو بھی ہمارے لئے اس کا کھانا جائز ہے جسطرح ایک مسلمان کا نامعلوم ذبیحہ ہمارے لئے جائز ہے۔ شیخ عبداللہ بن زید آل محمود نے اس مسئلہ کی تائید اپنے رسالہ "فصل الخطاب فی حل ذبائح اہل الکتاب" میں کی

(۲) امام مالک کے نزدیک یہودی کے ذبیحہ کی چربی کھانا منع ہے (ابن المنذر)

(۳) سعید بن المسیب نے اس مسئلہ سے اظہار اختلاف کیا ہے (ابن المنذر)

(۴) ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر ۲۲۳ (مترجم)

کتاب الجہاد

جہاد اسلامی کے اجماعی مسائل

۲۲۹- اجماع ہے کہ (جہاد میں اسلامی فوجی) مقابلہ کی دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرے، اور امام کی اجازت سے خود بھی مبارزہ کرے یعنی مقابلہ کی دعوت دے[1]

۲۳۰- اجماع ہے کہ مجوس سے جزیہ لیا جائے گا (اگر دار الاسلام میں مقیم ہوں)

۲۳۱- اجماع ہے کہ عورتوں اور بچوں سے جزیہ نہیں لیا جائے گا۔

۲۳۲- اجماع ہے کہ (غیر مسلم) غلام پر جزیہ نہیں۔

۲۳۳- اجماع ہے کہ کسی بھی مسلمان پر جزیہ نہیں۔

۲۳۴- اجماع ہے کہ ذمیوں پر صدقات واجب نہیں۔

۲۳۵- اجماع ہے کہ کسی جگہ کے لوگ مغلوب ہونے سے پہلے اسلام قبول کرلیں تو ان کے جملہ اموال ان کی اپنی ملک ہوں گے۔

---

(۱) حسن بصری مبارزہ کو مکروہ خیال کرتے تھے، اور وہ اسے اچھی طرح جانتے نہ تھے (ابن المنذر)

اوران پر اسلامی احکام ویسے ہی نافذ ہوں گے جیسے
عام مسلمانوں پر۔

۲۳۶۔ اجماع ہے کہ زمینوں پر ان کی منزلوں میں کوئی (ٹیکس) نہیں مگر صرف بنی تغلب پر جس کی صراحت موجود ہے (۱)۔

۲۳۷۔ اجماع ہے کہ (مال غنیمت میں سے کوئی چیز) چھپانے والا حصہ دار کو مال واپس کرے گا۔

۲۳۸۔ اجماع ہے کہ (مال غنیمت میں) شہسوار (مجاہد) کا دو حصہ، اور پیدل (لڑنے والے) کا ایک حصہ ہے (۲)۔

۲۳۹۔ اجماع ہے کہ اگر کوئی (جہاد میں) کئی گھوڑا لیکر آئے پھر بھی اس کو ایک ہی گھوڑے کا حصہ دیا جائے گا۔

۲۴۰۔ اجماع ہے کہ اگرچہ کوئی عربی گھوڑے پر جہاد کیلئے حاضر ہو، پھر بھی اسے (مال غنیمت میں سے) ایک ہی گھوڑے کا حصہ ملے گا۔

۲۴۱۔ اجماع ہے کہ اگر کوئی اونٹ، خچر، یا گدھا پر سوار ہو کر جہاد میں شامل

---

(۱) بنی تغلب کے عیسائیوں سے صدقہ وصول کیا جائے گا، جزیہ نہیں (التحقیق)
(۲) امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک گھوڑا سوار مجاہد کو بھی ایک ہی حصہ دیا جائے گا۔ (ابن المنذر) اور یہ دستور شرع کے خلاف ہے (مترجم)

ہو تو اسے پیدل لڑنے والے کے برابر (مال غنیمت
میں) حصہ ملے گا۔

۲۴۲۔ اجماع ہے کہ اگر کوئی اپنا جانور (یعنی گھوڑا) لیکر شریک جہاد ہو،
یہاں تک مال غنیمت کی نوبت آجائے اور لوگ مال
غنیمت جمع کریں، پھر اس شخص کا گھوڑا مر جائے، تو ایسا
مجاہد شہ سوار شمار ہوگا (اور اسے شہ سوار کا حصہ
ملے گا)[1]۔

۲۴۳۔ اجماع ہے کہ اگر کوئی مسلمانوں کے قیدیوں میں سے کسی قیدی کو
اس کے حکم سے مقرر قیمت کے ذریعہ خرید لے اور اس
کے حکم سے مال (قیمت) ادا کر دے تو اس کے لئے اس
مال کی واپسی جائز ہے۔

۲۴۴۔ اجماع ہے کہ ذمیوں کے غلام اگر اسلام قبول کرلیں تو انہیں فروخت
کر دینا ذمیوں پر واجب ہے۔

۲۴۵۔ اجماع ہے کہ ماں اور اس کا چھوٹا بچہ جو ماں سے بے نیاز نہیں ہے
اور جس کی عمر سات سال سے کم ہے دونوں کو الگ
الگ کرنا، اور ایک کو دوسرے سے الگ بیچنا جائز نہیں۔

---

(۱) دیکھو مسئلہ نمبر ۲۳۸ (مترجم)

۲۴۶ - اجماع ہے کہ سربراہ فوج اور جنگی فوجی کیطرف سے (کسی دشمن کو) امان دینا جائز ہے، جملہ فوج اس کی پابند ہوگی۔

۲۴۷ - اجماع ہے کہ عورت کا امان دینا جائز ہے۔ (۱)۔

۲۴۸ - اجماع ہے کہ ذمی کا امان دینا جائز نہیں۔

۲۴۹ - اجماع ہے کہ بچہ کا امان دینا جائز نہیں۔

۲۵۰ - اجماع ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے طائف کی جنگ میں مشرکین کے ان غلام کو آزاد کر دیا تھا جو (قلعہ سے نکل کر) آپ کے پاس گئے تھے (۲)۔

---

(۱) عبدالملک بن عبدالعزیز الماجشون کے نزدیک عورت کی پناہ جائز نہیں (ابن المنذر) لیکن ام ہانی بنت ابی طالب نے فتح مکہ کے روز دو شخص کو پناہ دی تھی، اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو قائم رکھا (التحقیق عن ابن المنذر فی الاقناع)

(۲) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا تھا کہ جو غلام قلعہ سے نکل کر ہم مسلمانوں کے پاس آئے وہ آزاد ہوگا، چنانچہ دسیوں غلام قلعہ سے نکلکر آپکے پاس پہنچے جن میں ابوبکرہ، منبعث، ازرق، وردان، یحنس النبال، ابراہیم بن جابر، یسار، نافع، ابوالسائب اور مرزوق تھے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انھیں آزاد کر دیا، اور ہر ایک کو ایک مسلمان کے ذمہ لگایا جو ان کی کفالت کرے اور انہیں قرآن وحدیث کی تعلیم کا حکم دیا (التحقیق)

مطلب یہ ہیکہ اسطرح پناہ دینا اور آزاد کرنا جائز، بلکہ مستحب ہے۔ (مترجم)

۲۵۱ ۔ اجماع ہے کہ (مال غنیمت میں) غلاموں کا حق نہیں، نہ ان دیہاتیوں کا حق ہے جن پر زکاۃ کا مال خرچ کیا جاتا ہے ۔

۲۵۲ ۔ اجماع ہے کہ تیر اندازی کا انعامی مقابلہ جائز ہے ۔

کتابُ القضاءِ

شرعی فیصلے کے اجماعی مسائل

۲۵۳- اجماع ہے کہ حاکم ظاہری اعتبار سے اگر کسی کے حق میں فیصلہ کرے اور وہ شخص اس کی حرمت کو جانتا ہو تو اس کے لئے اس فیصلہ کی تنفیذ حرام ہے۔ مثلاً حاکم کسی کے حق میں مال کا فیصلہ کرے اور اس شخص کو یقین ہے کہ مال دوسرے کا ہے میرا نہیں۔ یا حاکم کسی کے حق میں کسی شخص سے قصاص کا فیصلہ کر دے اور وہ شخص جانتا ہو کہ یہ شخص بری ہے۔

۲۵۴- اجماع ہے کہ قاضی نے صریح دلیلوں سے فیصلہ کے بعد اپنا فیصلہ دوسرے قاضی کو لکھ بھیجا، اور اس مضمون پر دو گواہ متعین کئے لہذا جب وہ خط دوسرے قاضی کو ملے اور دونوں گواہ اس کے مضمون کی گواہی دیں تو اس دوسرے قاضی کو لکھے گئے فیصلہ کا ماننا واجب ہے،

بشرطیکہ شرعی حدود سے متعلق فیصلہ نہ ہو ۔

۲۵۵۔ اجماع ہے کہ کسی نے حدود و قصاص کے علاوہ دیگر عام معاملات میں کوئی صحیح فیصلہ کر دیا تو جائز ہے (قاضی کا فیصلہ ضروری نہیں) ۔

کتاب الدعوی والبینات

دعوی اور دلیلوں کے اجماعی مسائل

۲۵۶- اجماع ہے کہ دلیل مدعی کے ذمہ ہے اور قسم مدعیٰ علیہ پر۔

۲۵۷- اجماع ہے کہ مالیت پر مدعیٰ علیہ سے قسم لی جائیگی جیساکہ ذکر ہوا (۱)۔

۲۵۸- اجماع ہے کہ اگر کسی کے پاس لونڈی ہو اور دوسرا دعوی کرے کہ وہ میری لونڈی ہے، اور دلیل یہ دے کہ اس کے باپ کی لونڈی تھی اور وراثۃً اس کو ملی ہے، کوئی دوسرا وارث بھی نہیں، اور جس کے پاس لونڈی موجود ہے وہ دلیل پیش کرے کہ نقد قیمت سے اس نے اسی شخص مدعی سے خریدا ہے، تو فیصلہ خریدنے والے کے حق میں ہوگا۔

۲۵۹- اجماع ہے کہ اسی طرح اگر صدقہ، ہبہ، عطیہ، اور ہدیہ بشرط مدت زندگی وغیرہ کے بارے میں اختلاف ہوجائے تو فیصلہ اسکے حق میں ہوگا جس نے بعد میں قبضہ کرلیا ہے۔

---

(۱) کتاب الاقناع (ق ۷۵/ب) میں ابن المنذر نے مزید لکھا ہیکہ حاکم کو اختیار نہیں کہ مدعیٰ علیہ سے طلاق، آزادی، حج اور وقف وغیرہ کی قسم لے (التحقیق)

۲٦٠ - اجماع ہے کہ عورت دعوی کرے کہ شوہر نے اسے طلاق دیا تھا، اور عدت پوری ہونے سے پہلے مرگیا، اور میت کے ورثہ دعوی کریں کہ عدت پوری ہونے کے بعد اس کا انتقال ہوا ہے، تو عورت کی بات مانی جائے گی(۱)۔

۲٦۱ - اجماع ہے کہ اگر کسی نے اپنی کوئی لونڈی فروخت کیا، او بیچنے سے پہلے بذریعہ اقرار معلوم ہو کہ وہ اس سے مجامعت کرتا تھا، لہٰذا بیچنے کے بعد اگر حمل ظاہر ہوا اور چھ ماہ سے پہلے ولادت ہوئی اور فروخت کرنے والے نے بچہ کا دعوی کیا تو بچہ اسی کا ہوگا (۲)۔

---

(۱) بشرطیکہ کوئی دلیل یا قرینہ موجود نہ ہو جو تاریخ طلاق و وفات کو متعین کرے (مترجم)

(۲) اور فروخت باطل ہوگی (التحقیق نقلا از کتاب الأوسط مولفہ امام ابن المنذر)

کتاب الشہادات وأحکامہا
گواہی اور اس کے اجماعی مسائل

۲۶۲۔ اجماع ہے کہ ایسے دو مرد، یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی جائز ہے، اور حاکم پر اس گواہی کا قبول کرنا واجب ہے جو درج ذیل صفات سے متصف ہیں۔

مسلمان، بالغ، صاحب عقل و بصیرت، آزاد اور بولنے والے ہوں (گونگے نہ ہوں)؛ نسب نامہ بھی معروف ہو؛ جس کے حق میں گواہی دیں اس کے باپ، بیٹے بھائی، مزدور، شوہر، دشمن، برسرپیکار، شریک، وکیل نہ ہوں، گواہی سے ان کا ذاتی کوئی فائدہ مقصود نہ ہو؛ بدعتی نہ ہوں، نہ ایسے شاعر ہوں جن سے لوگوں کو تکلیف پہونچتی ہو؛ نہ شطرنج کھیلنے والے ہوں کہ اسی میں مشغول رہیں (اور نماز کا وقت نکل جائے) (۱)

---

(۱) بین القوسین بحوالہ الاوسط مؤلفہ امام ابن المنذر (التحقیق)

نہ شرابی ہوں، نہ مسلمانوں کو تہمت لگانے والے ہوں،
نہ ان سے ایسا گناہ صغیرہ یا کبیرہ ظاہر ہو جسے وہ فی الحال
کر رہے ہوں، بلکہ وہ فرائض کے پابند، اور محرمات
سے دور رہنے والے ہوں، (اگر ایسے گواہ کسی معروف
مال کے بارے میں گواہی دیں جن کی ادائے گی واجب
ہے اور مدعی اس کا دعوی بھی کر چکا ہے تو ان کی
گواہی مقبول ہوگی)۔

۲۶۳۔ اجماع ہے کہ انصاف پسند بھائی کی گواہی بھائی کے حق میں جائز ہے۔

۲۶۴۔ اجماع ہے کہ گواہ اور مقابل کے درمیان نزاع ہو تو گواہی مقبول
نہیں۔

۲۶۵۔ اجماع ہے کہ اگر کوئی شراب پی کر نشہ میں آجاتا تھا لیکن اس
نے توبہ کر لی اور کوئی گواہی دی، تو اس کی گواہی قبول
کرنا واجب ہے، بشرطیکہ انصاف پسند شخص ہو۔

۲۶۶۔ اجماع ہے کہ نشہ حرام ہے۔

۲۶۷۔ اجماع ہے کہ کسی نے حدود شرعیہ کا ارتکاب کیا اور اس پر حد لگائی
گئی، پھر وہ توبہ کر کے نیک انسان بن گیا تو اس کی
شہادت مقبول ہوگی بشرطیکہ اس پر بہتان تراشی کی

حد نہ لگائی گئی ہو (١)۔

٢٦٨۔ اجماع ہے کہ دیوانہ کی گواہی حالت دیوانگی میں مقبول نہیں۔

٢٦٩۔ اجماع ہے کہ دیوانہ جو دیوانگی اور افاقہ کا شکار ہے، اگر حالت افاقہ میں گواہی دے تو مقبول ہے بشرطیکہ عادل شخص ہو۔

٢٧٠۔ اجماع ہے کہ اگر کوئی دو گواہوں سے کہے: تم دونوں گواہی دینا کہ فلاں شخص کا میرے ذمہ (یعنی اس پہلے شخص پر) سو دینار مثقال (مثلاً) ہے، لہذا یہ آدمی اگر ان دونوں کو گواہی کے لئے بلائے تو گواہی دینا واجب ہے۔

٢٧١۔ اجماع ہے کہ عورتوں کی گواہی مردوں کے ساتھ قرض اور مال میں جائز ہے۔

٢٧٢۔ اجماع ہے کہ حدود شرعیہ میں عورتوں کی گواہی مقبول نہیں۔

٢٧٣۔ اجماع ہے کہ بچہ، غلام، اور کافر کسی گواہی پر حاضر ہوئے لیکن ان سے گواہی طلب نہ کی گئی، اور نہ خود انھوں نے گواہی دی یہاں تک کہ غلام آزاد ہو گیا، بچہ بالغ ہو گیا، اور کافر مسلمان ہو گیا، اب اگر یہ تینوں

---

(١) لیکن علماء کا اتفاق ہے بہتان تراش کی گواہی بھی توبہ کے بعد مقبول ہو گی (التحقیق)

افراد ہی گواہی دیں تو قبول کرنا واجب ہوگا۔

۲۷۴۔ اجماع ہے کہ مال و ملکیت میں دو شخص کی گواہی کے خلاف چار عادل افراد کی گواہی (موجود ہو تو انہیں کی گواہی) نافذ ہوگی۔

۲۷۵۔ اجماع ہے کہ گواہ اپنی تحریر پر اعتماد کرتے ہوئے گواہی نہیں دیگا(۱)۔

۲۷۶۔ اجماع ہے کہ دو عادل گواہوں کی قتل کی گواہی مقبول ہوگی اور انھیں دونوں کی شہادت سے فیصلہ ہوگا(۲)۔

---

(۱) اگر گواہی یاد نہ ہو (التحقیق عن ابن المنذر فی الاوسط)
لیکن مسئلہ مذکورہ میں امام احمدؒ کے مختلف اقوال ہیں (التحقیق)
اور یہ اکثر اہل علم کا اجماع ہے (ابن المنذر)

(۲) حسن بصری کہتے ہیں کہ قتل کی شہادت پر قیاس جائز نہیں (ابن المنذر)
اور ابن قدامہ نے حسن بصری کے اس قول کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ قتل کی گواہی زنا کی گواہی کی طرح ہے۔ کیونکہ قتل سے فرد کو تلف کرنا ہوتا ہے، لہٰذا زنا سے مشابہت ہے (التحقیق)

کتابُ الفرائِضْ
وراثتُ کے اجماعیُ مسائِلْ

۲۷۷۔ اجماع ہے کہ میت کا متروکہ مال اس کی جملہ اولاد میں تقسیم ہوگا، نرینہ اولاد کا حصہ، بیٹیوں کے مقابلہ میں دوگنا ہوگا بشرطیکہ ذوی الفروض (حقیقی حصہ دار جن کا حصہ شرعاً متعین ہے) میں سے کوئی موجود نہ ہو۔

اگر ذوی الفروض میں سے کوئی موجود ہے تو پہلے اس کا حصہ دیا جائے گا، پھر بقیہ مال اولاد میں مذکورہ قاعدہ کے مطابق تقسیم ہوگا۔

ارشاد الٰہی ہے کہ:

" اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں وصیت کرتا ہے کہ مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ ملے گا۔ لیکن اگر عورتیں دو سے زیادہ ہوں تو انہیں متروکہ مال کا دو تہائی حصہ، اور ایک ہو تو اسے آدھا،، (۱)۔

(۱) سورہ نساء آیت نمبر ۱۱

۲۷۸ - اجماع ہے کہ دو لڑکیوں کا حصہ دو تہائی ہے (اگر کوئی دوسرا وارث نہیں)

۲۷۹ - اجماع ہے کہ اگر میت کی کوئی اولاد زندہ نہ ہو تو پوتے، پوتیاں؛ بیٹے اور بیٹیوں کے قائم مقام ہوں گی؛ مرد مردوں کے قائم مقام، عورتیں عورتوں کے قائم مقام -

۲۸۰ - اجماع ہے کہ بیٹیوں کے بچے (نواسے، نواسیاں) نہ وارث ہوں گے، نہ محجوب ہوں گے (۱)-

۲۸۱ - اجماع ہے کہ اگر دو لڑکیاں موجود ہیں جو دو تہائی مال کی حق دار ہیں، تو پوتیوں کا (دادا کی میراث میں) کوئی حصہ نہیں، لیکن یہ اس صورت میں کہ پوتیوں کے ساتھ کوئی پوتا موجود نہیں -

۲۸۲ - اجماع ہے کہ اگر میت کی بیٹیاں، اور پوتی یا پوتیاں موجود ہوں تو بیٹی کو آدھا اور پوتی یا پوتیوں کو چھٹا حصہ دیا جائیگا تاکہ دو تہائی حصہ مکمل ہو جائے -

---

(۱) اختلاف ہے کہ حضرات مذکورین ذوی الارحام میں شامل ہیں یا نہیں (ابن المنذر)
ذوی الارحام ان رشتہ داروں کو کہتے ہیں جن کا کوئی حصہ متعین نہیں، نہ بطور عصبہ ان کو کچھ ملتا ہے، امام احمد کے نزدیک اگر کوئی حقیقی حصہ دار یا عصبہ نہ ہو، اور وارثین میں صرف میاں بیوی ہوں تو ذوی الارحام وارث ہوتے ہیں (التحقیق)

۲۸۳- اجماع ہے کہ اگر میت کی وفات کے بعد ایک بیٹی اور ایک پوتا موجود ہوں، تو بیٹی کو مال کا آدھا حصہ، اور پوتے کو بقیہ مال (دوسرا آدھا) ملے گا ؛

۲۸۴- اجماع ہے کہ اگر میت کی تین پوتیاں بہ تنازل[1] موجود ہوں، تو پہلی کو مال کا آدھا، دوسری کو چھٹا حصہ ملے گا اور بقیہ مال عصبہ پر تقسیم ہو جائے گا۔

۲۸۵- اجماع ہے کہ اگر میت کی دو بیٹیاں اور ایک پوتی یا چند پوتیاں موجود ہوں، اور اس پوتے اور پوتیوں کے ساتھ پوتا یا پڑپوتے بہ تنازل موجود ہوں تو انھیں دو تہائی حصہ ملے گا۔

۲۸۶- اجماع ہے کہ میت کے وارث اگر والدین ہوں تو باپ دو تہائی اور ماں ایک تہائی حصہ مال کی وارث ہوگی۔

۲۸۷- اجماع ہے کہ باپ کی موجودگی میں بھائی وارث نہیں ہوں گے (۲)۔

---

(۱) بہ تنازل یعنی اولاد در اولاد (مترجم)

(۲) صرف ابن عباس کے قول کے مطابق چھٹا حصہ جسے بھائیوں نے روک رکھا ہے ماں کو ملے گا (ابن المنذر) شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے نزدیک ابن عباس کی رائے پسندیدہ ہے، کیونکہ برادران جو باپ کے سبب وراثت سے محروم ہیں، ماں کو اسکے حق وراثت $\frac{1}{3}$ سے $\frac{1}{6}$ کیطرف نہیں پھیر سکتے، بلکہ ماں کو اس کا حقیقی حصہ $\frac{1}{3}$، اور باپ کو $\frac{2}{3}$ ملے گا (التحقیق بحوالہ الاختیارات الفقہیہ ص ۱۹۰)
اور یہی مسئلہ آج کل بھی درست مانا گیا ہے (التحقیق)

۲۸۸ - اجماع ہے کہ میت کے پس ماندگان بھائی اور بہن ہوں تو جملہ مال انھیں بھائی بہن میں تقسیم ہوگا اور مرد کو عورت کا دوگنا حصہ ملے گا۔

۲۸۹ - اجماع ہے کہ شوہر کو بیوی کے مال کا آدھا حصہ ملے گا، اگر اس عورت کی کوئی اولاد یا پوتے پوتیاں نہ ہوں۔

۲۹۰ - اجماع ہے کہ مذکورہ عورت کی اولاد یا پوتے پوتیاں موجود ہوں تو شوہر کو چوتھائی حصہ ملے گا۔

۲۹۱ - اجماع ہے کہ بیوی شوہر کے چوتھائی مال کی وارث ہوگی، اگر مرد کی اولاد یا پوتے پوتیاں موجود نہ ہوں۔

۲۹۲ - اجماع ہے کہ اگر مرد مذکور کے اولاد، یا پوتے ہوں تو بیوی آٹھویں حصہ کی وارث ہوگی۔

۲۹۳ - اجماع ہے کہ مذکورہ مسائل میں چار بیویوں کا حکم وہی ہے جو ایک بیوی کا ہے۔

۲۹۴ - اجماع ہے کہ لفظ "کلالۃ" کا اطلاق بھائیوں پر ہوتا ہے (۱)۔

۲۹۵ - اجماع ہے کہ سورہ نساء کی آیت نمبر ۱۲ میں (لفظ "کلالۃ" سے)

---

(۱) کلالۃ: اس شخص کو کہتے ہیں جس کے نہ والد ہوں نہ اولاد (التحقیق)

اللہ تعالیٰ کی مراد وہ برادران ہیں جو ماں کی طرف سے
بھائی ہیں، اور اسی سورہ کی آخری آیت نمبر ۱۷۶ میں
اس لفظ سے مراد وہ برادران ہیں جو والدین کی طرف
سے بھائی ہیں (۱)۔

۲۹۶ - اجماع ہے کہ اخیافی بھائی حقیقی اولاد کی موجودگی میں وارث نہیں ہوں گے۔

۲۹۷ - اجماع ہے کہ اخیافی بھائی باپ یا دادا یا پردادا کی موجودگی میں وارث نہیں ہوں گے۔

اگر میت کے مذکورہ وارثین ۔ جو اخیافی بھائیوں کو
محجوب کر دیتے ہیں ۔ نہ ہوں تو اخیافی بھائی یا بہن میں سے
جو بھی موجود ہو بطور حق وراثت ۱/۶ حاصل کرے گا۔
اگر اخیافی بھائی اور بہن دونوں موجود ہوں تو ۱/۳
میں دونوں بلاتفاوت برابر کے شریک ہوں گے نر و مادہ
کی کوئی تمیز نہیں ہوگی۔

---

(۱) پہلی صورت کے برادران کو "اخیافی" بھائی، دوسری صورت کے برادران کو "نسبی" یا "حقیقی" کہتے ہیں ۔لیکن اگر مائیں متعدد ہوں اور باپ ایک ہو تو ان کو "علاتی" بھائی کہتے ہیں (مترجم)

۲۹۸ - اجماع ہے کہ حقیقی برادران ، یا علاتی بھائی دبہن ، باپ بیٹا ، اور
پردادا بہ تنازل پوتے کی موجودگی میں وارث نہیں ہوں گے ۔

۲۹۹ - اجماع ہے کہ دو سے زائد بیٹیاں ، دو بیٹیوں کے قائم مقام ہوں گی ۔

۳۰۰ - اجماع ہے کہ کسی متعین حصہ دار کی عدم موجودگی میں سارا مال
حقیقی بھائی کو ملے گا ۔

۳۰۱ - اجماع ہے کہ اگر میت کے حقیقی بھائی دبہن نہ ہوں تو علاتی بھائی
دبہن ان کے قائم مقام ہوں گے ، بھائی بھائی کے
قائم مقام اور بہن بہن کے ۔

۳۰۲ - اجماع ہے کہ حقیقی بہنیں $\frac{2}{3}$ حصہ مال اگر پالیتی ہیں تو علاتی بہنیں
وراثت میں شریک نہیں ہوں گی ، مگر اس صورت میں کہ
ان کا کوئی بھائی مرد موجود ہو ۔

۳۰۳ - اجماع ہے کہ علاتی بہنیں ، دو یا زیادہ حقیقی بہنوں کے متعین حصہ
$\frac{2}{3}$ کے بعد باقی $\frac{1}{3}$ کی وارث نہیں ہوں گی ، بلکہ
اس کے حقدار علاتی بھائی ہوں گے ۔

۳۰۴ - اجماع ہے کہ میت کی ماں اگر زندہ نہ ہو تو نانی $\frac{1}{6}$ کی وارث
ہوگی ۔

۳۰۵ - اجماع ہے کہ ماں کی موجودگی میں دادی اور نانی محجوب ہونگی ۔

۳۰۶۔ اجماع ہے کہ باپ کی موجودگی میں نانی محجوب نہیں ہوگی۔
۳۰۷۔ اجماع ہے کہ دادی اور نانی اگر وراثت میں شریک ہیں، اور دونوں کا رشتہ برابر ہے تو ۱/۶ میں دونوں برابر کی شریک ہوں گی۔
۳۰۸۔ اجماع ہے کہ دادی اور نانی اگر وراثت میں شریک ہوں، اور وجہِ اشتراک ایک ہو لیکن دونوں میں سے کوئی رشتہ میں قریب ہو تو قریبی رشتہ والی ۱/۶ کی وارث ہوگی۔
۳۰۹۔ اجماع ہے کہ ماں کی موجودگی میں جملہ دادیاں و نانیاں محجوب ہو جائینگی۔
۳۱۰۔ اجماع ہے کہ دادی یا نانی ۱/۶ سے زیادہ کی حق دار نہیں۔
۳۱۱۔ اجماع ہے کہ دادا صرف باپ کی موجودگی میں محجوب ہوگا۔
۳۱۲۔ اجماع ہے کہ دادا وراثت میں صرف باپ کے قائم مقام ہے۔
۳۱۳۔ اجماع ہے کہ اخیافی بھائی، والد اور اولاد کی موجودگی میں وارث نہیں ہوں گے۔
۳۱۴ اجماع ہے کہ دادا بھی ان بھائیوں کو باپ ہی کی طرح میراث سے محجوب کر دے گا۔
۳۱۵۔ اجماع ہے کہ (اگر میت کے) باپ اور بیٹا ہی موجود ہوں تو باپ کو چھٹا حصہ دینے کے بعد بقیہ مال بیٹے کا ہوگا۔
اور اسی طرح دادا اور پوتا (میت کا بیٹا) ہوتے وقت

دادا باپ کے قائم مقام ہوگا۔

۲۱۶ - اجماع ہے کہ دادا بھی باپ کی طرح ذوی الفروض کے ساتھ چھٹے کا حصہ دار ہوگا اگرچہ فریضہ میں عول کا مسئلہ آجائے[1]۔

۲۱۷ - اجماع ہے کہ بیٹا کی موجودگی میں باپ کو چھٹا حصہ ملے گا، اور اسی طرح بیٹا کی موجودگی میں دادا کو بھی؛

۲۱۸ - اجماع ہے کہ جس میت کے ذوی الفروض نہ ہوں تو اس کا مالِ وراثت عصبہ کو ملے گا[2]۔

۲۱۹ - اجماع ہے کہ ولد الملاعنہ[3] وفات کے بعد ماں، بیوی اور اولاد (ذکور و اناث) چھوڑ جائے، تو اس کا مال انہیں موجودین کے درمیان حسب میراث تقسیم ہوگا[4]۔

۲۲۰ - اجماع ہے کہ قتل عمد کا مجرم مقتول کے مال و دیت کا وارث نہیں ہوگا۔

---

(۱) مسئلہ میں عول آجائے یعنی حصے بڑھ جائیں تو ایسی صورت میں بھی چھٹا حصہ دیا جائے گا اگرچہ کل مال کے اعتبار سے مذکورہ حصہ اصل چھٹویں سے کم ہے (التحقیق)

(۲) عصبہ یعنی میت کے اقربا، باپ کے اعتبار سے، یا میت کے بیٹے وغیرہ (التحقیق)

(۳) یعنی اس بیوی کا بیٹا جس سے شوہر نے لعان کیا ہو اور بیٹا اپنے معروف باپ کی طرف منسوب نہ ہو (مترجم)

(۴) یعنی جب اس بیٹے سے باپ کو انکار ہے تو باپ اس کا کیونکر وارث ہوگا۔ اسی طرح باپ کے اعتبار سے دیگر افراد بھی (مترجم)

۳۲۱ - اجماع ہے کہ قتل خطا کا مرتکب مقتول کی دیت کا وارث نہیں ہوگا۔

۳۲۲ - اجماع ہے کہ بچہ پر اس کے والدین جیسا حکم نافذ ہوگا، اگر والدین مسلمان تھے تو بچہ پر بھی مسلمان کا حکم، اور اگر والدین مشرک تھے تو بچہ پر مشرکین کا حکم، ایک دوسرے کے وارث اسی حکم کے اعتبار سے ہوں گے، بالفرض اگر بچہ قتل کر دیا گیا تو اس کی دیت والدین کے اعتبار سے ہوگی۔

۳۲۳ - اجماع ہے کہ میت کی بیوی حاملہ ہو اور بچہ زندہ پیدا ہوا اور چیخ ماری تو وارث ہوگا، اور اس کی میراث بھی تقسیم ہوگی۔

۳۲۴ - اجماع ہے کہ اگر کسی بچہ کا نسب معروف نہ ہو اور کوئی کہے کہ یہ بچہ میرا بیٹا ہے تو اس بچہ کا نسب اس شخص کے اقرار سے ثابت ہو جائے گا۔

۳۲۵ - اجماع ہے کہ اگر کوئی بالغ مجہول النسب کسی شخص کو کہے کہ یہ شخص میرا باپ ہے اور خود بالغ اس کا اقرار بھی کرے تو وہ اسی شخص کا بیٹا سمجھا جائے گا، جب کہ اس جیسے کے لئے ایسا کرنا جائز مانا جائے۔

۳۲۶ - اجماع ہے کہ اگر کوئی عورت (کسی بچہ) کو کہے کہ یہ میرا بیٹا ہے تو بلا دلیل اس کی بات تسلیم نہیں ہوگی، کیوں کہ

عورت مرد جیسی نہیں (۱)۔

۳۲۷ - اجماع ہے کہ مخنث اپنے طریقۂ پیشاب کے اعتبار سے وارث ہوگا۔ اگر مردوں کی طرح ذکر سے پیشاب کرتا ہو تو مردوں کے ساتھ میراث میں شریک ہوگا، اور اگر عورتوں کی طرح فرج سے، تو عورتوں کے ساتھ۔

۳۲۸ - اجماع ہے کہ اگر کوئی آقا اپنے غلام سے (آزادی کے لئے) درست مکاتبت کرلے، تو غلام کی رضا کے بغیر محنت و مشقت لینا اور مزدوری یا کمائی سے حصہ لینا منع ہے۔

۳۲۹ - اجماع ہے کہ (آقا کو) ایسے غلام کا مال لینا منع ہے مگر قرض کی ادائیگی کی میعاد کی شرط پر۔

---

(۱) اسحاق بن راہویہ کے نزدیک عورت کا اقرار بھی جائز ہے (ابن المنذر)

کتابُ الولاء

ولاء کے اجماعی مسائل

۳۳۰ - اجماع ہے کہ اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان غلام کو آزاد کر دے، اور (آزاد کرنے والے کی زندگی ہی میں) آزاد کردہ غلام مرجائے اور اس کا کوئی وارث اور قریبی نہ ہو تو اس کی میراث آزاد کنندہ آقا کو ملے گی۔

۳۳۱ - اجماع ہے کہ آزاد شدہ غلام کا آقا، ولی اولاد نرینہ یا مادہ چھوڑ کر انتقال کر گیا، پھر غلام کے انتقال کے بعد اس کا بھی کوئی قریبی یا وارث نہیں رہا تو آقا کے اولاد نرینہ غلام کے مال کے وارث ہیں، اولاد اناث نہیں، کیونکہ عورتیں بصورت ولایت انھیں کی وارث ہوتی ہیں جنھیں انھوں نے آزاد کیا، یا ان کے آزاد کردہ غلاموں نے آزاد کیا (۱)۔

۳۳۲ - اجماع ہے کہ آزاد کنندہ آقا نے وفات کے بعد باپ اور حقیقی بھائی

---

(۲) طاوس بن کیسان کہتے ہیں کہ عورتیں بھی وارث ہوں گی (ابن المنذر)

یا علاتی بھائی چھوڑے، پھر آزاد کردہ غلام بھی انتقال
کرگیا تو مال آقا کے باپ کو ملے گا، بھائیوں کو نہیں۔

۳۳۳۔ اجماع ہے کہ آزاد کنندہ آقا ئے ولی اپنے آزاد کردہ غلاموں کی
ان جنایات کا بار اٹھائے گا جو عاقلہ کے ذمہ ہیں۔

۳۳۴۔ اجماع ہے کہ لقیط (گراپڑا پایا گیا) شخص آزاد ہے، اسے پانے والا
غلام نہیں بنا سکتا (لہٰذا ولایۃً اس کا وارث بھی نہیں
ہو سکتا)(۱)۔

---

(۱) اسحاق بن راہویہ کے نزدیک لقیط کی ولاء اس شخص کو حاصل ہوگی (ابن المنذر)

کتاب الوصایا

وصیت کے بارے میں اجماعی مسائل

۳۳۵ - اجماع ہے کہ ایسے والدین یا رشتہ داروں کے لئے جو میت کے وارث نہیں ہوتے وصیت جائز ہے (۱) ۔

۳۳۶ - اجماع ہے کہ وارث کے لئے کوئی وصیت نہیں مگر یہ نافذ کردے ۔

۳۳۷ - اجماع ہے کہ وصیتیں آدمی کے تہائی مال تک محصور ہیں (۲) ۔

۳۳۸ - اجماع ہے کہ میت کے عصبات کا ثبوت باپ کی جانب سے ہوتا ہے نہ کہ ماں کی جانب سے ۔

۳۳۹ - اجماع ہے کہ میت نے اگر کسی شخص کو اپنے تہائی مال کی وصیت کی، اور (مجموعہ میں سے) کچھ مال برباد ہوگیا تو برباد شدہ مال ورثاء اور صاحب وصیت دونوں کے حقوق میں سے شمار کیا جائے گا ۔

۳۴۰ - اجماع ہے کہ اگر میت نے کسی کو اپنے مخصوص مال کی وصیت کی، اور وہ مخصوص مال برباد ہوگیا، تو میت کے دیگر مالوں سے

(۱) جو والدین وارث نہیں ہوسکتے ممکن ہے دونوں غلام یا کافر ہوں (التحقیق)

(۲) لیکن بہترین و مستحب وصیت یہ ہے کہ تہائی مال سے کم کی وصیت کی جائے ۔ کیونکہ =

اس شخص کے لئے کوئی عوض یا تاوان نہیں ۔

۲۴۱ - اجماع ہے کہ اگر میت نے کسی کو اپنے کھیت کے غلہ، یا مکان میں رہائش، یا غلام سے خدمت لینے کی وصیت کی، تو یہ وصیت تہائی حصہ پر نافذ ہوگی ۔

۲۴۲ - اجماع ہے کہ اگر وصیت کرنے والے نے وصیت کو تحریر کر دیا اور گواہوں کو پڑھ کر سنا دیا اور اس تحریر کا اقرار بھی کر لیا تو اس سنی ہوئی تحریر کی گواہی جائز ہے ۔

۲۴۳ - اجماع ہے کہ کوئی شخص اپنے ممکنہ وارث کے لئے وصیت کرے اور حالت صحت ہی میں (اپنے ذمہ) اس کے کسی قرض کا اقرار کرے، پھر اس سے رجوع کرے، تو (وصیت سے) اس کا رجوع جائز ہوگا، (قرض کے) اقرار سے نہیں ۔

۲۴۴ - اجماع ہے کہ مریض حالت مرض میں (اپنے ذمہ) کسی غیر وارث کے قرض کا اقرار کرے تو جائز ہے بشرطیکہ حالت صحت میں اس کے ذمہ کوئی قرض نہ ہو ۔

۲۴۵ - اجماع ہے کہ وصیت آزاد، ثقہ، عادل مسلمان کے سپرد کرنی جائز ہے ۔

== رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تہائی مال کی وصیت کو زیادہ بتایا ہے ۔
(التحقیق عن ابن المنذر فی الاجماع)

۳۴۶۔ اجماع ہے کہ اگر کسی نے کسی کے لئے لونڈی کی وصیت کی، پھر خود ہی اس لونڈی کو فروخت کردیا، یا کسی دیگر سامان کی وصیت کی، پھر اسے ضائع کردیا یا ہدیہ وخیرات کردیا تو اس کا یہ کام وصیت سے رجوع شمار ہوگا۔

۳۴۷۔ اجماع ہے کہ غلام کی آزادی کی وصیت کے سوا آدمی اپنی تمام وصیتوں سے رجوع کرسکتا ہے۔

۳۴۸ اجماع ہے کہ اگر باپ ثقہ اور امانت دار ہو تو اپنے نابالغ بچہ کے مال وجائداد کی نگرانی کرسکتا ہے، حاکم کو اس سے روکنے کی اجازت نہیں۔

کتاب النکاح

شادی، بیاہ کے اجماعی مسائل

۳۴۹۔ اجماع ہے کہ ثیبہ لڑکی کی رضامندی کے بغیر باپ کو اس کی شادی کرنا جائز نہیں۔

۳۵۰۔ اجماع ہے کہ باپ کے لئے اپنی چھوٹی باکرہ لڑکی کا نکاح کرنا جائز ہے بشرطیکہ ہمسر سے نکاح ہو۔

۳۵۱۔ اجماع ہے کہ باپ کو اپنے چھوٹے بچے کی شادی کرنا جائز ہے۔

۳۵۲۔ اجماع ہے کہ کافر شخص اپنی مسلمان بچی کا ولی نہیں ہو سکتا۔

۳۵۳۔ اجماع ہے کہ بیوی، شوہر کو مہر ادا کئے بغیر اپنے پاس آنے سے روک سکتی ہے۔

۳۵۴۔ اجماع ہے کہ عورت کسی ہمسر سے نکاح کرنا چاہے اور ولی روک رہا ہو تو حاکم اس عورت کی شادی کرا سکتا ہے۔

۳۵۵۔ اجماع ہے کہ عجمی اور غلام کسی قوم کی لونڈی سے شادی کرلیں اور اس سے بچے پیدا ہوں تو بچے بھی غلام ہوں گے۔

۳۵۶۔ اجماع ہے کہ لونڈی اگر غلام شوہر کے عقد میں رہتے ہوئے آزاد ہو جائے تو اسے اپنے شوہر کے بارے میں اختیار رہے (چاہے اسکے

عقد میں رہے، یا اس سے جدائی اختیار کرلے)۔

۳۵۷۔ اجماع ہے کہ نماز میں ستر پوشی، امامت، حالت احرام کے لباس حق میراث اور حصۂ مال غنیمت (وغیرہ مسائل) میں خصی اور مجبوب (جس کا آلہ تناسل کٹا ہو) افراد کا حکم عام مردوں جیسا ہے۔

۳۵۸۔ اجماع ہے کہ مجبوب کسی عورت سے شادی کرلے، اور عورت کو یہ عیب بعد میں معلوم ہو، تو اسے ایسے شوہر کے بارے میں اختیار ہے۔

۳۵۹۔ اجماع ہے کہ محض عقد نکاح سے کوئی شخص ''محصن'' (پاک دامن) نہیں ہوتا، بلکہ جب بیوی کے پاس جائے اور رہ لے۔

۳۶۰۔ اجماع ہے کہ اگر لوگ دونوں کے میاں بیوی ہونے (یا نکاح ہو جانے) کی گواہی دے دیں اور وہ دونوں وطی (جماع) کا اقرار کرلیں تو ''محصن'' (پاک دامن) ہو گئے۔

۳۶۱۔ اجماع ہے کہ اگرچہ شوہر بیوی کے پاس جا جا کر ایک مدت گذار دے، پھر دونوں میں سے کسی کا انتقال ہو جائے، اور زندہ بچنے والا زنا کرلے، تو محض شادی، مدت اور اتہام زنا کیو ہے) اسے رجم نہیں کیا جائے گا تا آنکہ جماع کا

اقرار نہ کرے۔

۳۶۲۔ اجماع ہے کہ ماں سے نکاح حرام ہے۔

۳۶۳۔ اجماع ہے کہ اگر کوئی کسی عورت سے شادی کرے، پھر ملاپ سے پہلے ہی عورت مرجائے یا شوہر اسے طلاق دے، تو اسی عورت کی لڑکی سے اس شخص کی شادی جائز ہے(۱)۔

۳۶۴۔ اجماع ہے کہ کوئی کسی عورت سے شادی کرے اور ملاپ ہو یا نہ ہو، بہرصورت وہ عورت اس کے باپ، دادا، یا بیٹے بیٹوں، پوتے، پوتیوں، نواسے، نواسیوں کیلئے ابدالآباد کے لیے حرام ہے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے حرمت کی دونوں آیتوں میں دخول (ملاپ) کی شرط نہیں رکھا۔ اس مسئلہ میں رضاعت (دودھیالہ) بھی نسب کے قائم مقام ہے۔

۳۶۵۔ اجماع ہے کہ اگر کوئی لونڈی خرید کر اس سے جماع کرے یا بوسہ دے تو وہ لونڈی اس شخص کے باپ یا بیٹے کے لئے حرام ہے۔

۳۶۶۔ اجماع ہے کہ اگر کوئی نکاح فاسد کے ذریعہ بھی کسی عورت سے وطی

---

(۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس مسئلہ کے مخالف روایت موجود ہے لیکن پایۂ ثبوت کو نہیں پہونچتی (ابن المنذر والتحقیق)

کرے تو وہ عورت اس شخص کے باپ، دادا، اور بیٹے
پوتوں کے لئے حرام ہے۔

۳۶۷۔ اجماع ہے کہ دو بہنوں کا نکاح ایک ہی عقد میں جائز نہیں۔

۳۶۸۔ اجماع ہے کہ دو بہنوں کو (اگر لونڈیاں ہوں تو) خرید نا جائز ہے۔

۳۶۹۔ اجماع ہے کہ دو لونڈی بہنوں کو وطی میں جمع نہیں کیا جائیگا (۱)۔

۳۷۰۔ اجماع ہے کہ پھوپھی یا خالہ کے ساتھ بھتیجی یا بھانجی کی شادی ایک شخص سے نہیں کی جائے گی (یعنی دونوں کو اکٹھا نہیں کیا جائے گا خواہ شادی جس کی بھی پہلے ہو)۔

۳۷۱۔ اجماع ہے کہ اگر کوئی بیوی کو رجعی طلاق دے، تو دوران عدت اس کی بہن سے نکاح نہیں کر سکتا۔ اسی طرح دورانِ عدت چوتھی سے بھی نکاح نہیں کر سکتا (کیونکہ پانچ بیویاں لازم آجائیں گی)۔

۳۷۲۔ اجماع ہے کہ گم شدہ شوہر کی بیوی پر چار سال گذر جانے کے بعد چار مہینہ دس دن عدت کے مصارف بھی شوہر ہی کے مال سے لئے جائیں گے۔

۳۷۳۔ اجماع ہے کہ شوہر کھوئی عورت (مدت و عدت کے بعد) دوسرے مرد

---

(۱) ابن عباس اس مسئلہ میں متردد ہیں (ابن المنذر)

سے نکاح کرے اور بچہ پیدا ہو تو بچہ دوسرے شوہر کا ہوگا(۱)

۳۷۴ - اجماع ہے کہ مسلمان قیدی کی بیوی سے نکاح جائز نہیں، جبتک اس کی وفات کی یقینی خبر نہ آجائے۔

۳۷۵ - اجماع ہے کہ رضاعت سے بھی وہی رشتے حرام ہیں جو نسب سے حرام ہیں۔

۳۷۶ - اجماع ہے کہ غیر شادی شدہ باکرہ عورت کو دودھ آجائے اور کسی بچہ کو پلادے، تو وہ اسکا بن باپ (رضاعی) بچہ ہوگا۔

۳۷۷ - اجماع ہے کہ (برتن وغیرہ میں) دودھ نچوڑ کر پینے، یا کسی چوپائے کا دودھ پینے سے رضاعت نہیں ہوتی۔

۳۷۸ - اجماع ہے کہ پہلے شوہر سے (عورت کے) دودھ کا حکم دوسرے شوہر سے ختم ہوجاتا ہے۔

۳۷۹ - اجماع ہے کہ اگر کوئی ایک ہی عقد میں آزاد اور لونڈی دو عورت سے شادی کرے، تو آزاد عورت کا نکاح باقی رہیگا اور لونڈی کا نکاح باطل ہوجائے گا(۲)۔

---

(۱) صرف ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ بچہ پہلے شوہر کا ہوگا، کیونکہ وہی صاحب فراش تھا (ابن المنذر) لیکن یہ بھی عجیب قیاس ہے (مترجم)

(۲) امام مالک کہتے ہیں کہ اگر آزاد عورت کو یہ بات معلوم تھی تو اسے کوئی اختیار نہیں، ہاں اگر اسے معلوم نہ تھا بلکہ بعد میں پتہ چلا تو اسے اختیار ہوگا (ابن المنذر)

۲۸۰ - اجماع ہے کہ اہل کتاب کی لونڈیوں کی صحیح ملکیت کے بعد ان سے جماع جائز ہے۔[1]

۲۸۱ - اجماع ہے کہ ایک ہی لونڈی دو شخص کے درمیان مشترک ہو اور دونوں اس سے نکاح کرلیں تو ایسا نکاح درست ہوگا۔[2]

۲۸۲ - اجماع ہے کہ غلام دو عورت سے شادی کر سکتا ہے۔

۲۸۳ - اجماع ہے کہ آقا کی اجازت سے غلام کا نکاح جائز ہے۔

۲۸۴ - اجماع ہے کہ آقا کی اجازت کے بغیر غلام کا نکاح جائز نہیں۔

۲۸۵ - اجماع ہے کہ نکاح کی اجازت حاصل کردہ غلام نے آزاد عورت کو فریب دے کر نکاح کرلیا تو اس عورت کو معلومات کے بعد اختیار ہے۔

۲۸۶ - اجماع ہے کہ (آزاد) عورت کا نکاح اپنے غلام سے باطل ہے۔

۲۸۷ - اجماع ہے کہ مسلم اور ذمی بیویوں کے درمیان باری کی تقسیم مساوات پر ہوگی۔

۲۸۸ - اجماع ہے کہ مرد کسی عورت سے شادی کرے اور ملاپ نہ ہو تو اگر عذر عورت کی جانب سے ہو تو شوہر اس کے نفقہ کا ذمہ دار

---

(۱) لیکن حسن بصری کے نزدیک ایسی صورت میں بھی وطی جائز نہیں (ابن المنذر)
(۲) مسئلہ قابل غور ہے (مترجم) [غلط ہے - الاثری]

نہیں، لیکن اگر عذر شوہر کی جانب سے ہو تو شوہر نفقہ کا ذمہ دار ہوگا (۱)۔

۳۸۹۔ اجماع ہے کہ بد اخلاق بیوی کے شوہر سے اس عورت کا حق نان ونفقہ ساقط ہو جاتا ہے (۲)۔

۳۹۰۔ اجماع ہے کہ غلام پر بھی اپنی بیوی کا نفقہ واجب ہے۔

۳۹۱۔ اجماع ہے کہ آدمی پر اپنے چھوٹے بچوں کا نفقہ واجب ہے اگر ان کے پاس مال موجود نہیں۔

۳۹۲۔ اجماع ہے کہ باپ کے انتقال کے بعد اگر بچہ کے پاس مال ہو تو اس کا نفقہ اسی کے مال سے ہوگا (۳)۔

۳۹۳۔ اجماع ہے کہ اگر میاں بیوی کے درمیان جدائی ہو جائے اور ان کے پاس چھوٹا بچہ موجود ہو تو دوسری شادی سے پہلے تک ماں اس بچہ کی زیادہ مستحق ہے۔

۳۹۴۔ اجماع ہے کہ دوسری شادی کے بعد ماں کو (مذکورہ) بچہ کا کوئی حق نہیں۔

---

(۱) حسن بصری کے نزدیک ملاپ سے پہلے شوہر کسی خرچ کا ذمہ دار نہیں (ابن المنذر) عذر کسی کی جانب سے ہو (مترجم)

(۲) حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ کے نزدیک ایسی عورت بھی نفقہ کی مستحق ہے (ابن المنذر)

(۳) حماد بن زید بصری رحمۃ اللہ علیہ بچہ کا نفقہ قرض ہی کی طرح جملہ مال میں قرار دیتے ہیں۔ لیکن ابراہیم نخعی کہتے ہیں کہ اگر میت کا موروثی مال تھوڑا ہو تو بچہ کے اخراجات اسکے اپنے حصہ سے ہونگے، اور اگر مال زیادہ ہو تو جملہ مال سے (ابن المنذر)

کتابُ الطّلاق

طلاق کے اجماعی مسائلُ

۳۹۵۔ اجماع ہے کہ مسنون طریقہ طلاق یہ ہے کہ عدت سے پہلے حالتِ طہر میں طلاق دے۔

۳۹۶۔ اجماع ہے کہ جس نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی جب کہ وہ طلاق دی گئی حیض سے پاک تھی اور اس پاکی کے دنوں میں مجامعت بھی نہیں ہوئی ہے تو اس شخص نے مسنون طلاق دی۔

۳۹۷۔ اجماع ہے کہ ملاپ شدہ (مطلقہ) عورت کی عدت ختم ہونے سے پہلے شوہر کو رجعت کا اختیار ہے، لیکن اگر عدت ختم ہوجائے (اور رجعت نہ کرسکے) تو (دوبارہ شادی کیلئے) عام لوگوں کی طرح پیغام دے سکتا ہے۔

۳۹۸۔ اجماع ہے کہ ملاپ سے پہلے اگر کسی نے بیوی کو ایک طلاق دے دی تو وہ اس سے جدا ہوگئی، اب نئے نکاح کے ذریعہ ہی اس کے عقد میں آسکتی ہے، البتہ اس عورت پر شوہر کے اس طلاق کے سبب عدت نہیں۔

۳۹۹۔ اجماع ہے کہ اگر کسی نے بیوی کو تین سے زائد طلاقیں دیں تو صرف تین ہی حرمت کے لئے کافی ہیں (باقی بے کار)

۴۰۰۔ اجماع ہے کہ عجمی اگر طلاق کے ارادہ سے اپنی ہی زبان میں طلاق دے تو واقع ہو جائے گی۔

۴۰۱۔ اجماع ہے کہ اگر کسی کے پاس چار بیویاں ہوں اور ایک کو طلاق دے، پھر بلا تاخیر پانچویں سے شادی کر لے اور خود طلاق شدہ بیوی (کی عدت ختم ہونے) سے پہلے مر جائے، تو میراث کے آٹھویں کا چوتھائی ان دونوں بیویوں میں سے آخری کو ملے گا۔

۴۰۲۔ اجماع ہے کہ کوئی حالت صحت یا مرض میں ملاپ شدہ بیوی کو رجعی طلاق دے اور انتہائے عدت سے پہلے دونوں میں سے کوئی فوت ہو جائے تو ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔

۴۰۳۔ اجماع ہے کہ بحالت صحت کسی نے اپنی بیوی کو تین طہر میں تین طلاق دی، پھر دونوں میں سے کوئی فوت ہو گیا، تو دونوں میں سے ایک کو فوت شدہ کی میراث نہیں ملے گی۔

۴۰۴۔ اجماع ہے کہ دیوانہ اور عقل زدہ کی طلاق جائز نہیں۔

۴۰۵۔ اجماع ہے کہ نیند اور خواب کا طلاق طلاق نہیں۔

۴۰۶ - اجماع ہے کہ طلاق بالقصد، اور ہنسی مذاق کی صورت کا طلاق حکم میں برابر ہیں۔

۴۰۷ - اجماع ہے کہ اگر کوئی بیوی سے کہے کہ جب تجھے حیض آیا تو طلاق، لہٰذا حیض کا خون آتے ہی اس پر طلاق واقع ہوجائے گی۔

۴۰۸ - اجماع ہے کہ اگر کوئی بیوی سے کہے، اگر تجھے ایک حیض آگیا تو تجھے طلاق، چنانچہ حیض سے پاک ہوتے ہی اسے طلاق ہوجائیگی ایام حیض میں نہیں (کیونکہ شرط مکمل حیض کی ہے)(۱)۔

۴۰۹ - اجماع ہے کہ اگر کوئی تین طلاق کے بعد بیوی کے پاس آپڑے، اور طلاق دیئے جانے کی دلیل بھی موجود ہو، اور شوہر (بیوی کے پاس آپڑنے کے باوجود) انکار کرے، تو زوجین میں جدائی واجب ہوگی، البتہ شوہر پر حد نہیں لگائی جائے گی۔

۴۱۰ - اجماع ہے کہ سفیہ (بیوقوف) کا طلاق نافذ ہوگا(۲)۔

۴۱۱ - اجماع ہے کہ اگر کوئی اپنی بیوی کو تین طلاق دے(۳) تو پھر بغیر دوسرے شوہر کے پہلے شوہر کے لئے وہ عورت حلال نہیں جیساکہ

---

(۱) امام مالک کے نزدیک ایسی بات بولتے وقت ہی شوہر کی قسم ٹوٹ جائے گی (ابن المنذر)

(۲) عطاء بن ابی رباح کے نزدیک ایسے شخص کا نہ نکاح جائز ہوگا نہ طلاق (ابن المنذر)

(۳) [illegible]

حدیث میں وارد ہے (۱)۔

۴۱۲ - اجماع ہے کہ اگر بیوی پہلے شوہر سے کہے کہ میں نے شادی کرلی، اور میرا شوہر میرے پاس آیا اور مجھے مہر بھی دی، تو وہ بیوی اس شوہر کے لئے حلال ہے۔

۴۱۳ - اجماع ہے کہ اگر آزاد شوہر اپنی آزاد بیوی کو تین طلاق دے اور عدت گذر جانے پر وہ عورت دوسرے مرد سے نکاح کرلے، اور ملاپ ہو، پھر وہ دوسرا بھی اس عورت کو الگ کردے، اور عدت گذرجائے، پھر پہلا شوہر نکاح کرلے تو وہ عورت اس پہلے شوہر کے پاس تین طلاق پر عقد جدید میں داخل ہوگی (۲)۔

۴۱۴ - اجماع ہے کہ اگر کوئی بیوی سے کہے کہ: تجھے ایک کم تین طلاق، تو اس پر دو طلاق واقع ہوجائے گی (۳)

۴۱۵ - اجماع ہے کہ اگر کوئی بیوی سے کہے کہ: تجھے تین کم تین طلاق، تو اس پر (۴)

---

(۱) البتہ سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ اگر اس شخص نے درست شادی کی ہے نہ کہ حلالہ کی غرض سے تو کوئی مضایقہ نہیں کہ پہلا شوہر اس سے دوبارہ شادی کرے (ابن المنذر)

(۲) یعنی نئے عقد میں نئی ملکیت طلاق ہوگی، گویا پہلی شادی کالعدم ہوگی (مترجم)

(۳) سورۃ البقرۃ: ۲۲۹، حدیث رکانہ (مسند، فتح) کے مطابق ایک رجعی طلاق ہوگی۔ (الاثری)

تین طلاق واقع ہوگی (۱)۔

۴۱۶ - اجماع ہے کہ اگر کوئی بیوی سے کہے: اگر تو اس گھر میں داخل ہوئی تو تجھے تین طلاق (لیکن اسکے اس مشروط گھر میں داخل ہونے سے پہلے ہی) شوہر نے اسے تین طلاق دے دی پھر عدت کے بعد بیوی نے (دوسرے سے) شادی کرلی (اور اس نے بھی الگ کردیا) پھر قسم کھانے والے پہلے شوہر سے نکاح ہوا اور اس مشروط گھر میں داخل ہوئی تو اس پر طلاق واقع نہیں ہوگی (کیونکہ شرط پہلے عقد میں تھی جو پوری نہ ہوسکی)

۴۱۷ - اجماع ہے کہ اگر کوئی بیوی سے کہے: اگر تم چاہو تو تمھیں طلاق۔ اور بیوی کہے کہ: اگر فلاں چاہے تو میں چاہوں۔ تو ایسی صورت اگرچہ فلاں چاہے شوہر کو طلاق لازم نہیں کیونکہ بیوی نے معاملہ کو لوٹا دیا۔

---

(۱) تین طلاق واقع ہونے کا سبب یہ ہے کہ تین سے تین گھٹانے کا کوئی مفہوم ہی نہیں، استثنا مستثنیٰ منہ سے بعض کو نکالنے کیلئے استعمال ہوتا ہے نہ کہ کل کو (تحقیق مترجم) نیز یہ کہ ایسی طلاق بطور مسخرہ دی جارہی ہے، اور طلاق مسخرہ کے طور پہ ہو یا بالقصد دونوں کا حکم ایک ہے (مترجم) [دیکھیں ص۴۰ ، حاشیہ ۳]

۴۱۸ ۔ اجماع ہے کہ اگر نصرانی (عیسائی) جوڑے میں شوہر بیوی سے پہلے مسلمان ہوجائے تو دونوں اسی (سابقہ) نکاح پر قائم ہوں گے، بیوی سے ملاپ ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔

۴۱۹ ۔ اجماع ہے کہ اگر وثنی (بت پرست) جوڑے میں سے کوئی ایک اسلام قبول کرے اور شوہر کا بیوی سے ملاپ نہیں ہوا ہے تو ان دونوں کے درمیان (ایک کے اسلام قبول کر لینے سے) جدائی واقع ہوجائے گی۔

۴۲۰ ۔ اجماع ہے کہ اگر کوئی کسی عورت اور اس کی لڑکی سے نکاح کرے اور اس عورت سے ملاپ ہوجائے، تو اسے دونوں کو جدا کرنا واجب ہوگا، کسی ایک سے کسی بھی صورت میں نکاح جائز نہیں۔

كتاب الخُلع

خلع کے اجماعی مسائل

۴۲۱ - اجماع ہے کہ شوہر نے بیوی کو جو کچھ دیا ہے (بوقت خلع) اس میں سے کچھ بھی واپس لینا جائز نہیں الا یہ کہ خرابی اور بگاڑ عورت کی جانب سے ہو (۱)۔

۴۲۲ - اجماع ہے کہ سلطان (قاضی) کے بغیر بھی خلع جائز ہے (۲)۔

---

(۱) ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ اگر ظلم اور بگاڑ شوہر کی جانب سے ہو، اور عورت خلع کرلے تو جائز ہے، اور خلع کا حکم نافذ ہوگا، البتہ شوہر گناہ گار ہوگا لیکن اسے عورت کا مال واپس کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا (ابن المنذر)

جمہور سورہ بقرہ کی آیت ۲۲۹ سے دلیل دیتے ہیں (ابن المنذر)

(۲) حسن بصری اور ابن سیرین کے نزدیک صرف سلطان کے پاس ہی خلع کیا جائیگا۔ (ابن المنذر)

کتاب الایلاء

مانع مباشرت قسموں کے اجماعی مسائل

۴۲۳ - اجماع ہے کہ ہر قسم جو جماع سے مانع ہو وہ ایلاء ہے[1]۔

۴۲۴ - اجماع ہے کہ اگر شوہر معذور نہ ہو تو ایلاء سے رجوع کی صورت جماع ہے۔

۴۲۵ - اجماع ہے کہ اگر کوئی کہے کہ: اگر اس نے (میں نے) اپنی بیوی سے جماع کیا تو اس کے (میرے) غلام آزاد ہوں گے۔ لیکن (وطی سے پہلے ہی) اس نے انہیں فروخت کر دیا تو ایلاء ساقط ہو گیا[2]۔

---

(۱) ایلاء کی مدت چار ماہ یا اس سے زیادہ ہے (التحقیق من ابن المنذر فی الاقناع) سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۲۶ میں چار ماہ کے انتظار کا ذکر ہے (مترجم)

(۲) یعنی جماع سے باز رہنے کی اسکی قسم اسلئے ٹوٹ گئی کہ اسکے پاس غلام موجود نہیں رہے لیکن اگر وہ وطی سے پہلے نئے غلام خرید لے اور انہیں فروخت کرنے سے پہلے وطی کرلے تو وہ آزاد ہو جائیں گے عصر حاضر میں اگرچہ غلام نہیں رہے لیکن اگر کوئی اپنی کسی ملکیت کے ہبہ، عطیہ اور صدقہ وغیرہ کا مشروط ایلاء کرے تو اسی حکم پر قیاس کیا جائے گا (مترجم)

كتاب الظهار

ظہار یعنی محرماتِ ابدیہ سے تشبیہ کے اجماعی مسائل

۴۲۶ - اجماع ہے کہ صریح ظہار یہ ہے کہ شوہر بیوی سے کہے کہ تو میرے لئے میری ماں کی پشت کی طرح ہے۔

۴۲۷ - اجماع ہے کہ غلام کا ظہار بھی آزاد شخص کے ظہار جیسا ہے۔

۴۲۸ - اجماع ہے کہ کفارۂ ظہار میں جس نے مومنہ لونڈی آزاد کیا، تو اس کا کفارہ کامل ہے۔

۴۲۹ - اجماع ہے کہ کفارۂ ظہار میں ام ولد لونڈی کی آزادی ناکافی ہے[1]۔

۴۳۰ - اجماع ہے کہ غلاموں میں پائے جانے والے عیوب (کفارۂ ظہار میں آزادی کے وقت) بعض تو مسموح ہیں اور بعض غیر مسموح۔

۴۳۱ - اجماع ہے کہ (کفارۂ ظہار میں آزاد کیا جانیوالا غلام) اگر نابینا، مجبور، پنگل، ہاتھ پاؤں کٹا، یا مفلوج ہو تو جائز نہیں۔

---

(۱) کیونکہ ام ولد کی آزادی کا سبب کفارۂ ظہار تو ہے نہیں، نیز آقا کی ملکیت بھی اس میں کامل نہیں اور اسی وجہ سے تو اسے فروخت بھی نہیں کرسکتا (التحقیق)

۴۳۲۔ اجماع ہے کہ لنگڑا اور اینچا (غلام کفارۂ ظہار میں) جائز ہے[1]۔

۴۳۳۔ اجماع ہے کہ جس نے (کفارۂ ظہار میں) دو ماہ کے مسلسل روزوں میں سے کچھ روزے رکھ لئے، اور بلا عذر انقطاع ہوگیا تو از سرِ نو روزہ رکھے گا۔

۴۳۴۔ اجماع ہے کہ فرض روزہ رکھنے والی عورت کو تکمیل سے پہلے حیض آجائے، تو پاکی کے بعد حیض کے دنوں کے روزوں کی قضا کرے گی۔

۴۳۵۔ اجماع ہے کہ مسلسل دو ماہ کا روزہ انتیس دن ہو یا انسٹھ جائز ہے۔

۴۳۶۔ اجماع ہے کہ اگر کسی نے کفارۂ ظہار میں ایک ماہ کا روزہ رکھا، پھر بالقصد دن دھاڑے جماع کر بیٹھا، تو وہ از سرِ نو روزہ رکھے گا۔

---

(۱) لیکن امام مالک کہتے ہیں کہ اگر زیادہ لنگڑا ہو تو جائز نہیں (ابن المنذر)

کتاب اللّعان

میاں بیوی کے درمیان لعنت کے اجماعی مسائل

۴۳۷- اجماع ہے کہ شوہر اگر بیوی سے ملاپ سے پہلے ہی بہتان (زنا کا) لگائے تو اس سے لعان کرے گا(۱)۔

۴۳۸- اجماع ہے کہ اگر کوئی شخص کسی عورت کو بہتان دینے کے بعد اس سے شادی کرے تو اس شخص کو (بہتان) کی حد لگائی جائیگی لعان نہیں ہوگا۔

۴۳۹- اجماع ہے کہ شوہر اگر اپنی بیوی کو کہے کہ: میں تجھے باکرہ نہیں لوں گا، تو اس پر (بہتان کی) حد نہیں لگائی جائے گی(۲)۔

۴۴۰- اجماع ہے کہ بچہ اگر اپنی بیوی کو بہتان دے تو اسے نہ (کوڑا) مارا جائے گا، اور نہ لعان ہوگا(۳)۔

---

(۱) بخاری، مسلم وغیرہ کی صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچہ صاحب فراش کا ہوگا، اور زانی کو پتھر ملیں گے (ابن المنذر والتحقیق)

(۲) سعید ابن المسیب کے نزدیک اس شخص کو بہتان کے کوڑے لگیں گے (ابن المنذر)

(۳) اس لئے کہ بچہ بلوغت کے بعد مکلف ہوتا ہے (مترجم)

کتاب العدة

عدت کے اجماعی مسائل

۴۴۱ - اجماع ہے کہ آزاد مسلمان بیوی کی عدت جو اپنے شوہر کی وفات کے بعد بحالت حمل نہ ہو چار مہینے دس دن ہیں۔ خواہ رخصتی شدہ ہو یا غیر، چھوٹی نابالغہ ہو یا بڑی۔

۴۴۲ - اجماع ہے کہ شوہر کی قابل رجعت مطلقہ بیوی، رہائش اور اخراجات کی مستحق ہے۔

۴۴۳ - اجماع ہے کہ تین طلاق شدہ، یا طلاق شدہ قابل رجعت حاملہ بیوی کا نفقہ (دوران عدت) شوہر پر ہے[1]۔

۴۴۴ - اجماع ہے کہ عقد نکاح کے روز سے چھ ماہ سے کم مدت میں اگر بیوی کو پیدائش ہو جائے تو بچہ اس شوہر کی طرف منسوب نہیں کیا جائے گا۔ اور اگر چھ ماہ کی مدت پوری ہونے پر پیدائش ہو تو بچہ اس شوہر کا ہوگا[2]۔

---

(۱) اس مسئلہ کی دلیل سورۃ طلاق کی دسویں آیت ہے (ابن المنذر)

(۲) بشرطیکہ شوہر علی الاقل خفیہ ملاقات کا اقرار کرے یا لوگ گواہی دیں (مترجم)

۴۴۵۔ اجماع ہے کہ ہر قسم کی طلاق شدہ حاملہ عورت کی عدت وضع حمل (پیدائش) ہے، خواہ مطلقہ قابل رجعت ہو یا غیر، آزاد ہو یا لونڈی، آقا کی موت کے بعد آزادی سے مشروط ہو یا لکھت شرط پر۔

۴۴۶۔ اجماع ہے کہ شوہر مری (حاملہ) عورت کی عدت حمل ساقط ہونے (بچہ گر جانے) سے ختم ہو جاتی ہے۔

۴۴۷۔ اجماع ہے کہ عورت کو اگر شوہر کی جانب سے طلاق، یا شوہر کی وفات کی خبر نہ ہو تو بھی وضع حمل کے بعد اس کی عدت گذر جاتی ہے۔

۴۴۸۔ اجماع ہے کہ طلاق شدہ کم سن یا بالغہ بیوی کو جسے ابھی حیض نہیں آیا عدت کے تین ماہ پورے ہونے سے ایک آدھ روز پہلے بھی حیض آجائے، تو وہ از سر نو حیض کے اعتبار سے عدت گذارے گی۔

۴۴۹۔ اجماع ہے کہ بحالتِ نفاس طلاق شدہ، نفاس کے بعد عدت نہیں گذارے گی بلکہ حیض کے ذریعہ عدت شروع کرے گی۔

۴۵۰۔ اجماع ہے کہ بیوی کو قابل رجعت طلاق دینے والا شوہر انتہاءِ عدت سے پہلے فوت ہو جائے تو بیوی وفات کی عدت گذارے گی

اور شوہر کی وارث ہوگی۔

۴۵۱۔ اجماع ہے کہ تین طلاق شدہ بیوی (دوران عدت بھی) اگر فوت ہوجائے تو شوہر اس کا وارث نہیں ہوگا، کیونکہ وہ بیوی نہیں رہی۔

۴۵۲۔ اجماع ہے کہ مسلمان کے عقد میں رہنے والی ذمی عورت کی عدت آزاد مسلمان (عورت) کی عدت کے برابر ہے۔

۴۵۳۔ اجماع ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی ام ولد لونڈی کی شادی کسی شخص سے کر دے، اور آقا کے انتقال کے وقت وہ اپنے شوہر کے پاس ہی ہو تو اس پر نہ عدت ہے نہ استبراء (یعنی حیض کے ذریعہ صفائی رحم)۔

۴۵۴۔ اجماع ہے کہ طلاق شدہ حائضہ لونڈی کی عدت دو حیض ہے[1]۔

۴۵۵۔ اجماع ہے کہ حاملہ لونڈی کی عدت (آزاد حاملہ عورت ہی کی طرح) وضع حمل ہے۔

۴۵۶۔ اجماع ہے کہ غیر حائضہ شوہر مری (متوفی عنہا زوجہا) لونڈی کی عدت دو ماہ پانچ راتیں ہیں[2]۔

---

(۱) صرف ابن سیرین کا قول ہے کہ اس کی بھی عدت آزاد عورت جیسی ہے (ابن المنذر)

(۲) لیکن ابن سیرین کے نزدیک چار مہینہ دس دن (ابن المنذر)

کتاب الاحداد

سوگ منانے کے اجماعی مسائل

۴۵۷۔ اجماع ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس ثابت شدہ حدیث پر کہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کیلئے جائز نہیں کہ کسی مردہ کا تین دن سے زیادہ سوگ منائے، مگر صرف شوہر پر چار مہینہ دس دن (۱)۔

۴۵۸۔ اجماع ہے کہ سوگوار عورت (معصفر) گیروا رنگ کا لباس نہیں پہنے گی (۲)۔

۴۵۹۔ اجماع ہے کہ سوگوار عورت ریشمی لباس نہیں پہنے گی (۳)۔

۴۶۰۔ اجماع ہے کہ حالت سوگ میں خوشبو اور زیب و زینت نہیں کرے گی (۴)۔

۴۶۱۔ اجماع ہے کہ مطلقہ رجعیہ کے لئے جائز ہے کہ زینت کرے اور شوہر کو رغبت دینے کے سامان کرے (۵)۔

---

(۱) حسن بصری کے نزدیک سوگ کا کوئی ذکر ہی نہیں (ابن المنذر)
لیکن حدیث رسول ہر قیاس سے بالاتر ہے (التحقیق عن ابن المنذر فی الاشراف)

(۲) حسن بصری کے نزدیک سوگ ہی نہیں تو معصفر لباس کی بھی پابندی نہیں (ابن المنذر۔ مترجم)
البتہ امام مالکؒ، امام شافعی اور عروہ بن زبیر نے سیاہ لباس پہننے کی اجازت دی ہے (ابن المنذر)

(۳) امام عطاء چاندی کا زیور مکروہ نہیں سمجھتے تھے بشرطیکہ شوہر کی وفات کے وقت پہنے رہی ہو (ابن المنذر)

(۴) حسن بصری کے نزدیک اسکی بھی پابندی نہیں کیونکہ ان کے نزدیک سوگ ہی نہیں (ابن المنذر)

(۵) لیکن امام شافعی کے نزدیک بہتر یہ ہے کہ زینت تو کرے۔ البتہ خوشبو نہ استعمال کرے (ابن المنذر)

کتاب المتعہ

متعہ کے اجماعی مسائل

اس باب میں کوئی اجماع ثابت ہی نہیں۔

كتابُ الرّجعة

رجعت کے اجماعی مسائل

۴۶۲ - اجماع ہے کہ آزاد مرد نے، اگر اپنی ملاپ شدہ آزاد بیوی کو ایک یا دو طلاق دیا تو عدت گذرنے سے پہلے وہ اسے لوٹانے (رجعت کرنے) کا زیادہ مستحق ہے۔

۴۶۳ - اجماع ہے کہ رجعت گواہی کے ذریعہ ہوگی۔

۴۶۴ - اجماع ہے کہ عدت کے دوران رجعت کا حق مرد کو ہے۔ اگرچہ بیوی کو ناپسند ہو۔

۴۶۵ - اجماع ہے کہ رجعت میں مہر اور عوض (بدلہ تاوان وغیرہ) نہیں۔

۴۶۶ - اجماع ہے کہ طلاق دینے والا شوہر ختم عدت کے بعد اگر بیوی سے کہے کہ میں نے تم سے رجعت کر لی تھی، اور بیوی اس بات کا انکار کرے، تو قسم کے ساتھ عورت ہی کی بات مانی جائیگی اور شوہر کو (سوائے ماننے کے) کوئی چارہ نہ ہوگا(۱)۔

---

(۱) ابو حنیفہ نکاح اور رجعت میں قسم کے قائل ہی نہ تھے (ابن المنذر)
لیکن ان کے دونوں شاگرد امام محمد اور امام ابو یوسف جمہور علماء کے ——

۴۶۷۔ اجماع ہے کہ اگر عورت دس دن کے دوران کہے کہ مجھے تین حیض آچکا اور میری عدت پوری ہوگئی، تو نہ اس کی تصدیق کی جائے، نہ اس کی بات قابلِ قبول ہوگی، ہاں اگر وہ کہے کہ اس کا حمل ایسی صورت میں گر گیا ہے کہ بچہ کی شکل وصورت واضح ہوچکی تھی تو اس کی بات تسلیم کی جائے گی۔(۱)

= مسلک پر ہو کر ان کے مخالف تھے (التحقیق)

(۱) مسئلہ واضح نہیں (مترجم)

کتابُ البیُوع

خرِیدوفروخت کے اجماعی مسائِل

۴۶۸ - اجماع ہے کہ آزاد شخص کو بیچنا باطل سودا ہے۔

۴۶۹ - اجماع ہے کہ مردار کی بیع حرام ہے۔

۴۷۰ - اجماع ہے کہ شراب (نشہ آور اشیاء) کی بیع ناجائز ہے۔

۴۷۱ - اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء، مثلاً مردار، خون اور خنزیر (سور) وغیرہ کی بیع حرام ہے۔

۴۷۲ - اجماع ہے کہ خنزیر کی خرید و فروخت حرام ہے۔

۴۷۳ - اجماع ہے کہ ہر قسم کے حمل، اور حمل در حمل کا سودا فاسد ہے(۱)۔

---

(۱) حمل خواہ اونٹنیوں کا ہو یا عام جانور کا، پیدا ہونے والے متوقع اور پیدا ہونے والے سے پیدا ہونے والے متوقع بچہ کی خرید و فروخت لاعلمی پر مبنی ہے، اسلئے ایسی خرید و فروخت فاسد ہے۔ (مترجم)

۴۷۴- اجماع ہے کہ حمل اور متوقع حمل کی بیع فاسد ہے(۱)۔

۴۷۵- اجماع ہے کہ کھڑے کھیت کی بالیوں کی خرید وفروخت پکنے اور آفتوں سے محفوظ ہونے سے پہلے منع ہے (۲)۔

۴۷۶- اجماع ہے کہ آئندہ کئی سال بعد تک آنے والے پھلوں کی بیع جائز نہیں(۳)۔

۴۷۷- اجماع ہے کہ بیع محاقلہ اور بیع مزابنہ منع ہیں(۴)۔

۴۷۸- اجماع ہے کہ بیع عَرایا جائز ہے(۵)۔

۴۷۹- اجماع ہے کہ اگر کسی نے کھجور (کے باغ یا درخت) کو تابیر (قلم لگانے) سے پہلے فروخت کر دیا تو جو پھل آئے گا خریدار کا ہوگا(۶)۔

۴۸۰- اجماع ہے کہ اگر کوئی کسی کے پٹی یا دھاگا بندھے جانور کا دودھ دوہے تو اس کو اختیار ہے، چاہے اس کو اپنے پاس رکھے، چاہے

(۱) حمل خواہ جانور کے پیٹ میں موجود ہو، یا نر و مادہ کے پشت وشکم سے ہونے کی امید ہو (مترجم)

(۲) حدیث میں اس مسئلہ کی صراحت موجود ہے، امام شافعیؒ پہلے مخالف تھے لیکن عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث جب انہیں معلوم ہوئی تو اپنا فتویٰ لوٹا لیا (ابن المنذر)

اصل اجتہاد یہی ہے کہ صحیح حدیث معلوم ہو جائے تو مفتی اپنے سابقہ فتویٰ سے دست بردار ہو جائے، اور حدیث کی روشنی میں مسئلہ بتائے تاکہ ثواب کا مستحق ہو نہ کہ عذاب کا (مترجم)

(۳) کیونکہ معلوم نہیں آئندہ پھل آئیں گے یا نہیں؟ (مترجم)

(۴) محاقلہ، یعنی: کھڑے کھیت کا سودا اسی جیسے تیار دانے سے کرنا۔ (مترجم)
مزابنہ، یعنی: درخت پر لگی تازہ کھجور کا سودا تیار کھجور سے کرنا۔ (مترجم)

(۵) ابوحنیفہ اور دیگر بعض اصحاب رائے کہتے ہیں کہ جائز نہیں (ابن المنذر)

(۶) خریدار شرط رکھے نہ رکھے پھل اسکا ہوگا، کیونکہ (کھجور کا) پھل درخت کا جزو ہے (ابن المنذر)

ایک صاع کھجور کے ساتھ اسے واپس کردے[۱]۔

۴۸۱۔ اجماع ہے کہ درآمد شدہ مال کی خریداری کے لئے شہر سے باہر نکل جانا جائز نہیں[۲]۔

۴۸۲۔ اجماع ہے کہ ادھار کی بیع ادھار سے جائز نہیں۔

۴۸۳۔ اجماع ہے کہ حیوان کی بیع ہاتھوں ہاتھ جائز ہے۔

۴۸۴۔ اجماع ہے کہ دریائے نیل اور دریائے فرات سے جاری کردہ سبیلوں کا پانی بیچنا جائز ہے[۳]۔

۴۸۵۔ اجماع ہے کہ لونڈی اگر مال تجارت ہو اور خریدار قبضہ سے پہلے ہی اسے آزاد کردے، تو وہ آزاد ہو گئی[۴]۔

۴۸۶۔ اجماع ہے کہ بچہ اگر سات سال سے چھوٹا ہو تو فروخت کے وقت اس کے اور اس کی ماں کے درمیان جدائی ناجائز ہے،

---

(۱) لیکن امام ابو یوسف اور ابو لیلیٰ کا خیال ہے کہ دودھ کی قیمت سمیت اسے واپس کرے گا، البتہ امام ابو حنیفہ سب سے الگ اور نرالی بات یہ کہتے ہیں اس شخص کو لوٹانے کا اختیار ہی نہیں، اور نہ تو ایسے جانور سے حاصل شدہ دودھ کو وہ شخص لوٹا سکتا ہے (ابن المنذر)

(۲) امام ابو حنیفہ انفرادی طور پر کہتے ہیں کہ میں ایسا کرنے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتا (ابن المنذر) لیکن میں کہتا ہوں کہ یہ صحیح حدیث کے بالکل خلاف ہے (مترجم)

(۳) یہی حکم عام جاری شدہ قدرتی دریاؤں کا ہے (مترجم)

(۴) کیونکہ خریدار نے آزادی کے ذریعہ اپنے اختیار ختم کردیئے (التحقیق)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس ثابت شدہ حدیث
کی روشنی میں کہ جس نے بچہ اور اس کی ماں کے درمیان
فرقت اور جدائی کی، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس
شخص اور اس کے محبتیوں کے درمیان تفریق کر دیگا۔

۴۸۷- اجماع ہے کہ اصناف ستہ (یعنی چھ چیزوں) کی نقد یا ادھار بیع میں
کوئی ایک بڑھا کر لینا دینا جائز نہیں بلکہ حرام ہے[1]

۴۸۸- اجماع ہے کہ متصارفین (اپنے سامان کو دوسرے کے سامان سے
بطور خرید و فروخت بدلنے والے) (بدلے ہوئے مال پر)
قبضہ سے پہلے جدا جدا ہو جائیں تو تبدیلی فاسد ہوگی۔

۴۸۹- اجماع ہے کہ آقا کو غلام کے پاس موجود مال چھین لینے کا اختیار ہے، نیز
آقا کے لئے جائز ہے کہ غلام کو دو دینار کے عوض ایک دینار
دے[2]

---

(۱) ابن المنذر کی کتاب الاقناع میں مزید تفصیل کرتے ہیں کہ "لہذا بڑھوتری کے ساتھ سونا کی سونا سے چاندی کی چاندی سے، گیہوں کی گیہوں سے، جو کی جو سے، کھجور کی کھجور سے، نمک کی نمک سے، نقد و ادھار فروخت جائز نہیں، بلکہ جس نے ایسا کیا اس نے سودی کاروبار کیا، اور بیع فسخ ہو جائے گی (التحقیق)

(۲) ابن المنذر نے کتاب الاشراف میں مزید لکھا ہے کہ امام مالک آقا اور غلام کے درمیان سود کو مکروہ سمجھتے تھے، اور انھوں نے ایسا کرنے سے منع کیا ہے، امام ابو ثور کا بھی =

۴۹۰ - اجماع ہے کہ اشیاء خورد ونوش میں سے ناپ، تول والی چیزوں کا وہی حکم ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منع کردہ (چھ) چیزوں کا حکم ہے (۱)

۴۹۱ - اجماع ہے کہ غلہ اگر ایک ہی قسم کا ہو تو غلہ کی لگی ہوئی ڈھیر کو دوسری ڈھیر کے بدلے بیچنا جائز نہیں ۔

۴۹۲ - اجماع ہے کہ غلہ اگر دو قسم کا ہو تو ایسا کرنا جائز ہے ۔

۴۹۳ - اجماع ہے کہ خشک کھجور تازہ کھجور کے بدلے فروخت کرنا جائز نہیں (۲)۔

۴۹۴ - اجماع ہے کہ اگر نامعلوم طریقہ سے کسی شوہردار لونڈی کو کوئی شخص خریدلے تو یہ ایسا عیب ہے جس کے سبب سودا لوٹانا واجب ہے۔

۴۹۵ - اجماع ہے کہ بیع سلم یہ ہے کہ کوئی شخص کسی سے ایسی زمین کے مشہور ومعروف غلہ کی بیع کرے جہاں پیداوار کا عدم امکان نہ ہو، نیز وزن ومقدار اور مدت معلوم ہو ۔

= یہی خیال ہے (التحقیق)

لیکن میرا خیال ہے کہ جب غلام کا مال آقا کا مال ہے کیونکہ غلام خود آقا کی ملک ہے تو ایک دینار دیکر دو دینار لینا بیع نہیں بلکہ آقا کا غلام کیلئے ہدیہ ہے، ہاں اگر حقیقتاً بیع کی صورت پیدا ہو جائے تو امام مالک کا مسئلہ درست ہے (مترجم)

(۱) ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر ۴۸۷ کا حاشیہ ۔

(۲) امام ابوحنیفہؒ نے اس کی اجازت دی ہے (ابن المنذر)

ساتھ ہی روپئے، پیسے معلوم ہوں، اور جس جگہ
بیع سَلَم کا عقد کیا ہے جدائی سے پہلے وہیں قیمت
اداکردے، اور (آئندہ) جس جگہ غلہ لینا مقصود ہو
اس جگہ کا نام بھی لے ۔ اگر وہ ایسا کرنے پر راضی ہیں تو
بیع سلم درست ہوگی (۱)

۴۹۶ - اجماع ہے کہ اگر کوئی کسی معروف سامان کو معروف قیمت ساتھ عربی مہینہ کی کسی معروف مدت تک کے لئے (ادھار) فروخت کرے تو جائز ہے (۲)۔

۴۹۷ - اجماع ہے کہ غلہ کی بیع سَلَم ایسے پیمانہ سے جس کی مقدار نامعلوم ہو، ناجائز ہے ۔ نیز کپڑے کی بیع سَلَم بھی اس شرط کے ساتھ ناجائز ہے کہ فلاں کے ہاتھ سے پیمائش ہوگی۔

۴۹۸ - اجماع ہے کہ اگر کسی کا روپیہ کسی کے ذمہ قرض ہو تو اس سے معروف مدت تک کے لئے بیع سلم کرنا منع ہے ۔

۴۹۹ - اجماع ہے کہ کپڑے کی بیع سلم معلوم مقدار اور طول، عرض اور

---

(۱) بیع سَلَم یہ ہے کہ مذکورہ شرط کیساتھ مال کی قیمت پیشگی اداکیجائے اسے بیع سلف بھی کہتے ہیں (مترجم)

(۲) میرے خیال میں عربی مہینہ کی شرط ضروری نہیں کسی بھی متداول کیلنڈر پر عمل ہو سکتا ہے (مترجم)

موٹے مہین کی معروف صفت کے ساتھ جائز ہے۔

۵۰۰۔ اجماع ہے کہ چربی کی بیع سلم جائز ہے اگر معروف ہو۔

۵۰۱۔ اجماع ہے کہ اگر کوئی عیسائی کسی عیسائی سے شراب کی بیع سلم کرے پھر دونوں میں سے کوئی ایک مسلمان ہو جائے، تو بیع سلم کرنے والا اپنی رقم واپس لے گا (بیع کی تکمیل نہیں ہوگی)

۵۰۲۔ اجماع ہے کہ تاجر اپنا سامان روپے اور سکے، دونوں کے عوض فروخت کر سکتا ہے(۱)

۵۰۳۔ اجماع ہے کہ اگر کوئی کسی موجود معروف سامان کو معروف قیمت کے عوض فروخت کر دے، اور بائع و مشتری باہم متعارف ہوں (ایک دوسرے کو پہچانتے ہوں) اور دونوں تجارت کے اس عقد کو نافذ کرنا چاہیں، تو ایسی بیع جائز ہے(۲)

---

(۱) مثلاً ایک قیراط کم تین دینار، یا ایک دینار اور ایک درہم (ابن المنذر) یا یہ کہے مثلاً: دس پیسے کم تین روپے، یا ایک روپیہ، آٹھ آنے وغیرہ الغرض صرف روپے یا صرف آنے اور پیسوں سے بھاؤ بتانا ضروری نہیں (مترجم)

(۲) یعنی ایسی ادھار بیع کی جاسکتی ہے، لیکن اگر دونوں ایک دوسرے کو جانتے نہ ہوں تو نہیں ورنہ بکری وصول کرنے کیلئے کہاں کہاں ڈھونڈتا پھرے گا (مترجم)

۵۰۴ - اجماع ہے کہ اگر کوئی مجہول غیر معلوم و مذکور قیمت کے بدلے کسی سامان کو فروخت کر دے، اور سامان بھی موجود نہ ہو تو ایسی بیع فاسد ہوگی۔

۵۰۵ - اجماع ہے کہ اگر ذمیوں کے غلام مسلمان ہو جائیں تو غیر ذمیوں کے ہاتھوں فروخت کئے جائیں گے۔

۵۰۶ - اجماع ہے کہ اشیاء خوردنی بطور قرض لینا جائز ہیں۔

۵۰۷ - اجماع ہے کہ اگر کسی نے لائق قرض چیز ادھار لیا، پھر اسی جیسی چیز چکتا کیا تو جائز ہے۔

۵۰۸ - اجماع ہے کہ ادھار سامان دینے والے نے (بطور مثال) اگر شرط لگائی کہ سامان کا دسواں حصہ بطور زیادتی یا بطور ہدیہ لے گا، اور معاملہ طے ہو گیا، تو اس کا زیادہ لینا سود ہوگا۔

كتَابُ الشُّفعَة

شفعہ کے اجماعی مسائل

۵۰۹ - اجماع ہے کہ شفعہ اس شریک کا حق ہے جس نے فروخت شدہ زمین، مکان، یا احاطہ میں سے اپنا حصہ الگ نہیں کیا ہے (۱)

۵۱۰ - اجماع ہے کہ اگر کسی نے مشترک زمین کا ایک ٹکڑا خریدا، اور شرکاء میں سے کسی نے شفعہ کو تسلیم کیا، اور کسی نے لینے کا ارادہ کیا تو جس نے بطور شفعہ لینے (خریدنے) کا ارادہ کیا ہے، ضروری ہے کہ پوری زمین لے یا چھوڑ دے، البتہ اس کو اختیار نہیں کہ صرف اسی کے حصہ کے برابر لے اور باقی زمین چھوڑ دے۔

۵۱۱ - اجماع ہے کہ اگر کسی نے موت کے وقت بچہ کے لئے بطور شفعہ (کوئی زمین یا مکان وغیرہ) لینے کی کسی کو وصیت کی ہے، تو وہ شخص بچہ کیلئے بطور شفعہ وہ زمین یا مکان وغیرہ لے سکتا ہے (۲)۔

---

(۱) مکان و جائداد میں بطور سہم سانجھی خرید و فروخت کا جو حق حاصل ہوتا ہے اسکو شفعہ کہتے ہیں (مترجم) امام ابن حزم اپنی کتاب "مراتب الاجماع" میں مسائل شفعہ میں کسی اجماع کے قائل نہیں (تحقیق)

(۲) امام اوزاعی کہتے ہیں کہ بچہ بلوغت کے بعد خود اپنا حق شفعہ حاصل کرے گا (ابن المنذر)

کتاب الشرکۃ

ساجھیداری کے اجماعی مسائل

۵۱۲ ۔ اجماع ہے کہ (تجارت میں) صحیح ساجھیداری یہ ہے کہ ہر ایک برابر برابر روپے پیسے لائیں اور رقم کو اس طرح مخلوط کر دیں کہ دونوں کی رقم ایک بن جائے، پھر کوئی مناسب تجارت اس شرط پر کریں کہ نفع و نقصان میں دونوں برابر کے شریک ہوں گے اگر وہ ایسا کرنے پر رضامند ہیں تو یہی درست ساجھا ہے۔

۵۱۳ ۔ اجماع ہے کہ ساجھیداروں میں سے کسی کو اختیار نہیں ہے کہ الگ الگ تجارت کریں، ہاں اگر رضامندی سے طے کر لیں کہ ہر شخص مناسب لین دین کر سکتا ہے ۔ تو ہر ایک دوسرے کے قائم مقام ہوگا یہانتک کہ ایک دوسرے کو ایسا کرنے سے روک دے۔

۵۱۴ ۔ اجماع ہے کہ اگر ان میں سے کوئی انتقال کر جائے تو شرکت فسخ ہو جائیگی۔

۵۱۵ ۔ اجماع ہے کہ تجارتی سامان کے ذریعہ ساجھیداری جائز نہیں (۱)

---

(۱) لیکن ابن ابی لیلی کے نزدیک جائز ہے (ابن المنذر)
عدم جواز کی علت یہ ہے کہ دونوں کے رأس المال مختلف ہوں گے (التحقیق عن ابن المنذر فی الاوسط)

کتابُ الرّھن

گروی رکھنے کے اجماعی مسائل

۵۱۶ - اجماع ہے کہ سفر و حضر میں گروی رکھنا جائز ہے (۱)

۵۱۷ - اجماع ہے کہ قبضہ کے بغیر رہن نہیں ہو سکتا، لیکن رہن دینے والا رہن لینے والے کو اگر قبضہ نہ دے تو اس پر مجبور نہیں کیا جائیگا۔

۵۱۸ - اجماع ہے کہ رہن دینے والا مال مرہون کو فروخت نہیں کر سکتا، تحفہ نہیں دے سکتا، خیرات نہیں کر سکتا، نہ رہن لینے والے کے ہاتھ سے نکال سکتا ہے تاآنکہ اسکے حق سے بری نہ ہو جائے۔

۵۱۹ - اجماع ہے کہ رہن لینے والا۔ رہن دینے والے کو اس کی گروی لونڈی سے وطی سے روک سکتا ہے۔

۵۲۰ - اجماع ہے کہ گروی دینے والا گروی قبول کرنیوالے کو متعدد رہن دے سکتاہے۔

۵۲۱ - اجماع ہے کہ مکاتب غلام ان چیزوں کو گروی دے سکتا ہے جن میں اس کو خود اختیاری حاصل ہے۔

---

(۱) لیکن امام مجاہد کے نزدیک حضر میں گروی جائز نہیں (ابن المنذر)

۵۲۲ - اجماع ہے کہ مکاتب غلام بطور گرو رکھا جا سکتا ہے(۱)

۵۲۳ - اجماع ہے کہ اگر کوئی معروف شخص کے پاس معروف مدت کے لئے معروف رقم کے عوض گروی رکھنے کے لئے کسی سے کوئی منگنی طلب کرے، اور طے شدہ بات کے مطابق وہ شخص اپنا سامان بطور منگنی دیدے تو ایسی گروی جائز ہے۔

۵۲۴ - اجماع ہے کہ مرہون غلام آقا پر اگر کوئی ایسی جنایت کرے جو غلام کی غلطی شمار ہو سکے تو ایسا غلام اس حالت میں بھی مرہون ہوگا۔

۵۲۵ - اجماع ہے کہ اگر کوئی، ایک یا چند چیزوں کو کسی مال کے عوض گروی کر دے پھر کچھ مال ادا کر کے رہن کے مال میں سے کچھ لینا چاہے، تو اسے اس کا اختیار نہیں، رہن کا کوئی مال نکالا نہیں جا سکتا تا آنکہ دوسرا شخص اس کے حق کو ادا کر دے، یا خود وہ شخص اپنے حق سے بری ہو جائے۔

۵۲۶ - اجماع ہے کہ ایک مسلمان اپنے مسلمان بھائی سے مصحف (قرآن کریم) بطور گرو قبول کر سکتا ہے۔

---

(۱) لیکن امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ ایسا جائز نہیں (ابن المنذر)

کتاب المضاربۃ*

بیع مضاربہ کے اجماعی مسائل

۵۲۷۔ اجماع ہے کہ (تجارت کے لئے) درہم و دینار (روپیٔے پیسے) باہم قرض لینے جائز ہیں۔

۵۲۸۔ اجماع ہے کہ مزدور و ملازم کو اختیار ہے کہ صاحب مال سے نصف یا تہائی، یا حسب اتفاق منافع کی شرط لگائے، بشرطیکہ وہ مال منافع کا معروف جز ہو (۱)

۵۲۹۔ اجماع ہے کہ (تجارت کے لئے) ایسا قرض باطل و ناجائز ہے جس میں فریقین میں سے دونوں یا کوئی ایک اپنے لئے (بطور نفع) مخصوص و معدود روپیٔے پیسے کی شرط لگائے۔

۵۲۔ اجماع ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کو بطور مضاربہ مال ادا کرے، پھر جب

---

* بیع مضاربہ یہ ہیکہ کوئی مالدار کسی کو تجارت کی غرض سے رقم ادا کرے اور نفع میں دونوں شریک ہوں، یا کوئی خود کسی سے نفع کی شرط کے ساتھ مال لے اور تجارت کرے۔ بالفاظ دیگر تجارت باشتراک رقم و محنت (مترجم)

(۱) مسئلہ ہذا اور مسائل ذیل میں مزدور و ملازم حقیقی معنی میں نہیں بلکہ تجوزاً استعمال ہیں، اصل میں تاجر مراد ہیں (مترجم)

مزدور یا ملازم (مثلاً) دو ہزار درہم پیش کرے تو دونوں میں
اختلاف ہوجائے، صاحب مال کہے کہ میرا رأس المال ہی
دو ہزار درہم تھے، اور ملازم کہے کہ نہیں بلکہ ایک ہزار
درہم رأس المال، اور ایک ہزار منافع ہے، بایں صورت
اگر صاحب مال کے پاس دلیل نہیں ہے تو مزدور و ملازم
کی بات قسم کے ساتھ تسلیم ہوگی۔

۵۲۱۔ اجماع ہے کہ صاحب مال جب اپنا مال لے لے تو نفع کا تقسیم کرنا جائز
ہے۔

۵۲۲۔ اجماع ہے کہ اگر صاحب مال مزدور و ملازم کو ادھار بیچنے سے روکے
اور مزدور یا ملازم ادھار فروخت کردے تو وہی ضامن
ہوگا (صاحب مال نہیں)

۵۲۳۔ اجماع ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کو بطور معاملہ مال ادا کرے، اور صاحب
مال بلا شرط اس کی اعانت کرے تو ایسا جائز ہے۔

کتاب الحوالة والکفالة
حوالہ اور کفالت کے اجماعی مسائل

۵۲۴۔ اجماع ہے کہ اگر کوئی شخص لوگوں کو مخصوص مدت کے لئے قرض دے اور مر جائے، تو اس کی موت سے قرض کی میعاد ختم نہیں ہوگی، بلکہ قرض اپنی مدت تک جاری ہوگا۔

۵۲۵۔ اجماع ہے کہ اگر کوئی کسی کے حکم سے کسی کے معروف مال کی ضمانت کرے تو وہ ضمانت کا پابند ہوگا، اور جس کی طرف سے ضمانت کیا ہے اس سے اپنا مال حاصل کرے گا۔

کتاب الحجر
بندش کے اجماعی مسائل

۵۳۶ - اجماع ہے کہ یتیم جب شادی کے لائق ہوجائے اور اس کی دانشمندی کا ثبوت ہو تو اسے اس کا مال دے دیا جائے گا۔

۵۳۷ - اجماع ہے کہ ہر چھوٹے بڑے مال ضائع کرنے والے شخص پر پابندی واجب ہے[1]۔

۵۳۸ - اجماع ہے کہ پابندی لگائے گئے شخص کا اپنے اوپر اقرار جائز ہے[2]

---

(۱) ابو حنیفہؒ اور زفر بن ھذیل کے نزدیک آزاد بالغ جب مردانگی کی عمر کو پہونچ جائے تو اس پر پابندی نہیں لگائی جائے گی (ابن المنذر)

(۲) اس اقرار کی صورتیں یہ ہیں کہ ایسا شخص زنا، چوری، بہتان تراشی، قتل، یا شراب پینے کا اقرار کرے، تو اس پر حد قائم کی جائے گی (التحقیق)

نیز اگر اپنے ذمہ کسی قرض اور مال کا اقرار کرے تو بھی جائز ہے

(مترجم)

كتاب التفليس

مفلسی کے اجماعی مسائل

۵۳۹ - اجماع ہے کہ (قرض داروں کو) قرض میں (بوقت ضرورت) قید کیا جائے گا(۱)

۵۴۰ - اجماع ہے کہ اگر کسی شخص پر کسی مفلس کا قرض معروف مدت تک کیلئے ہو تو وہ قرض اپنی مدت تک قائم رہے گا، قرض دینے والے کی مفلسی کے سبب قرض کی مدت نہیں ٹوٹے گی۔

(۱) لیکن عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس شخص کا مال تقسیم کیا جائے گا، قید نہیں کیا جائے گا (ابن المنذر)

كتاب المزارعة والمساقاة

کاشت کاری اور بٹائی کے اجماعی مسائل

۵۴۱۔ اجماع ہے کہ نقدین (سونا اور چاندی، یا روپے پیسے) کے عوض زمین کو مخصوص مدت کے لئے کرایہ پر دینا جائز ہے[1]

۵۴۲۔ اجماع ہے کہ کھجور کے باغ کو تہائی، چوتھائی، یا ادھیا پر دینا جائز ہے[2]۔

---

(۱) حسن بصری اور طاؤس بن کیسان اس کو مکروہ خیال کرتے ہیں (ابن المنذر)

(۲) امام ابوحنیفہؒ پیداوار کی کسی بھی مقدار پر کاشت کے کسی بھی معاملہ کا انکار کرتے ہیں۔ (ابن المنذر)

کتابُ الاستبراء

نظافتِ رحم کے اجماعی مسائل

۵۴۳۔ اجماع ہے کہ اگر کوئی حاملہ گرفتار شدہ لونڈی کا مالک بن جائے تو اس سے وضع حمل تک جماع سے باز رہے گا۔

۵۴۴۔ اجماع ہے کہ صفائی رحم کے لئے بے تعلقی اختیار کرنا جائز نہیں۔(۱)

۵۴۵۔ اجماع ہے کہ دار الحرب میں مقیم شوہر والی کسی عورت کا اگر کوئی شخص مالک ہوجائے، تو (اس عورت سے) اس کے شوہر کا نکاح فسخ ہوجائے گا، اور اس کے آقا کے لئے صفائی رحم کے بعد اس عورت سے جماع جائز ہوگا۔

---

(۱) لیکن امام مالکؒ اپنی انفرادی رائے میں کہتے ہیں کہ آقا اپنی پسند و کراہت کے اعتبار سے بے تعلقی کر سکتا ہے (ابن المنذر)

کتابُ الإجارات

کرایہ داری کے اجماعی مسائل

۵۴۶۔ اجماع ہے کہ کرایہ داری ثابت ہے۔

۵۴۷۔ اجماع ہے کہ لوگوں کو ایک دوسرے سے معروف مکان، معروف مدت تک کے لئے، معروف معاوضہ کے ساتھ لینا دینا جائز ہے۔

۵۴۸۔ اجماع ہے کہ اگر کوئی شخص کسی سے دس قفیز (یا مثلاً دس بوری) گیہوں کی بار برداری کے لئے کوئی جانور کرایہ پر لے، اور شرط کے مطابق اس پہ بار برداری کرنے میں جانور تلف ہو جائے (برباد ہو جائے یا مرجائے وغیرہ) تو کرایہ پر لینے والے کے ذمہ کوئی تاوان وغیرہ نہیں (۱)

۵۴۹۔ اجماع ہے کہ بچہ کو دودھ پلانے کے لئے کسی عورت کو اجرت پر طے کر لینا جائز ہے۔

---

(۱) عصر حاضر میں بار برداری کے جملہ چھوٹے بڑے وسائل مثلاً ٹرک، موٹریں، رکشہ، ٹرالی، اور ٹھیلے وغیرہ کا یہی حکم ہے (مترجم)

۵۵۰۔ اجماع ہے کہ (دودھ پلانے کے لئے کسی عورت کو اجرت پر متعین کر لینے کے بعد) اس عورت کی خوراک و پوشاک اجرت پر لینے والے کے ذمہ نہیں۔

۵۵۱۔ اجماع ہے کہ اگر کسی معروف شخص نے اپنے اوپر یہ شرط لگائی تو یہ بھی جائز ہے۔

۵۵۲۔ اجماع ہے کہ آدمی اپنے بچے کو دودھ پلانے کے لئے اپنی ماں، بہن بیٹی اور خالہ کو اجرت پر طے کر سکتا ہے[1]

۵۵۳۔ اجماع ہے کہ اگر مدت اور اجرت معلوم ہو تو مکانات اور چوپایوں کی کرایہ داری جائز ہے، بشرطیکہ مکان کی رہائش اور چوپائے کی سواری و بار برداری دونوں کو معلوم ہو۔

۵۵۴۔ اجماع ہے کہ فرش اور کپڑے اجرت پر دینے جائز ہیں۔

۵۵۵ اجماع ہے کہ کسی شخص کو معروف مدت کیلئے، معروف اجرت کیساتھ دن میں کرایہ (مزدوری) پر لینے کی اجازت ہے۔

۵۵۶۔ اجماع ہے کہ خیمے، سواری کے سامان اور منگنی کی چیزیں اجرت پر لینی جائز ہیں، بشرطیکہ مذکورہ کرایہ کے سامان لین دین کرنے والے دونوں شخص نے دیکھا ہو، مدت اور کرایہ بھی معلوم ہو۔

۵۵۷۔ اجماع ہے کہ نوحہ خواں اور مغنیہ عورت کی اجرت باطل ہے۔

---

(۱) بلکہ اس شخص کے دور و نزدیک کے تمام رشتہ داروں کا بھی یہی حکم ہے (التحقیق)

كتابُ الوَديعَة

امانت ودیعت کے اجماعی مسائل

۵۵۸ ۔ اجماع ہے کہ امانتیں اس کے مالک کو واپس کی جائیں گی[1]

۵۵۹ ۔ اجماع ہے کہ امانت دار پر امانت کی حفاظت واجب ہے ۔

۵۶۰ ۔ اجماع ہے کہ امانت کے تلف ہو جانے پر امانت دار کی بات تسلیم کیجائیگی[2]

۵۶۱ ۔ اجماع ہے کہ امانت دار اگر بذات خود امانت کو اپنی صندوق، مکان، یا دکان میں بحفاظت رکھدے اور امانت تلف ہو جائے تو اس پر کوئی ضمانت نہیں ۔

۵۶۲ ۔ اجماع ہے کہ امانت اگر درہم (یا روپے پیسے) ہوں، اور امانت دار کے علاوہ کسی اور کے ہاتھوں دوسرے درہم (یا روپے پیسے) میں مل جائیں، تو امانت دار پر کوئی ضمانت نہیں ۔

۵۶۳ ۔ اجماع ہے کہ امانت دار اگر امانت کی نگہبانی کرے، پھر کہے کہ وہ ضائع

---

(۱) صاحب امانت فاسق ہو یا فاجر (ابن المنذر ۔ التحقیق)

(۲) عمر فاروق رضی نے امانت دار کو ضامن قرار دیا ہے۔ حضرت انس کے مال سے ایک شخص کی ودیعت تلف ہو گئی تو وہ اس کے ضامن ہوئے (ابن المنذر)

ہوگئی تو قسم کے ساتھ اسی کی بات تسلیم کی جائیگی (۱)

۵۶۴۔ اجماع ہے کہ اگر امانت (امانت دار کے ہاتھ سے ضائع ہو جائے اور ملنے پر) پہچان لی جائے کہ یہ فلاں شخص کی امانت ہے تو صاحب امانت ہی اس کا مستحق ہوگا، اور اسے اسکے سپرد کرنا واجب ہوگا۔

۵۶۵۔ اجماع ہے کہ بربادی کے خوف سے امانت دار کو امانت استعمال میں لانا منع ہے۔

۵۶۶۔ اجماع ہے کہ (امانت دار کے لئے) صاحب امانت کی اجازت سے امانت کا استعمال جائز ہے۔

---

(۱) دیکھو مسئلہ نمبر۵۶۰ (مترجم)

كتاب اللقطة

لقطہ، گری ہوئی پڑی چیزوں کے اجماعی مسائل

ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ان مسائل میں کوئی اجماع ثابت نہیں۔

كتابُ العَارِيَة

منگنی اور عاریت کے اجماعی مسائل

۵۶۷ - اجماع ہے کہ منگنی کے ذریعہ کوئی شخص منگنی کے سامان کا مالک نہیں ہوتا۔

۵۶۸ - اجماع ہے کہ منگنی کے سامان استعمال کئے جائیں گے (۱)۔

۵۶۹ - اجماع ہے کہ اگر کوئی منگنی کے سامان کو تلف کر دے تو اس کا ضامن ہوگا۔

---

(۱) یعنی انہوں کاموں میں جن میں ایسے سامان کے استعمال کی مالک کی طرف سے اجازت ہو (التحقیق عن ابن المنذر فی الاشراف)

کتاب اللقیط

پڑے ہوئے لاوارث بچوں کے بارے میں اجماعی مسائل

۵۷۰۔ اجماع ہے کہ پڑا ہوا لاوارث بچہ آزاد ہے (غلام نہیں)

۵۷۱۔ اجماع ہے کہ اگر کوئی بچہ مسلم علاقہ میں مردہ پایا جائے تو اس کی تکفین و تدفین مسلم قبرستان میں واجب ہے۔

۵۷۲۔ اجماع ہے کہ پڑے ہوئے لاوارث بچہ کا خرچ، پانے والے شخص پر اپنی اولاد کی طرح واجب نہیں۔

۵۷۳۔ اجماع ہے کہ اگر کوئی عادل شخص لاوارث بچہ پائے (اور اسے پانے کی گواہی دے) تو اس کی گواہی جائز ہے۔

۵۷۴۔ اجماع ہے کہ اگر کوئی عورت پڑے ہوئے لاوارث بچہ کو اپنا بچہ ہونیکا دعویٰ کرے تو اس عورت کی بات قبول نہیں ہوگی۔

۵۷۵۔ اجماع ہے کہ پڑے ہوئے بچہ کے ساتھ جو سامان ملے تو وہ سامان اس بچہ کا ہوگا۔

کتاب الآبق*

بھگوڑے غلام کے بارے میں اجماعی مسائل

۵۷۶۔ ......

کتاب المکاتب*

آزادی کے لئے معاوضہ پر پیمان شدہ غلاموں کے بارے میں اجماعی مسائل

۵۷۷۔ ۵۸۷۔...۔

کتاب المدبر*

آقا کی وفات کے بعد آزاد ہو جانے والے غلاموں کے بارے میں اجماعی مسائل

۵۸۸۔ ۵۹۳۔ ...

کتاب امہات الأولاد*

ام ولد لونڈیوں کے بارے میں اجماعی مسائل

۵۹۴۔ ۵۹۷۔ ....

* کتاب الآبق، کتاب المکاتب، کتاب المدبر، اور کتاب امہات الاولاد جو غلامانہ زندگی کے مخصوص مسائل ہیں عدم ضرورت کی بنا پر ترجمہ سے خارج کئے جاتے ہیں (مترجم)

کتاب الہبات والعطایا والہدایا

ہدیہ، عطیہ اور ہبہ کی اجماعی مسائل

۵۹۸۔ اجماع ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کو بلا معاوضہ، مکان، زمین یا غلام اپنی ملکیت سے ہبہ کرے، اور وہ شخص اس ہبہ کو قبول کرے، اور ہبہ کرنے والے کے دینے یا اجازت سے اس پر قبضہ کرلے، تو یہ کامل ہبہ کی صورت ہے۔

۵۹۹۔ اجماع ہے کہ اگر کوئی کسی کو بعینہ کوئی غلام، مکان یا جانور ہبہ کرے، اور وہ شخص اس ہبہ کے مال کو لے لے تو ہبہ درست ہوگی۔

۶۰۰۔ اجماع ہے کہ اگر کوئی اپنے کم سن بچے کو بعینہ کوئی مکان یا غلام ہبہ کرے، اور (اس بچہ کی کم سنی کے سبب) ہبہ کرنے والا اس بچہ کی طرف سے خود اس مال پر قبضہ رکھے، اور گواہ کھڑا کرلے، تو ہبہ کامل ہوگی۔

۶۰۱۔ اجماع ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کے ذمہ اپنے ادھار مال کو اپنی طرف سے ہبہ کردے اور اس شخص کو ادائیگی سے بری کردے، اور وہ شخص اس برأت کو قبول کرلے، تو ایسا عمل

جائز ہے۔

۶۰۲۔ اجماع ہے کہ مرض الموت کے ہبہ کا حکم وصیت کے حکم جیسا ہے، ایسا ہبہ اگر قبضہ شدہ ہو تو میت کے تہائی مال سے نافذ ہوگا۔

۶۰۳۔ اجماع ہے کہ اگر کوئی مسلمان، ذمی کو ہبہ کرے، یا کوئی ذمی کسی مسلمان کو ہبہ کرے، اور فریقین میں سے کوئی اس معروف شئ موہوب پر قبضہ کرے تو یہ جائز ہے۔

كتاب العمرى والرقبى*
ہدیہ بقید حیات کے اجماعی مسائل

امام ابن المنذر کہتے ہیں کہ اس مسئلہ میں کوئی اجماع ثابت نہیں۔

---

* "عُمریٰ" کی صورت یہ ہے کہ آدمی کہے: میں نے تمھیں یہ گھر (مثلاً) اپنی زندگی بھر (استعمال و رہائش وغیرہ) کے لئے دیا۔
یا خود اس شخص کی زندگی کی قید کے ساتھ دے، اور کہے کہ تمہاری زندگی تک کے لئے دیا۔
اور "رقبیٰ" یہ ہے کہ تمہاری زندگی بھر کے لئے دیا بشرطیکہ اگر تم مجھ سے پہلے مرجاؤ گے تو مکان (وغیرہ) مجھے واپس مل جائے گا۔ یعنی تمہاری موت کے بعد مالک میں ہی ہوں گا (التحقیق مترجم)

کتاب الأیمان والنذور

نذرومنت اور حلف کے اجماعی مسائل

۶۰۴- اجماع ہے کہ جو شخص (قسم کے الفاظ مثلاً) "واللہ"، "باللہ"، "تاللہ"، (اور اسی طرح "اللہ کی قسم"، وغیرہ) کہنے کے بعد قسم توڑدے اس پر قسم کا کفارہ (واجب) ہے۔

۶۰۵- اجماع ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے کسی بھی نام کے ذریعہ قسم کھاکر قسم توڑدے تو اس پر کفارہ ہے۔

۶۰۶- اجماع ہے کہ اگر کوئی اپنی بیوی کے طلاق کیلئے اپنے خلاف معمول کسی کام کی قسم کھالے، اور اتفاقاً خود وہ کام کر بیٹھے تو عورت پر طلاق واقع ہوجائے گی۔

۶۰۷- اجماع ہے کہ اگر کوئی کسی معاملہ میں جھوٹی قسم کھالے تو اس پر قسم کا قسم کا کفارہ نہیں (۱)

(۱) لیکن امام شافعی رح کہتے ہیں کہ اگرچہ وہ شخص بالقصد جھوٹی قسم اٹھانے سے گنہ گار ہے لیکن اسے کفارہ بھی ادا کرنا ہوگا (ابن المنذر)

۶۰۸ - اجماع ہے کہ قسم توڑنے والے کو اپنے بارے میں اختیار ہے، چاہے (کفارہ میں) کھانا کھلائے یا لباس پہنائے۔

۶۰۹ - اجماع ہے کہ اگر کسی پر قسم کا کفارہ واجب ہوگیا اور اس نے (بطور کفارہ) کوئی مومن غلام آزاد کر دیا تو اس کے لئے کافی ہے۔

۶۱۰ - اجماع ہے کہ خوراک، پوشاک اور غلام کی استطاعت رکھنے والے قسم توڑ شخص کو روزہ بطور کفارہ ناکافی ہوگا۔

۶۱۱ - اجماع ہے کہ اگر کوئی نہ کھانے اور نہ پینے کی قسم کھائے، اور کھانے پینے کی چیزوں میں سے کچھ چکھے جو اس کی حلق سے نہ اترے تو اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی۔

۶۱۲ - اجماع ہے کہ اگر کوئی نہ بولنے کی قسم کھائے، پھر کسی بھی زبان میں بولے، اس کی قسم ٹوٹ گئی۔

۶۱۳ - اجماع ہے کہ ہر شخص جس کا یہ کہا پورا ہوجائے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے میرے مرض سے مجھے شفا بخشی، یا میرا مقصود حاصل ہوگیا وغیرہ تو مجھ پر اتنے روزے اور اتنی نمازیں واجب ہیں، تو اسے نذر پوری کرنی واجب ہے۔

کتاب احکام السّراق

چوروں کے بارے میں اجماعی مسائل

۶۱۴ - اجماع ہے کہ اگر کوئی کسی زیر نگرانی کم سن غلام کی چوری کرلے تو اسکا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

۶۱۵ - اجماع ہے کہ زیر حفاظت جن سامانوں پر ہاتھ کاٹنا واجب ہے، ان سامانوں کے چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا(۱)۔

۶۱۶ - اجماع ہے کہ اگر کوئی خیمہ سے ایسے سامان کی چوری کرے جس سامان کی قیمت کی مقدار میں ہاتھ کاٹا جاتا ہے، تو اس چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

۶۱۷ - اجماع ہے کہ اگر کوئی منگنی کے سامان کا انکار کردے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا(۲)۔

---

(۱) حسن بصری رح سے ایک روایت میں جمہور کی موافقت اور دوسری میں جمہور کی مخالفت مذکور ہے، دوسری روایت میں ان کا خیال ہے کہ گھر میں چوری کا سامان جمع کرنے والے کا ہاتھ کاٹا جائے گا (ابن المنذر)

(۲) امام اسحاق بن راہویہ رح کے نزدیک کاٹنا واجب ہے، امام احمدؒ کہتے ہیں کہ اس خیال کی تردید کی کوئی سبیل نہیں (ابن المنذر)

۶۱۸ - اجماع ہے کہ اُچکے کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا (۱)

۶۱۹ - اجماع ہے کہ خائن (خیانت کرنے والے) کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

۶۲۰ - اجماع ہے کہ اگر کوئی بار بار چوری کرے لیکن آخری مرتبہ حاکم کے سامنے پیش کیا جائے، تو اس کا ایک ہی ہاتھ کاٹا جانا اس کی تمام سابقہ چوریوں کی طرف سے کافی ہوگا۔

۶۲۱ - اجماع ہے کہ اگر کسی کے بارے میں دو آزاد عادل مسلمان چوری کی گواہی دیں، اور جس چیز میں ہاتھ کاٹنا واجب ہوتا ہے اس کی صفت بیان کریں (پھر اس چور کا ہاتھ کسی وجہ سے کاٹا نہ جا سکا) پھر اس نے دوبارہ چوری کی تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا (۲)۔

۶۲۲ - اجماع ہے کہ اگر دو گواہ کسی کے بارے میں چوری کی گواہی دیں اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے، پھر وہ دونوں گواہ کسی دوسرے شخص کو لائیں اور کہیں کہ چوری اس نے کی ہے پہلے نے نہیں ہم سے غلطی ہوگئی، تو انھیں دونوں گواہوں پر پہلے

---

(۱) ایاس بن معاویہؒ کہتے ہیں کہ میں ایسے شخص کا ہاتھ کاٹوں گا (ابن المنذر)

(۲) جب ایسے دو شخص کی گواہی سے ہاتھ کاٹنا واجب ہو جائے تو ایسے شخص گواہی کے بعد موجود نہ ہوں یا انتقال کر جائیں بہرکیف ہاتھ کاٹنے کا حکم ختم نہیں ہوگا (التحقیق)

چور کے ہاتھ کی دیت کا جرمانہ عائد ہوگا، اور دوسرے شخص کے بارے میں ان کی گواہی قبول نہیں ہوگی۔

۶۲۳۔ اجماع ہے کہ غلام اگر اپنے آقا کی چوری کرے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

۶۲۴۔ اجماع ہے کہ اگر چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے (اور چوری کا مال برآمد ہو جائے) تو برآمد شدہ مال چوری شدہ کو واپس دیا جائیگا۔

۶۲۵۔ اجماع ہے کہ اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کی شراب چوری کرے، تو اسکا ہاتھ نہیں کٹے گا۔

۶۲۶۔ اجماع ہے کہ شراب حرام ہے[1]

۶۲۷۔ اجماع ہے کہ فرائض اور احکام (شرعیہ) بالغ مسلمان شخص پر واجب ہوں گے[2]۔

۶۲۸ اجماع ہے کہ عورت جب حیض سے پاک ہو جائے تو اس پر احکام واجب ہوں گے۔ نیز عورت اور مرد اسلامی حکم میں برابر ہیں۔

۶۲۹۔ اجماع ہے کہ محارب (دشمن بحالت جنگ) کا معاملہ سلطان (خلیفہ

---

(۱) یہ مسئلہ آنے والی "کتاب الاطعمہ والاشربہ" سے متعلق ہے لیکن غالباً امام ابن المنذر نے یہاں اسلئے ذکر کیا ہیکہ حرام چوری پر حد واجب نہیں ہوتی (مترجم)

(۲) لہذا اگر بچہ چوری وغیرہ کے جرم میں گرفتار ہو تو اس پر حد جاری نہیں ہوگی (مترجم)

یا امیر المومنین) کے سپرد ہے، اگر محارب کسی کے
باپ یا بھائی (وغیرہ) کو بحالت جنگ قتل کردے تو خون
کے طلب گار (مقتول کے وارث) کی معافی اس حالت
میں جائز نہیں (۱)

---

(۱) کتاب الاشراف میں ابن المنذر اس مسئلہ کی وضاحت اس طرح کرتے ہیں کہ حربی دشمن کے کسی بھی معاملہ کا اختیار خون کے طلب گار کو نہیں۔ بلکہ امام المسلمین اس کا ذمہ دار ہے، گویا وہ اللہ کی حدود میں سے ایک حد ہے (التحقیق)

کتابُ الحُدود

حُدُودِ شرعیہ کے بارے میں اجماعی مسائلُ

۶۳۰۔ اجماع ہے کہ زنا حرام ہے۔

۶۳۱۔ اجماع ہے کہ (غیر شادی شدہ زانی کو) زنا کے سبب کوڑے لگیں گے۔

۶۳۲۔ اجماع ہے کہ اگر آزاد شخص (مرد ہو یا عورت) درست طریقہ سے شادی کر کے (بیوی کی) شرمگاہ میں وطی کر لے، تو دونوں محصن (پاکدامن) ہو گئے، لہٰذا اگر ایسے مرد و عورت سے زنا کا ارتکاب ہو تو) ان کا رجم (سنگساری اور پتھراؤ) واجب ہو گا (یہاں تک کہ مر جائیں)

۶۳۳۔ اجماع ہے کہ محض عقدِ نکاح سے کوئی محصن نہیں ہوتا تاآنکہ (نکاح کے بعد بیوی سے) وطی نہ کر لے۔

۶۳۴۔ اجماع ہے کہ زناکار کو مسلسل موت تک پتھراؤ کیا جائے گا۔

۶۳۵۔ اجماع ہے کہ اگر کوئی عورت بحالت حمل زنا کا اعتراف کر لے تو اسے رجم نہیں کیا جائے، یہانتک کہ پیدائش ہو جائے۔

۶۳۶۔ اجماع ہے کہ حد میں صرف چمڑے کا کوڑا استعمال کرنا واجب ہے،

اور جو کوڑا بطور حد استعمال کیا جائے اوسط اور درمیانی ہو۔

۴۳۷ - اجماع ہے کہ باکرہ (زناکار کوڑہ لگانے کے بعد) جلا وطن کیا جائیگا(۱)۔

۴۳۸ - اجماع ہے کہ اگر کوئی خالہ، یا سسرالی رشتہ دار، یا اپنے کسی محرم (ایسا قریبی جس سے اس کی شادی حرام ہو) سے زنا کرے، تو وہ بھی حقیقۃً زناکار ہے، اس پر حد جاری ہوگی۔

۴۳۹ - اجماع ہے کہ شبہہ کی بنیاد پر حد (لگائی نہیں بلکہ) ٹالی جائے گی (۲)۔

۴۴۰ - اجماع ہے کہ غلام اگر زنا کا اقرار کرے تو اس پر حد واجب ہوگی؛ آقا (اس کے زنا کا) اقرار کرے یا انکار۔

۴۴۱ - اجماع ہے کہ زنا کی شہادت چار (افراد سے) قبول کی جائے گی۔ ان سے کم سے نہیں۔

۴۴۲ - اجماع ہے کہ اگر کوئی نصرانی (وغیرہ) کسی آزاد مسلمان کو (زنا وغیرہ کا) الزام دے، تو اس نصرانی (وغیرہ) کی حد بہتان وہی ہے جو ایک مسلمان کو کسی مسلمان پر بہتان تراشی کی حد ہے۔

---

(۱) صرف امام ابوحنیفہ اور امام محمد جلا وطنی کے قائل نہیں (ابن المنذر)
اور یہ جمہور اور حدیث رسول کی صریح مخالفت ہے (مترجم) نیز ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر ۶۶ (مترجم)

(۲) کتاب الاشراف میں مؤلف نے اس کی مثال یہ دی ہے کہ مثلاً کوئی شخص اپنے لڑکے یا لڑکی کی لونڈی سے وطی کرلے (التحقیق)

۶۴۳۔ اجماع ہے کہ اگر کوئی کسی غلام کو بہتان لگائے تو اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

۶۴۴۔ اجماع ہے کہ اگر کوئی کسی کو کہے کہ "اے کافر کے بچے"، حالانکہ اس شخص کے والدین بحالت ایمان مرے ہوں، تو اس (الزام دہندہ بدزبان) پر حد (قذف) جاری ہوگی۔

۶۴۵۔ اجماع ہے کہ اگر کوئی کسی کو "اے یہودی" یا "اے عیسائی" کہے تو اسے تعزیری سزا دی جائے گی، اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

۶۴۶۔ اجماع ہے کہ اگر کوئی اپنے باپ، دادا، یا اپنے دادا، نانا، اور دادی، نانی (وغیرہ) میں سے کسی کو زنا کا الزام دے تو اس پر حدِ قذف نافذ ہوگی۔

۶۴۷۔ اجماع ہے کہ بہتان زدہ کو اپنا واجبی حق (بہتان تراش پر اجرا ِحد) طلب کرنے کا اختیار ہے (۱)

۶۴۸۔ اجماع ہے کہ بہتان زدہ اگر غائب یعنی غیر موجود ہو، تو اس کے جیتے جی اس کے والدین کو حد قذف طلب کرنے کا اختیار نہیں۔

۶۴۹۔ اجماع ہے کہ حدود شرعیہ میں کفالت جائز نہیں۔

---

(۱) کتاب الاقناع میں مؤلف لکھتے ہیں کہ: اور جب بہتان زدہ بہتان تراش کو معاف کر دے تو اس پر حد جاری نہیں ہوگی (التحقیق)

۶۵۰ - اجماع ہے کہ قسم اور ایک گواہ کے ذریعہ حد واجب نہیں ہوتی۔

۶۵۱ - اجماع ہے کہ کسی کے دوسرے کو "یا فاسق"، اور "یا خبیث" کہنے سے حد نہیں لگائی جائے گی (۱)

۶۵۲ - اجماع ہے کہ حد قصاص آزاد فرد پر جاری ہوگی، اگرچہ مظلوم لنگڑا، نابینا اپاہج ہو، اور دوسرا (یعنی ظالم) صحیح الخلقت ہو۔

۶۵۳ - اجماع ہے کہ اگر قتل عمد ہو (یعنی بالقصد قتل کیا گیا ہو) تو جان کے بدلہ میں عورت و مرد برابر ہیں (۲)

۶۵۴ - اجماع ہے کہ قتل خطاء کے بارے میں اجماع (سورہ نساء کی) آیت (نمبر ۹۲) کے سبب ہے۔

۶۵۵ - اجماع ہے کہ اگر کوئی کسی کو، تلوار، چھری، یا نیزے کی نوک سے مارے تو اس سے قصاص لیا جائے گا۔

۶۵۶ - اجماع ہے کہ قتل خطاء یہی ہے کہ کسی چیز کو نشانہ بنائے اور نشانہ دوسری چیز کو پہونچ جائے۔

۶۵۷ - اجماع ہے کہ قتل (خطاء) میں غلام کو سپرد کیا جائے گا (۳)

---

(۱) بلکہ اسے تعزیری سزا دی جائے گی (التحقیق عن ابن المنذر فی الاقناع)
(۲) یعنی عورت کو مرد کے بدلے اور برعکس (مترجم)
عطاء اور حسن بصری سے اس کے علاوہ دوسرا قول مروی ہے (ابن المنذر)
(۳) امام مالک رحمہ انفرادی طور پر اس کے منکر ہیں (ابن المنذر)

۶۵۸ - اجماع ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس شخص پر حد قائم کرتے تھے جو اسے جانتا تھا (۱)۔

۶۵۹ - اجماع ہے کہ امام کو بعض چیزوں (جرائم) میں تعزیری سزا دینے کا اختیار ہے۔

۶۶۰ - اجماع ہے کہ باکرہ (دوشیزہ، کنوارہ) زنا کار کی جلاوطنی واجب ہے (۲)۔

۶۶۱ - اجماع ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے محارم میں سے کسی کی لونڈی سے وطی کرے تو وہ شخص زانی ہے، اسی طرح امّ ولد (بچہ والی لونڈی) مُدَبَّرَہ (آقا کی موت کے بعد آزاد ہونے والی) مکاتبہ (پیمان آزادی لگی ہوئی) اور جزوی آزاد شدہ لونڈی سے وطی کرنے والا بھی، یعنی جب وہ شخص زنا کا اعتراف کرے تو اسے حد لگے گی۔

۶۶۲ - اجماع ہے کہ اگر کوئی لونڈی زنا کے بعد آزاد ہوجائے تو بھی اسے لونڈیوں کی حد لگے گی (۳)۔

اسی طرح اگر اسے اپنی آزادی کا حال معلوم نہ ہو اور زنا کر بیٹھے، پھر آزادی کی اطلاع اس وقت ہو جب اس پر

---

(۱) کتاب الاشراف میں مؤلف لکھتے ہیں کہ جس جاہل کو حدود شرعیہ کا علم ہی نہیں اس سے حد ٹال دی جائے گی (التحقیق)

(۲) امام ابوحنیفہؒ اور امام محمد اس مسئلہ کے مخالف ہیں (ابن المنذر) اور دیکھو مسئلہ نمبر ۶۳۴ (مترجم)

(۳) اسلئے کہ زنا کا ارتکاب غلامی کے دنوں میں ہوا ہے (مترجم)

لونڈیوں کی حد قائم ہو چکی، تو اتمام حد کے لئے بقیہ حد اس پر لگائی جائے گی۔

مکاتب، مدبر، اور جزوی آزاد شدہ کو بہتان دینے والے پر کوئی حد جاری نہیں ہوگی۔

۶۶۳ - اجماع ہے کہ چوتھی مرتبہ نشہ میں گرفتار ہونیوالے کا قتل واجب نہیں[1]۔

۶۶۴ - اجماع ہے کہ آزاد کا قصاص آزاد سے لیا جائے گا۔

۶۶۵ - اجماع ہے کہ اگر کوئی کسی کا داہنا، اور دوسرے کا بایاں ہاتھ کاٹ دے، تو اس سے ان دونوں کا قصاص لیا جائے گا[2]۔

۶۶۶ - اجماع ہے کہ زخم کے قصاص کا انتظار کیا جائے گا تاآنکہ زخمی شفایاب ہو جائے (۳)

---

(۱) البتہ کچھ ایسے افراد وجوب قتل کے قائل ہیں جن کے اختلاف کا کوئی شمار نہیں (ابن المنذر) اور کتاب الاشراف میں مزید لکھتے ہیں: رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، کہ آپ نے فرمایا: "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کہنے والے کا خون صرف تین وجہ سے جائز ہوتا ہے: (۱) جان کے بدلے جان (۲) شادی شدہ زناکار اور (۳) مرتد (جماعت سے خارج شخص)۔
امام ابن المنذر کہتے ہیں کہ: جائز نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہیں کہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دینے والے کسی مسلمان کا خون جائز نہیں مگر تین معدود وجہ سے، اور وہ خون چوتھی وجہ سے بھی جائز ہو گا (تحقیق)

(۲) امام ابن المنذر کہتے ہیں کہ مجھے اس مسئلہ میں کوئی اختلاف یاد نہیں۔

(۳) امام ابن المنذر کہتے ہیں کہ یہ ان اہل علم کی رائے ہے جن سے ہم مسائل کو محفوظ رکھتے ہیں۔

۴۶۷ - اجماع ہے کہ بدکے ہوئے جانور کے نقصانات کی صاحبِ جانور پر کوئی ضمانت و ذمہ داری نہیں (۱)

۴۶۸ - اجماع ہے کہ مرد کی کامل دیت سو اونٹ ہیں۔

۴۶۹ - اجماع ہے کہ عورت کی دیت مرد کی دیت کے آدھی ہے۔

۴۷۰ - اجماع ہے کہ کسی مومن کے لئے دوسرے مومن کا سوائے قتل خطا اور کسی صورت سے قتل جائز نہیں (۲)

۴۷۱ - اجماع ہے کہ ہڈی تک پہونچے ہوئے زخم کی دیت پانچ اونٹ ہیں۔

۴۷۲ - اجماع ہے کہ ہڈی تک پہونچا ہوا زخم سر اور چہرے کا زخم ہوگا (اس زخم کو موضحہ کہتے ہیں)

۴۷۳ - اجماع ہے کہ ہڈی اکھڑ یا سرک جانے والے زخم کی دیت پندرہ اونٹ ہیں۔

۴۷۴ - اجماع ہے کہ ہڈی منتقل ہو جانے والے زخم کو "منقلہ" کہتے ہیں۔

۴۷۵ - اجماع ہے کہ ہڈی منتقل ہوئے زخم میں قصاص نہیں (۳)

---

(۱) مؤلف فرماتے ہیں یہ رائے ان تمام اہل علم کی ہے جن سے ہم نے مسائل کو محفوظ کیا ہے۔

(۲) اس مسئلہ میں سورہ نساء کی آیت نمبر ۹۲ پر اجماع ہے (ابن المنذر)
نیز ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر ۴۵۴ (مترجم)
کتاب الاشراف میں مؤلف لکھتے ہیں کہ خطا اور غلطی سے کسی مومن کا قتل ہو جانے پر الٰہی حکم دیت کا ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ حدیثیں اس کی دلیل ہیں (التحقیق)

(۳) لیکن عبد اللہ بن زبیر سے ہمیں روایت ملی ہے کہ انھوں نے ایسے زخم کا قصاص لیا (ابن المنذر)

۶۷۶ - اجماع ہے کہ دماغ کے پردہ تک پہونچے زخم کی دیت تہائی ہے (۱)

۶۷۷ - اجماع ہے کہ دماغ تک پہونچے زخم میں کوئی قصاص نہیں ۔

۶۷۸ - اجماع ہے کہ (زخم کے سبب) عقل (پر اثر آجانے) میں پوری دیت ہے ۔

۶۷۹ - اجماع ہے کہ دونوں کانوں (کے زخم) کی بھی پوری دیت ہے (۲) ۔

۶۸۰ - اجماع ہے کہ اگر دونوں آنکھیں غلطی سے زخمی ہوجائیں تو ان کی پوری دیت ہے ، اور ایک آنکھ کی نصف دیت ۔

۶۸۱ - اجماع ہے کہ اگر ناک زیادہ کٹ جائے یا زخمی ہوجائے تو پوری دیت ہے ۔

۶۸۲ - اجماع ہے کہ زبان کی بھی پوری دیت ہے ۔

۶۸۳ - اجماع ہے کہ گونگے کی زبان کے بارے میں حکومت (یعنی ثالثی فیصلہ) ہے (۳) ۔

۶۸۴ - اجماع ہے کہ کسی کے ظلم سے اگر کسی کی آواز ختم ہوجائے تو پوری دیت ہے ۔

۶۸۵ - اجماع ہے کہ ہاتھ کی دیت آدھی ہے ۔

---

(۱) امام مکحول کہتے ہیں کہ اگر ایسا زخم بالقصد ہو تو دو تہائی دیت ، اور اگر خطا او غلطی سے ہوا ہے تو تہائی ۔ (ابن المنذر)

(۲) امام ابن المنذر کہتے ہیں کہ یہ اکثر اہل علم کا اجماع ہے ۔ لیکن امام مالک کہتے ہیں کہ ہم نے سنا ہے کہ قوت سماعت کی بھی (دیت) واجب ہے ۔

(۳) ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر ۶۹۵ (مترجم)

امام نخعی کامل دیت ، اور مفسر قرآن قتادہ رح تہائی دیت کے قائل ہیں (ابن المنذر)

۴۸۶ - اجماع ہے کہ انگلیاں سب کی سب مساوی ہیں، ایک کو دوسری پر فضیلت نہیں (۱)۔

۴۸۷ - اجماع ہے کہ انگلیوں کی گرہیں (پوریں) مساوی ہیں، اور انگلی کی ہر گرہ کی دیت ایک انگلی کی دیت کے تہائی ہے، البتہ انگوٹھا اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔

۴۸۸ - اجماع ہے کہ انگوٹھے میں دو گرہیں (پوری) ہیں (۲)

۴۸۹ - اجماع ہے کہ اگر صحیح و سالم ہاتھ پر ضرب لگائی جائے اور ہاتھ شل ہو جائے تو اس کی مکمل دیت ہوگی۔

۴۹۰ - اجماع ہے کہ عورت کے پستان کی دیت نصف ہے۔

۴۹۱ - اجماع ہے کہ ریڑھ کی ہڈیوں کی پوری دیت ہے (۳)

۴۹۲ - اجماع ہے کہ ذکر (مرد کا آلۂ تناسل، یا آلۂ پیشاب) کی پوری دیت

---

(۱) امام ابن المنذر کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ اس اکثریت کا ہے جنکے مسائل ہمیں محفوظ ہیں، البتہ حضرت عمرؓ سے ایک موافق اور دوسرا مخالف قول منقول ہے (ابن المنذر)

(۲) یہ اکثر علماء کا اجماع ہے، لیکن امام مالکؒ تین پوریں ہونیکے قائل ہیں ایک روایت کے مطابق، اور دوسری روایت میں عام علماء کے موافق ہیں (ابن المنذر)

(۳) امام ابن المنذر کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے ہمارے پاس روایت موجود ہے جس میں ہے کہ انھوں نے اس کی دو تہائی دیت قرار دیا ہے۔

ہے (۱)

۴۹۳۔ اجماع ہے کہ دونوں خصیے کی پوری دیت ہے ۔

۴۹۴۔ اجماع ہے کہ ہاتھ کی (دیت) پچاس (اونٹ) اور پیر کی (دیت) پچاس (اونٹ) ہیں۔

۴۹۵۔ اجماع ہے کہ لفظ "حکومت" (یا ثالثی فیصلہ) کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی انسان کو ایسا زخم ہو جائے جس کی دیت معروف نہیں تو کہا جائے کہ اگر یہ شخص اس مار یا اس زخم سے پہلے غلام فرض کر لیا جائے تو اس کی کیا قیمت ہوگی ؟۔

اگر فرض کر لیا جائے کہ اس کی قیمت سو دینار ہے، تو اس کی کیا قیمت ہوگی اس زخم یا ضرب سے شفایابی کے بعد؟

بالفرض اب اگر اس کی قیمت پچانوے دینار ہوں، تو اس مظلوم زخم خوردہ کا واجبی حق دیت کا بیسواں حصہ ہے۔

اگر قیمت کم و بیش ہو تو اسی مثال پر قیاس کیا جائیگا۔ (۲)

---

(۱) لیکن امام قتادہ کا خیال ہیکہ جو بیوی کے پاس نہیں آتا (یعنی جماع نہیں کرتا) اسکے ذکر کی دیت اس شخص کے ذکر کی دیت کے تہائی ہے جو بیوی کے پاس آتا ہے (ابن المنذر)
گویا استعمالی اور غیر استعمالی ذکر کے درمیان فرق ہے، مؤخر الذکر عضو بیکار جیسا (مترجم)

(۲) یہ اجماع ان تمام اہل علم کا ہے جن کا قول ہمارے یہاں محفوظ ہے (ابن المنذر)

۶۹۶۔ اجماع ہے کہ اگر تعدّی طبیب (یا ڈاکٹر) کی طرف سے ہو تو وہ (مریض کا) ضامن ہوگا۔

۶۹۷۔ اجماع ہے کہ ختنہ کرنیوالا اگر ذکر یا سپاری[1] یا (ذکر اور سپاری کا) کچھ حصہ غلطی سے کاٹ دے تو اسے (بہ طور دیت) اپنی غلطی کی تلافی کرنی ہو، اس کی دیت اس کے قریبی رشتہ دار (جو باپ کی جانب سے ہوں) ادا کریں گے۔

۶۹۸۔ اجماع ہے کہ اگر کوئی کسی بچہ یا غلام کو آقا اور ولی کی اجازت کے بغیر سواری پر بیٹھائے اور (بچہ یا غلام کا) کوئی نقصان ہو جائے، تو وہ شخص ضامن ہوگا۔

= اور ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر ۶۸۳

(۱) ذکر: آلہ پیشاب، سپاری، ذکر کا سرا یا حشفہ۔

كتاب ثبات دية الخطأ

غلطی اور خطا کی دیت کے ثبوت میں اجماعی مسائل

۶۹۹ - اجماع ہے کہ دیتِ خطأ خاطی (غلطی سے قتل کرنیوالے) کے قریبی اور رشتہ دار (جو باپ کی جانب سے ہوں) برداشت کریں گے

۷۰۰ - اجماع ہے کہ عورت کا بچہ اگر اس عورت کے عصبہ (قریبی رشتہ دار) کا نہ ہو تو عصبہ اس کی دیت کے ذمہ دار نہ ہوں گے۔
اس طرح اخیافی بھائی (چند بھائی جن کی ماں ایک ہو اور باپ کئی) اپنے اخیافی بھائی کی دیت کے ذمہ دار نہیں۔

۷۰۱ - اجماع ہے کہ عورت اور نابالغ بچہ اقرباء کے ساتھ شریک دیت نہیں ہوں گے۔

۷۰۲ - اجماع ہے کہ اقرباء میں سے کسی فقیر شخص پر دیت میں شرکت لازم نہیں۔

۷۰۳ - اجماع ہے کہ اگر دیتِ خطأ تہائی دیت (یعنی سو کا ⅓) سے تجاوز کر جائے تو اس کے ذمہ دار جنایت کرنیوالے کے اقرباء ہوں گے۔

۷۰۴ اجماع ہے کہ اقرباء مہر مثل کی دیت کے ذمہ دار نہیں، اور غلاموں کے

سوا مال پر لاگو ہونے والے کسی بھی تاوان کے ذمہ دار نہیں۔

۷۰۵۔ اجماع ہے کہ اقربا عمداً اور بالقصد جرائم کی دیت برداشت نہیں کریں گے۔ بلکہ صرف خطأ اور غلطی سے ہونے والے جرم کی دیت برداشت کریں گے۔

۷۰۶۔ اجماع ہے کہ جنین (حاملہ عورت کے پیٹ کا بچہ) کی دیت ایک غُرّہ (حسین لونڈی یا غلام) ہے (۱)

۷۰۷۔ اجماع ہے کہ یہودی یا عیسائی عورت کے جنین کی دیت اس عورت کی دیت (کامل) کے دسویں حصہ کی مقدار ہے۔

۷۰۸۔ اجماع ہے کہ اگر مار پیٹ کے سبب جنین (حمل) ساقط ہو جائے تو اس کی کامل دیت ادا کی جائے گی (۲)

۷۰۹۔ اجماع ہے کہ اگر کسی عورت پر مار پڑنے کی وجہ سے اس کے پیٹ سے کئی جنین (ادھورے بچے) ساقط ہو جائیں تو ہر جنین کی دیت ایک غُرّہ (حسین لونڈی یا غلام) ہے (۳)

---

(۱) عام اہل علم کا اس مسئلہ پر اجماع ہے (ابن المنذر)

(۲) میرے علم کے مطابق یہ اجماع بلا اختلاف شخصے ہے (ابن المنذر)

(۳) کیونکہ دیت آدمی کے نفس کی ضمانت ہے، لہذا (بچے متعدد ہونے کی وجہ سے) دیت متعدد ہو گی (التحقیق - مترجم)

۷۱۰ ۔ اجماع ہے کہ خطا اور غلطی سے قتل کرنے والے پر (قتل کا کفارہ (واجب) ہے۔

۷۱۱ ۔ اجماع ہے کہ کسی حاملہ عورت کے پیٹ پر مارنے کی وجہ سے اگر فوری طور پر مردہ بچہ نکل آئے تو (اس کی دیت) ایک غرہ (حسین لونڈی یا غلام) ہے (۱)

۷۱۲ ۔ اجماع ہے کہ اگر غلطی سے کسی غلام کا قتل ہو جائے، تو اگر اس غلام کی قیمت دیت کی مقدار سے کم ہے تو اس غلام کی قیمت ادا کی جائے گی (دیت نہیں)

۷۱۳ ۔ اجماع ہے کہ آزاد افراد کی دیت مساوی ہے (۲)

۷۱۴ ۔ اجماع ہے کہ غلاموں کی قیمتوں کی مقدار (دیت میں بھی) مختلف ہے۔

۷۱۵ ۔ اجماع ہے کہ ام ولد (لونڈی) کی جنایت (کی دیت) اس کے آقا کے ذمہ ہے (۳)

---

(۱) یہ اجماع ان تمام اہل علم کا ہے جن کے اقوال ہمارے پاس محفوظ ہیں (ابن المنذر)

(۲) یعنی آزاد افراد شریف، رذیل اور چھوٹے بڑے وغیرہ سب برابر ہیں (مترجم)

(۳) مگر یہ خیال انھیں لوگوں کا ہے جو ام ولد کو فروخت کرنے سے منع کرتے ہیں (ابن المنذر)

کتاب القسامہ*

قسامہ کے اجماعی مسائل

۷۱۶ - اجماع ہے کہ قسامہ میں جو شخص اللہ کے نام کی حلف لے وہ (حقیقی) حلف بردار ہے (۱)

---

* قسامہ کا مطلب یہ ہے کہ کسی گاؤں میں کوئی مقتول شخص پایا جائے اور قاتل کا پتہ نہ ہو تو دیت حاصل کرنے کیلئے مقتول کے ورثاء پچاس قسمیں کھائیں کہ اسی گاؤں والوں نے قتل کیا ہے۔

اگر مقتول کے ورثاء قسم کھانے سے باز رہیں تو گاؤں والے دیت کی ذمہ داری اپنے سر سے ختم کرنے کے لئے پچاس قسمیں کھائیں کہ انھوں نے اس کو قتل نہیں کیا ہے۔

قسامہ میں فریقین پر پچاس پچاس قسمیں واجب ہیں اگرچہ افراد کی تعداد پچاس سے کم ہو۔

قسامہ میں بچے، عورتیں، غلام اور دیوانے افراد شریک نہیں ہوں گے۔

قسامہ سے قصاص نہیں بلکہ دیت واجب ہے (مترجم)

(۱) یہ عام اہل علم کا اجماع ہے اور قسامہ کے باب میں صرف یہی ایک اجماع ہے۔ (ابن المنذر)

کتاب المُرتد

مرتد وارتداد کے اجماعی مسائل

۷۱۷۔ اجماع ہے کہ دو عیسائی (میاں بیوی) میں اگر کوئی ایک مسلمان ہو جائے اور ان دونوں کی بالغ اولاد (نر و مادہ) موجود ہوں، تو بچے دونوں میں سے کسی ایک کے اسلام قبول کر لینے سے مسلمان نہیں ہو جائیں گے بلکہ بالغ افراد بذاتِ خود اسلام قبول کرنے کے بعد ہی مسلمان ہوں گے (۱)

۷۱۸۔ اجماع ہے کہ دیوانہ اگر بحالت جنون مرتد ہو جائے (یعنی اسلام سے پھر جائے) تو اپنی قبل از دیوانگی کی حالت کا اعتبار کرتے ہوئے مسلمان ہی ہو گا، لہٰذا اگر کوئی مسلمان (بحالت دیوانگی ارتداد کے وقت) اسے بالقصد قتل کر دے تو اس مجنون کی اولاد کی طلب کے مطابق قاتل سے

---

(۱) قاعدہ یہ ہے کہ نابالغ بچہ دینی معاملات میں اپنے والدین کے تابع شمار ہو گا لہٰذا اگر والدین دین و ایمان میں ایک دوسرے کے مخالف ہوں اور دونوں میں سے کوئی مسلمان ہو تو بچہ اسی مسلمان فرد کے تابع ہو گا (التحقیق۔ مترجم)

قصاص لیا جائے گا(۱)

۷۱۹۔ اجماع ہے کہ غلام اگر مرتد ہوجائے اور اس سے توبہ کرائی جائے، مگر توبہ نہ کرے تو قتل کیا جائے گا(۲)

۷۲۰۔ اجماع ہے کہ جو شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو برا کہے دیا گالی دے) اسے قتل کیا جائے گا۔

۷۲۱۔ اجماع ہے کہ ارتداد کے سبب مرتد کی اپنے مال سے ملکیت سلب نہیں ہوتی (۳)

۷۲۲۔ اجماع ہے کہ مرتد اگر دار الحرب نہ بھاگ گیا ہو تو دوبارہ اسلام میں واپس آنے کے بعد اسے اس کا مال واپس دے دیا جائے گا۔

۷۲۳۔ اجماع ہے کہ مرتد اگر توبہ کرلے اور اسلام کی طرف لوٹ آئے تو اس کا مال اسے واپس ملے گا(۴)۔

۷۲۴۔ اجماع ہے کہ اگر کوئی کافر صرف ”لا إله إلا الله، محمد رسول الله“ کہے، اور اس سے زیادہ کچھ نہ کہے تو وہ مسلمان شمار ہوگا۔

(۱) مؤلف کی کتاب الاشراف کی روایت کے مطابق اس مجنون کے اولیا رخون مراد ہیں (التحقیق)

(۲) مجھے اس مسئلہ میں کوئی اختلاف معلوم نہیں (ابن المنذر)

(۳-۴) یہ اجماعی مسائل ان تمام اہل علم کے ہیں جنکے اقوال ہمارے پاس محفوظ ہیں (ابن المنذر)

اور مجھے نہیں معلوم کہ کسی نے مرتد پر اسلام میں واپس
آنے کے بعد بہ طور ادب ایک بار بھی (شہادتین کا
اقرار) واجب کیا ہو (۱) ۔

۷۲۵۔ اجماع ہے کہ کسی کے ارتداد پر دو گواہوں کی گواہی قبول کرنی واجب ہے،
اگر ان دونوں کی گواہی کے باوجود وہ شخص اسلام میں
واپس نہ آئے تو اسے (بحیثیت مرتد) قتل کیا جائے گا(۲)

---

(۱) دیکھو حاشیہ گذشتہ

(۲) انفرادی طور پر امام حسن بصری رح کا خیال ہے کہ مرتد کے قتل کے لئے چار افراد کی گواہی قبول کی جائے گی (ابن المنذر)
نیز یہ اجماع عام اہل علم کا ہے (ابن المنذر)

کتاب العتق*

غلام کی آزادی کے اجماعی مسائل

۷۲۶۔ اجماع ہے کہ بہ آسائش زندگی بسر کرنے والا بحالت صحت اگر اپنے کسی غلام کو آزاد کر دے تو غلام پر آزادی نافذ ہوگی (۱)۔

۷۲۷۔ اجماع ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے والدین یا اولاد کا مالک (آقا) بن جائے تو ان کا مالک (آقا) بنتے ہی اس کی طرف سے وہ لوگ آزاد ہو جائیں گے (۲)۔

۷۲۸۔ اجماع ہے کہ اگر کوئی مذکورین (اولاد و والدین) میں سے کسی میں ایک حصہ کا بھی مالک (آقا) ہو جائے تو وہ اس کی طرف سے آزاد ہو جائیں گے (۳)۔

---

* کتاب العتق کے مسائل اگرچہ غلامانہ زندگی سے تعلق رکھتے ہیں، لیکن بعض دیگر مسائل ضروریہ کے آجانے سے ہم نے اسے داخل ترجمہ کیا (مترجم)

(۱) یہ عام اہل علم کا اجماع ہے (ابن المنذر)

(۲) مالک آقا بن جانے کے بعد اسکو اپنے اختیار و تصرف سے آزاد کرنے کی حاجت نہیں (مترجم)

(۳) یعنی مذکورین کی غلامی میں اگر اس شخص کیساتھ دوسرا ساجھیدار موجود ہو تو اس شخص کا حصہ آزاد ہو جائیگا، بقیہ حصوں کی آزادی کیلئے سبیل پیدا کی جائے گی (مترجم)

۷۲۹ - اجماع ہے کہ اگر کوئی اپنے والدین یا دادیوں اور نانیوں کا مالک ہو جائے تو وہ اس کی طرف سے آزاد ہو جائیں گے (۱)

۷۳۰ - اجماع ہے کہ اگر کوئی اپنے غلام سے کہے کہ تم آزاد ہو، اور حقیقۃً غلامی سے اس کی آزادی مراد لے رہا ہے تو وہ شخص آزاد ہے، اب اس پر اس کی کوئی ملکیت نہیں (۲)۔

۷۳۱ - اجماع ہے کہ اگر کوئی اپنی لونڈی کے حمل کو (پیدائش سے پہلے ہی) آزاد کر دے، اور (بعد میں) بچہ زندہ پیدا ہو تو صرف بچہ آزاد ہوگا، (اس کی) ماں آزاد نہیں۔

۷۳۲ - اجماع ہے کہ اگر کوئی اپنی لونڈی سے کہے کہ ہر بچہ جو تو جنے گی آزاد ہوگا، چنانچہ اس نے کئی بچے جنم دیئے تو سب آزاد ہوں گے (۳)۔

۷۳۳ - اجماع ہے کہ بچہ کی (طرف سے کسی کی) آزادی جائز نہیں (۴)۔

---

(۱) میرے خیال میں اس مسئلے میں جملہ محارم و محرمات داخل ہیں (مترجم)

(۲) حقیقی آزادی کی نیت کیساتھ الفاظ جیسے بھی استعمال ہوں حکم وہی ہوگا (ابن المنذر - مترجم)

(۳) یہ عام اہل علم کا اجماع ہے (ابن المنذر)

(۴) یہ اجماع ان حضرات کا ہے جنکے اقوال و مسائل ہمیں معلوم ہیں (ابن المنذر)
اور ابن قدامہ نے المغنی، میں مزید لکھا ہے کہ: اور مجنون و دیوانہ کی طرف سے بھی آزادی جائز نہیں، کیوں کہ ناجائز تصرف میں سے آزادی درست نہیں (التحقیق)

۷۳۴۔ اجماع ہے کہ مسلمان کے خون (آپس میں) برابر ہیں (۱)

۷۳۵۔ اجماع ہے کہ اگر کوئی شخص کسی شخص کی طرف سے اس کی اجازت کے بغیر کوئی غلام آزاد کر دے تو اس غلام کی ولاء (مال میراث) آزاد کرنے والے کی ہوگی (۲)

۷۳۶۔ اجماع ہے کہ ناامید مریض مرض الموت میں کسی اجنبی کو کوئی صدقہ، ہبہ، عطیہ یا آزادی دے تو اس کا یہ عمل اس کے تہائی مال میں نافذ ہوگا، اگر تہائی مال سے تجاوز کر جائے تو زائد حصہ واپس ہوگا (۳)

۷۳۷۔ اجماع ہے کہ رہن رکھنے والے کے لئے رہن کو بیچنا، ہبہ اور صدقہ کرنا، یا جس کے پاس رہن رکھا گیا ہے اس کے قبضہ سے حق مرتہن ادا کئے بغیر نکالنا منع ہے۔

۷۳۸۔ اجماع ہے کہ رہن کا سودا اس شخص کی اجازت کے بغیر جس کے پاس رہن موجود ہے باطل ہے۔

---

(۱) یعنی مرد و عورت، غلام و آزاد، بچے اور بوڑھے وغیرہ (مترجم) اور ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر ۷۱۳ (مترجم)

(۲) دوسرے کی طرف سے آزادی کی بطور مثال صورت یہ ہے کہ اس شخص پر کوئی کفارہ وغیرہ ہو (مترجم)

(۳) یہ عام علماء کا اجماع ہے (ابن المنذر)

رہن موجود ہے بیچنا باطل ہے۔

۷۳۹۔ اجماع ہے کہ اگر کوئی (اپنے) غلام سے کہے کہ تو آزاد ہے تو وہ آزاد ہوگا (۱)

---

(۱) آزادی کے الفاظ کی شرط نہیں، محض اللہ کی رضا مقصود ہو (ابن المنذر۔ مترجم)
اور ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر ۷۴۳ (مترجم)

كتاب الأطعمة والأشربة

اشیاءِ خورد و نوش کے اجماعی مسائل

۷۴۰۔ اجماع ہے کہ ہر کوچلی والا درندہ حرام ہے (۱)۔

۷۴۱۔ اجماع ہے کہ چوپایوں کے گوشت کا جو بھی ٹکڑا بحالت حیات کاٹ کر الگ کر لیا جائے، وہ ٹکڑا مردار ہے، اسے کھانا حرام ہے (۲)۔

۷۴۲۔ اجماع ہے کہ چوپایوں کے گوشت قرآن وحدیث اور اجماع امت کی روشنی میں مباح ہیں۔

۷۴۳۔ اجماع ہے کہ پرندہ کا گوشت حلال ہے۔

۷۴۴۔ اجماع ہے کہ ٹڈی اگر مردہ بھی پائی جائے تو اسے کھانا جائز ہے (۳)۔

۷۴۵۔ اجماع ہے کہ حالتِ احرام اور حالتِ حِل دونوں میں دریائی شکار مباح ہے۔

۷۴۶۔ اجماع ہے کہ بوقت ضرورت (مجبوری واضطراری) مردار کھانا بھی

---

(۱) یہ عام اہل علم کا اجماع ہے (ابن المنذر)

(۲) یہ اجماع ان تمام حضرات کا ہے جنکے اقوال ومسائل ہمیں معلوم ہیں (ابن المنذر)

(۳) امام مالکؒ درامام لیث بن سعد رحمۃ اللہ علیہما دونوں اسکی حرمت کے قائل ہیں (ابن المنذر)

جائز ہے۔

۷۴۷۔ اجماع ہے کہ مسلمانوں کے جان و مال اللہ تعالیٰ کے مباح کردہ مقامات کے علاوہ حرام ہیں[۱]۔

۷۴۸۔ اجماع ہے کہ (کسی کے چراگاہ کا) سبزہ اگر دو تہائی ختم ہو جائے اور ایک تہائی ہی باقی ہو تو (اس میں اپنے جانوروں کو چرنے کی غرض سے چھوڑنے میں) کوئی مضائقہ نہیں[۲]۔

---

(۱) کتاب الاشراف میں مؤلف نے مزید لکھا ہے کہ: "لہٰذا اللہ تعالیٰ نے ایک مسلمان کا جان و مال بطور قصاص و دیت، یا ارتداد، یا شادی و ملاپ کے بعد زنا کی صورت میں مباح قرار دیا ہے۔ اور یہ ان جملہ امور سے خارج ہیں جنہیں اللہ نے اپنی کتاب اور اپنے رسول کے ذریعہ حرام قرار دیا ہے ..... اور خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا کہ کسی کے چوپائے اس کی اجازت کے بغیر دوھے جائیں، الا یہ کہ کوئی بھوکا پیاسا پریشان حال کسی (شخص کے) جانور یا مال کے پاس سے گذرے تو اس کے لئے اس مال سے کھانا جائز ہے (التحقیق)

(۲) مسئلہ کی توجیہہ سمجھ میں نہ آئی (مترجم)

کتاب قتال اھل البغی

باغیوں سے نپٹنے کے اجماعی مسائل

۷۴۹۔ اجماع ہے کہ باغی اگر امام (خلیفۃ المسلمین) سے مہلت طلب کریں اور امام کو امید ہو کہ وہ اپنے کج روی سے باز آکر انصاف پسندوں کی راہ لگ جائیں گے تو امام کو ایسا کرنا (یعنی انہیں مہلت دینا) واجب ہے۔

كتابُ السّاحرِ والسّاحرة
و
كتابُ تاركِ الصّلاة

جادوگر، جادوگرنی
اور
نماز چھوڑنے والوں کے بارے میں اجماعی مسائل

امام ابوبکر ابن المنذر کہتے ہیں کہ مجھے ان دونوں باب میں کوئی اجماع دستیاب نہیں ہوا۔

کتابُ القسمۃ

تقسیم اور بانٹ بخرہ کے اجماعی مسائل

۷۵۰۔ اجماع ہے کہ اگر کوئی زمین کئی لوگوں کے درمیان مشترک ہو اور کسی کو ضرر پہونچائے بغیر اس کی تقسیم ممکن ہو تو تقسیم کردی جائے گی (۱)

۷۵۱۔ اجماع ہے کہ اس کی تقسیم ان کے درمیان واجب ہے بشرطیکہ (اختلاف کے وقت اصل ملکیت پر وہ لوگ دلیل قائم کریں)

۷۵۲۔ اجماع ہے کہ اگر ایک ہی موتی میں کئی افراد شریک ہوں اور کوئی انمیں سے اپنا حصہ کاٹ کر یا توڑ کر الگ کرنا چاہے، تو انہیں ایسا کرنے سے روکا جائے گا، کیونکہ اس کے کاٹنے میں ان سب کے مال کی خرابی و بربادی ہے۔

اسی طرح کوئی بیش قیمت کشتی جس میں کئی افراد شریک ہوں کاٹ کر ٹکڑے کردی جائے تو اس کی ساری قیمت

---

(۱) جملہ اہل علم جن سے ہم نے مسائل کو محفوظ کیا ہے سب اس مسئلہ پر متفق ہیں (ابن المنذر) اور دیکھو مسئلہ نمبر ۷۵۳ (مترجم)

جاتی رہے گی ۔

مصحف (قرآن شریف)، تلوار، زرہ، دسترخوان، کاغذ کا صفحہ، صندوق، تخت، دروازہ، جوتا، کمان وغیرہ جیسی چیزیں جو لوگوں کے درمیان مشترک ہوں ان کا جواب بھی ہمارے سابقہ موتی والے جواب جیسا ہے ۔

۷۵۳۔ اجماع ہے کہ مکان اور زمین کے مالکان شترکہ اگر تقسیم کی خواہش ظاہر کریں اور تقسیم کا امکان ہو تو ان کے درمیان تقسیم واجب ہے (۱)

۷۵۴۔ اجماع ہے کہ اگر چند افراد جن کے قبضہ میں کوئی زمین یا مکان یا کوئی دیگر سامان ہو، کسی شہر میں کسی حاکم کے پاس آکر ملکیت کی دلیل دیں اور اس کے تقسیم کے حکم کی درخواست دیں تو ان کے درمیان تقسیم واجب ہے بشرطیکہ تقسیم کا امکان ہو (۲)

---

(۱) تقسیم کے امکان کا مطلب یہ ہے کہ کسی کو ضرر نہ پہونچے، نیز کسی کو معاوضہ نہیں بلکہ زمین یا مکان سے حصہ ملے
اور دیکھو مسئلہ نمبر ۷۵۰ (مترجم)

(۲) ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر ۷۵۰ و ۷۵۳ اور ان کے حاشیئے (مترجم)

کتاب الوکالۃ

وکالت و نیابت کے اجماعی مسائل

۷۵۵۔ اجماع ہے کہ مجلس حکم تک پہونچنے سے معذور مریض، یا شہر سے دور رہنے والے کے لئے جائز ہے دونوں اپنی طرف سے گفتگو اور مطالبۂ حق کے لیے کسی کو وکیل بنادیں (۱)

۷۵۶۔ اجماع ہے کہ وکیل بنانے والا اگر مرجائے تو اس کی موت کے سبب وکالت فسخ ہوجائے گی۔

۷۵۷۔ اجماع ہے کہ (بوقت توکیل) اگر دونوں یا ایک سوجائے تو وکالت باطل نہیں ہوگی (۲)

۷۵۸۔ اجماع ہے کہ موکل اگر وکیل کو اس کے خلاف اقرار کا اختیار دے، تو (وکیل کا اقرار) موکل کے خلاف نافذ ہوگا۔ (۳)

---

(۱) ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر ۷۵۰ کا حاشیہ۔ (مترجم)

(۲) مسئلہ کا مقصد پوری طرح واضح نہیں (مترجم)

(۳) یعنی امانت دار موکل وکیل کو اختیار دے کہ معاملہ میرے حق میں ہو یا میرے خلاف، تم صدق و راستی کی پابندی کرنا (مترجم)

۷۵۹۔ اجماع ہے کہ اگر مؤکل نے وکیل کو خود اپنا وکیل بنانے کا اختیار دیا ہو، اور وکیل کسی کو اپنا وکیل بنانا چاہے تو وہ کسی دوسرے کو وکیل بنا سکتا ہے۔

۷۶۰۔ اجماع ہے کہ اگر (مؤکّل نے) وکیل کے لیے خرید وفروخت کی قیمت متعین کر دی ہے، تو وکیل کے لئے اس کی خلاف ورزی ناجائز ہے۔

۷۶۱۔ اجماع ہے کہ اگر کسی نے کسی سامان کی فروخت کے لئے وکیل بنایا، اور وکیل نے رائج البلد سکے (درہم یا دینار) کے عوض اسے فروخت کر دیا تو (وکیل کا یہ معاملہ) جائز ہے۔

۷۶۲۔ اجماع ہے کہ وکیل نے اگر کوئی سامان یا غلام فروخت کیا، اور خریدار نے اس میں کسی قسم کے عیب کا شکوہ کیا، اور دلیل بھی قائم کی کہ عیب ہوتے ہوئے وکیل نے اسے فروخت کیا تھا، اور وکیل اس (دعویٰ) سے اپنی برأت ظاہر نہیں کرتا، لہٰذا قاضی نے بیع لوٹا دی اور وکیل کو قیمت لوٹانے کا پابند کیا، تو قیمت کی واپسی لازم ہے، سامان وکیل کو واپس ملے گا، خریدار پر کوئی نقصان یا جرمانہ وغیرہ نہیں ہوگا۔

۷۶۳۔ اجماع ہے کہ اگر کوئی کسی کو دوسرے سے اپنا قرض وصول کرنے کیلئے وکیل بنائے، اور وکیل قرضدار کو اس قرض سے سبکدوش کردے تو یہ ناجائز ہے، کیونکہ وکیل اس کا مالک نہیں۔ اسی طرح اس مسئلہ میں اور خریدار کے ذمہ کسی سامان کی قیمت کی وصولی میں کوئی فرق نہیں (۱)

۷۶۴۔ اجماع ہے کہ باپ اگر اپنے نابالغ بچے کو اپنے مال کی خرید وفروخت کا وکیل بنادے، اور باپ کا انتقال ہوجائے تو وکالت (موت کے بعد) ختم ہوجائے گی۔

۷۶۵۔ اجماع ہے کہ اگر کوئی کسی کو اپنا غلام (وغیرہ) فروخت کرنے کے لئے وکیل بنائے، اور وکیل نے وہ (غلام وغیرہ) مؤکل کے بیٹے، باپ، ماں، بہن، بیوی، خالہ یا پھوپھی کو فروخت کردیا تو ایسا جائز ہے۔

---

(۱) یعنی کوئی کسی کو اپنے فروخت شدہ سامان کی قیمت وصول کرنے کا وکیل بنائے اور وکیل خریدار کو قیمت سے سبک دوش کردے تو وکیل کا یہ عمل ناجائز ہے۔ (مترجم)

کتابُ الاجماع

مؤلفہ امام ابوبکر ابن المنذر نیشاپوری

متوفی ۳۱۸ھ

کا اردو ترجمہ بنام "امت مسلمہ کے

اجماعی مسائل"

تمام ہوا، فللّٰہ الحمد أولاً وآخراً۔

وصلی اللّٰہ علی نبیہ وسلم

فہرست مضامین

تاثرات عبداللہ بن زید آل محمود

سابق چیف جسٹس وصدر مذہبی امور حکومت قطر

دور حاضر میں امت مسلمہ کے لئے اسلامی فقہ و مسائل پر لکھی گئی تراثی کتابوں کی واقفیت ضروری ہے، امت اسی کے ذریعہ، اللہ کی توفیق سے، روشن مستقبل کا راستہ متعین کر سکتی ہے۔

جو امت اپنے ماضی سے سبکدوش ہوا سے اپنی قوت کا احساس نہیں ہو سکتا۔ اسے اپنے پروگرام و پالیسی، لائحہ عمل اور طریقہ کار میں پیچیدگی نظر آئیگی۔ امت مسلمہ کی اصالت و بقا کے اسباب ہر زمانہ میں کتاب وسنت، خردمند علماء مسلمین کے اجماع، حالات حاضرہ کا فقہی درک، اور عوامی بہبود و مصلحت کا احساس ہیں۔

فقہ اسلامی کی حیثیت ان مصادر اور بنیادوں سے استفادہ کے بعد ظاہر ہوتی ہے جو حالات سے نپٹنے کے لئے اجتہادی حلوں کی شکل میں عوامی مصلحت و بہبودی اور عدل وانصاف کے قیام کی دلیل ہیں۔

ازیں اعتبار مجتہد مطلق، فقیہ امت امام ابن المنذر کی پہلی کتاب زیور طبع سے آراستہ ہو رہی ہے جنھوں نے احکام شرعیہ کے استنباط میں کتاب وسنت پر بھروسہ کیا۔ علماء مسلمین کے اجتہاد و اختلاف اور اجماعی مسائل وادلہ کی واقفیت حاصل کی۔ اسلامی کتب خانوں کو اپنی گراں قدر، روشن خیال، سادہ و سلیس کتابوں سے آراستہ کیا جو ہر دور ہر زمانہ، اور ہر جگہ کے لئے یکساں مناسب ہیں۔ موافق و مخالف نے ان پر اعتماد کیا، امام نووی کے بقول علماء امت کو ان کی امامت وجلالت شان کثرت علم اور جامعیت فقہ وحدیث کا اعتراف ہے۔

ابن المنذر کی کتاب "الاجماع" اپنے فن کی پہلی اور سب سے موثوق کتاب ہے جس پر علماء نے اعتماد کیا اور عملی فقہ کے بیان میں اس سے استفادہ کیا۔

عبداللہ بن زید آل محمود

رئیس المحاکم الشرعیۃ والشئون الدینیۃ

دولۃ قطر

S.M.FAISAL 0300-2574340

اشاعت اسلام کا منہج سلف صالحین کے طرز پر عظیم مرکز